﴿......اِنَّ الفَضلَ بِيَدِ اللهِ يؤتِيهِ مَن يشاء☆﴾(آل عمران:٧٤)   ﴿......عَسٰی اَن يَبعَثَكَ رَبكَ مَقَاماً محموداً﴾ (بنی اسرائیل:٨٠)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد ۴ جمعۃ المبارک ۷/نومبر ۱۹۹۷ء شمارہ ۴۵

۶/رجب ۱۴۱۸ ہجری ☆ ۷/نبوت ۱۳۷۶ ہجری شمسی

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

وہ شخص جو خدا کے حضور نماز میں گریاں رہتا ہے امن میں رہتا ہے

"انسان کی زاہدانہ زندگی کا بڑا بھاری معیار نماز ہے۔ وہ شخص جو خدا کے حضور نماز میں گریاں رہتا ہے، امن میں رہتا ہے۔ جیسے ایک بچہ اپنی ماں کی گود میں چیخ چیخ کر روتا ہے اور اپنی ماں کی محبت اور شفقت کو محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح پر نماز میں تضرع اور ابتہال کے ساتھ خدا کے حضور گڑگڑانے والا اپنے آپ کو ربوبیت کی عطوفت کی گود میں ڈال دیتا ہے۔ یاد رکھو اس نے ایمان کا حظ نہیں اٹھایا جس نے نماز میں لذت نہیں پائی۔ نماز صرف ٹکروں کا نام نہیں ہے۔ بعض لوگ نماز کو تو دو چار چونچیں لگا کر جیسے مرغی ٹھونگیں مارتی ہے ختم کرتے ہیں اور پھر لمبی چوڑی دعا شروع کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ وقت جو اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرنے کے لئے ملا تھا۔ اس کو صرف ایک رسم اور عادت کے طور پر جلد جلد کرنے میں گزار دیتے ہیں اور حضور الٰہی سے نکل کر دعا مانگتے ہیں۔ نماز میں دعا مانگو۔ نماز کو دعا کا ایک وسیلہ اور ذریعہ سمجھو۔

فاتحہ، فتح کرنے کو بھی کہتے ہیں۔ مومن کو مومن اور کافر کو کافر بنا دیتی ہے۔ یعنی دونوں میں ایک امتیاز پیدا کر دیتی ہے اور دل کو کھولتی، سینہ میں ایک انشراح پیدا کرتی ہے۔ اس لئے سورہ فاتحہ کو بہت پڑھنا چاہئے اور اس دعا پر خوب غور کرنا ضروری ہے۔ انسان کو واجب ہے کہ وہ ایک سائل کامل اور محتاج مطلق کی صورت بناوے اور جیسے ایک فقیر اور سائل نہایت عاجزی سے کبھی اپنی شکل سے اور کبھی آواز سے دوسرے کو رحم دلاتا ہے اسی طرح سے چاہئے کہ پوری تضرع اور ابتہال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور عرض حال کرے۔ پس جب تک نماز میں تضرع سے کام نہ لے اور دعا کے لئے نماز کو ذریعہ قرار نہ دے۔ نماز میں لذت کہاں ؟"

(ملفوظات جلد اول ، طبع جدید، صفحہ ۴۰۲)

جس شخص کا دل نماز میں اٹکا ہوا ہو اس پر فحشاء اور منکر حملہ کر ہی نہیں سکتیں

اگر کسی کی ذات سے گناہ کی وبائیں پھیلتی ہوں تو یہ اس کے مسلم اور مومن ہونے کے خلاف ہے

قیام نماز کے مختلف مراحل میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اپنے ساتھیوں کی نمازیں بھی کھڑی کرو

DýMUUS †eçjÛ])NP äÕı q äf_} ä'¡}E

لندن (۲۴/اکتوبر) : سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور انور نے سورہ العنکبوت کی آیت نمبر ۴۶ ﴿ اتل ما اوحی الیك من الکتاب واقم الصلوٰۃ .... الخ﴾ تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ گزشتہ دو خطبوں میں میں نے نماز کی طرف جماعت کو توجہ دلائی تھی۔ یہ بہت اہم مضمون ہے اور انسانی زندگی کی جان ہے۔ حضور نے آیت قرآنی کے حوالہ سے فرمایا کہ یہاں قرآن کریم نے دو باتیں ایسی بیان فرمائی ہیں جن کو نماز کی نشانی کے طور پر بھی لے سکتے ہیں۔ نماز میں یہ خوبی ہے کہ وہ فحشاء اور منکر سے روکتی ہے۔ اگر نمازیں پڑھنے کے بعد تم پھر فحشاء اور منکر میں مبتلا ہو جاؤ تو ثابت ہوا کہ تم نے نماز نہیں پڑھی کچھ اور پڑھا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ فحشاء ہر اس بدی کو کہا جاتا ہے جو وباء کی حیثیت رکھتی ہو اور پھیلنے والی ہو۔ فحشاء کا ایک معنی ہر قسم کی بے حیائی بھی لیا گیا ہے اور قرآن کریم نے اس کو مختلف معنوں میں پیش فرمایا ہے۔ وہ بدی جو کھل جائے، جو سوسائٹی کا حصہ بن جائے، جو اور لوگوں کا دل بڑھائے کہ وہ اس میں مبتلا ہوں، ہر ایسی بدی جو یہ مزاج رکھتی ہو اس کو فحشاء کہا جا سکتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہاں نماز کی قبولیت کی سب سے بڑی بات یہ بیان فرمائی گئی ہے کہ نماز تمہارے اندر کوئی ایسی بدی نہیں رہنے دے گی جس کا نقصان دوسرے کو پہنچ سکے۔ مسلم کی بھی یہی تعریف ہے کہ وہ دوسروں کو سلامتی پہنچائے اور مومن وہ ہے جو دوسروں کو امن دے۔ اگر کسی کی ذات سے گناہ کی وبائیں پھیلتی ہوں تو یہ اس کے مسلم اور مومن ہونے کے خلاف ہے۔

حضور نے فرمایا کہ دوسرا پہلو اس آیت کریمہ کا یہ ہے کہ فحشاء میں مبتلا لوگوں کی توجہ نماز کی طرف ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ نماز میں قیام ضروری ہے اور ایسے لوگوں کی توجہ کو فحشاء بار بار اپنی طرف کھینچے گی اور نماز کو گرا دے گی۔ پس قیام نماز کے لئے ضروری ہے کہ تم فحشاء سے باز آجاؤ۔

حضور نے فرمایا کہ دوسری چیز 'المنکر' ہے۔ منکر ناپسندیدہ باتوں کو کہتے ہیں جنہیں عام معاشرہ بھی ناپسندیدہ سمجھتا ہے۔ یعنی نماز کے بعد نمازی کے اندر ایک وقار پیدا ہونا چاہئے۔ اس کی عادات میں، اس کے رہن سہن میں ایک وقار پیدا ہو جائے گا جو قرب الٰہی کے نتیجہ میں ایک لازمی بات ہے اور ان سب باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ کا ذکر سب سے بڑی چیز ہے۔

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر روزانہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ "ملاقات" کا پروگرام نشر ہوتا ہے۔ یہ پروگرام احباب کی دینی اور روحانی تعلیم و تربیت کے لئے بے حد مفید اور اہم ہے۔ مختصرات کے اس کالم میں ہم ہفتہ بھر کے پروگرام "ملاقات" کی مختصر ڈائری پیش کرتے ہیں تاکہ اگر کوئی دوست اصل پروگرام سن یا دیکھ نہیں سکے تو وہ مطلوبہ پروگرام کا حوالہ دے کر اپنے ملک کے شعبہ سمعی و بصری سے یا شعبہ آڈیو ویڈیو (یو۔کے۔) سے اس کی ویڈیو حاصل کر سکیں۔

ہفتہ، ۱۸/اکتوبر ۱۹۹۷ء :

آج حضور انور کے ساتھ بچوں کی ملاقات کا دن تھا۔ حسب معمول تلاوت و نظم کے بعد ایک بچی نے حضرت سید محمد سرور شاہ صاحبؓ کے متعلق تقریر کی۔ آپ تمام ہندوستان میں علوم دینی کی وجہ سے معروف تھے اور ایبٹ آباد کے سکول میں تدریس کا کام کرتے تھے۔ آپ نے پانچ خواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آجانے کے متعلق دیکھے اور ایبٹ آباد کے ایک احمدی دوست کو بتایا اور کہا کہ میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ دوستوں نے بیعت میں تاخیر کا مشورہ دیا لیکن آپ نے خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خط لکھا کہ میری بیعت قبول فرمائیں۔ آپ ایبٹ آباد میں مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قبولیت بیعت کا خط ملا اور اسی وقت کھڑے ہو کر سب کو بتایا کہ میں نے امام مہدی کے ہاتھ پر بیعت کر لی ہے۔ آپ کو نوکری سے برطرف کر دیا گیا لیکن فوراً ہی پشاور کے کالج میں کہیں زیاد تنخواہ پر اور نوکری مل گئی۔ ۱۹۰۱ء میں آپ قادیان آگئے اور وہیں کے ہو گئے۔ آپ نے قرآن مجید کی تفسیر لکھی اور آپ کی تفسیر سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مکمل اتفاق کیا اور کسی بھی جگہ کوئی اعتراض نہ اٹھایا۔ آپ مفتی سلسلہ بھی رہے اور امام الصلوٰۃ بھی۔ حضور انور ایدہ اللہ نے ذاتی مشاہدہ کا ذکر فرمایا کہ آپ نماز بہت لمبی پڑھاتے تھے اور بہت نیک انسان تھے۔ آخر پر بوسنین زبان میں لا الہ الا اللہ کا نغمہ پیش کیا گیا۔ جو سب سامعین اور سامعات نے بہت پسند کیا۔

اتوار، ۱۹/اکتوبر ۱۹۹۷ء :

آج انگریزی بولنے والے زائرین کے ساتھ حضور انور کی ملاقات کا دن تھا۔ جس میں کئے گئے سوالات میں سے بعض درج ذیل ہیں :

☆...... نیک والدین کے ہاں بد بچے کیوں پیدا ہوتے ہیں ؟ حضور نے فرمایا یہ بات درست نہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کو دیکھیں، حضرت نوح علیہ السلام کے والد کو دیکھیں۔ وہ بت پرست تھے مگر ان کے ہاں ایسے نیک لوگ پیدا ہوئے..........۔

☆...... حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کہ روس میں ریت کے ذروں کی طرح لوگ احمدی ہونگے۔ تو کیا روسی لوگ احمدی ہونگے یا دوسری اقوام جو روس میں رہائش پذیر ہیں ؟ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی USSR پورے روس ملک پر چسپاں ہوتی ہے۔

☆...... اسلام میں جہاد کا حکم ہے لیکن احمدی کہتے ہیں کہ صرف قلم کا جہاد ہے اور تلوار سے نہیں۔

☆...... مرد کو چار شادیوں کی اجازت میں کیا حکمت ہے ؟

☆...... اگر عورت مرد کو دوسری شادی کی اجازت نہ دے تو پھر کیا کیا جائے ؟

☆...... لوگ کہتے ہیں کہ مہدی اور عیسیٰ دو الگ انسان ہونگے ؟

☆...... کیا اسلام میں فوٹو لینی منع ہے ؟ حضور نے فرمایا کہ بت وغیرہ بنانے سے آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا ہے لیکن حقیقی چیزوں کے عکس سے منع نہیں فرمایا۔ حضرت عائشہؓ گڑیوں سے کھیلا کرتی تھیں۔ آنحضرت ﷺ کو حضرت عائشہ کی تصویر ایک رومال پر دکھائی گئی کہ یہ آپ کی بیوی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ شیشے میں جس طرح اپنی تصویر نظر آتی ہے یہی کام کیمرہ کرتا ہے۔ یہ ملاؤں کے خیالات ہیں لیکن وہ اپنی تصویریں اخباروں میں بڑھا چڑھا کر چھپواتے ہیں۔

سوموار، ۲۰/اکتوبر ۱۹۹۷ء :

آج ہومیو پیتھی کلاس نمبر ۶۷ جو ۶/مارچ ۱۹۹۵ء کو ریکارڈ ہوئی تھی دوبارہ نشر کی گئی۔ ایکونائٹ کا ذکر ہوا۔ یہ ہر مرض کے آغاز میں بہت مفید ہے۔ اس میں اچانک خوف پایا جاتا ہے۔ بیلاڈونا کا بھی ذکر ساتھ ساتھ جاری رہا۔

منگل، ۲۱/اکتوبر ۱۹۹۷ء :

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۲۰۷ براڈکاسٹ کی گئی جس میں سورہ العنکبوت کی آیات ۵۸ تا آخر اور سورہ الروم کی آیات ۲ تا ۹ کا ترجمہ اور مختصر تشریح بیان کی گئی۔ آیت نمبر ۶۸ میں قرآن مجید نے ایک اٹل قاعدہ کلیہ بیان فرمایا ہے کہ روح موت کے بعد دنیا میں کبھی واپس نہ ہوگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام باقی اگلے صفحہ پر

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

حضور ایدہ اللہ نے آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث بیان فرمائی جس میں یہ ذکر ہے کہ اللہ رحم کرے اس شخص پر جو رات کو اٹھے، نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو اٹھائے۔ اگر وہ اٹھنے میں پس و پیش کرے تو اس کے منہ پر پانی چھڑکے۔ اسی طرح اس بیوی پر رحم کرے جو رات کو اٹھے، نماز پڑھے اور اپنے خاوند کو اٹھائے اور اگر وہ اٹھنے میں پس و پیش کرے تو اس کے منہ پر پانی چھڑکے............ حضور ایدہ اللہ نے اس حدیث میں مضمر مضامین کو اجاگر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں پہلی بات تو یہ شامل ہے کہ نماز پڑھے اور پھر اٹھائے۔ یعنی اگر اس کے ساتھی کی نیت تہجد پڑھنے کی نہیں ہے تو نوافل کے لئے اپنے ساتھی کو اٹھانا لازم نہیں ہے۔ وہ فرض نماز ہے جس کے لئے اپنے ساتھی کو اٹھایا جاتا ہے۔ دوسرے پانی چھڑکنے کا مضمون یہ بتا رہا ہے کہ وہ مرد یا عورت جن کے منہ پر پانی چھڑکا جا رہا ہے ان کی نیت نماز کی ہے اور انہوں نے ایک دوسرے سے درخواست کر رکھی ہے کہ اگر میں نہ اٹھوں تو پانی چھڑکنا۔ حضور نے فرمایا کہ احادیث کو سمجھنے کے لئے روایات یا راوی سے بہت زیادہ اہمیت مضمون کو دینی چاہئے۔ حضور نے فرمایا کہ نماز قائم کرنے کے مختلف مراحل میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اپنے ساتھیوں کی نمازیں بھی کھڑی کرو۔ اس میں زبردستی نہیں ہے مگر ماحول کو اس طریق پر خطرات سے بچایا جا سکتا ہے۔ جب ایک بیوی خاوند کی نماز میں مددگار بن جائے اور خاوند بیوی کی نماز میں مددگار بن جائے تو ظاہر ہے کہ اس کا نیک اثر بچوں پر اور ماحول پر پڑے گا۔ ایک اور حدیث نبوی کی تشریح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ نماز کو چھوڑنے والا شرک کی وجہ سے نماز چھوڑتا ہے اور کفر کی وجہ سے چھوڑتا ہے کیونکہ وہ خدا کے قرب کے مقابل پر غیر اللہ کے قرب کو زیادہ اہمیت دیتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ہر قسم کے شرک کو چھوڑنا ضروری ہے خواہ وہ ظاہری ہو یا چھپا ہوا ہو۔ حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی بعض اور احادیث بھی پڑھ کر سنائیں اور ساتھ ساتھ ان میں پنہاں مضامین کو واضح اور دلنشیں انداز میں بیان فرمایا۔ حضور نے بتایا کہ آنحضرت ﷺ نے ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے لئے انتظار کرنے کو رباط فرمایا ہے۔ اور رباط کا مطلب سرحدوں پر گھوڑے باندھنا ہے تا کہ دشمن کو سرحد میں داخل ہونے سے پہلے مار بھگایا جائے۔ یہ دفاع کی ایسی حکمت عملی ہے جسے آج بھی نئی دنیا استعمال کر رہی ہے۔ جس شخص کا دل نماز میں اٹکا ہو اس پر فحشاء اور منکر حملہ کر ہی نہیں سکتیں۔ حضرت محمد ﷺ نے نماز کے مضمون کو اس باریکی کے ساتھ ہم پر کھولا ہے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایسا شخص جسے نماز کے سوا کوئی چیز مسجد میں نہ لائے تو جو قدم بھی وہ مسجد کی طرف اٹھاتا ہے اس کی وجہ سے اس کا درجہ بلند ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ مسجد میں پہنچ جاتا ہے پھر جب تک وہ نماز کے لئے مسجد میں بیٹھا رہتا ہے تو گویا نماز ہی میں سمجھا جاتا ہے اور فرشتے اس کے لئے دعائیں کرتے ہیں...... حضور ایدہ اللہ نے اس حدیث کے مختلف پہلوؤں سے تفصیل سے مثالیں دے کر احباب کو ضروری نصائح فرمائیں۔ حضور نے فرمایا کہ بعض لوگ میٹنگز کے لئے مسجد میں آتے ہیں ان کا سارا سفر خواہ نیک کام کے لئے، جماعتی میٹنگز کے لئے ہو یا کسی شادی وغیرہ میں شمولیت کے لئے تو پھر جو نماز وہ پڑھتے ہیں آنحضرت ﷺ اسے اصل نماز کے لئے آنا قرار نہیں دیتے۔ پس اگر کسی کی اتنی ہی نمازیں ہوں کہ میٹنگز کے لئے آیا، نماز کا وقت ہو گیا تو نماز پڑھ لی اور پھر کبھی بھی مسجد نہ آئے تو اسے فکر کرنی چاہئے۔ ایسے دعوت ولیمہ میں شامل ہونے والوں کی نمازوں کو پہچاننا ہو تو ان کے ارد گرد جو مسجد ہے وہاں سے پہچاننا چاہئے۔ اگر وہ وہاں نماز کے لئے نہ جاتے ہوں مگر ولیمہ کھانے کیلئے بیس میل کے فاصلہ سے مسجد آجائیں تو انہیں فکر کرنی چاہئے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ پس اپنے مسجد میں آنے کا حساب کیا کریں اور کوشش کریں کہ آپ کا مسجد میں آنا ہمیشہ آپ کے لئے درجات کی بلندی کا موجب بنے۔ مسجد میں بیٹھنا بھی درجات کی بلندی کا موجب بنے۔ جو اعلیٰ درجہ کے مضامین آنحضرت ﷺ نے بیان فرمائے ہیں ان پر غور کریں اور عمل کی کوشش کریں۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ: مختصرات از صفحہ اول نے فرمایا کہ عیسیٰ بھی ایک نفس تھے اور اس قاعدہ کے مطابق وہ اب کبھی واپس نہیں آئیں گے۔ آیت نمبر ۶۴ میں ہے کہ رزق کی کشادگی اور تنگی خدا کے علم میں ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ضروری نہیں کہ سب عباداللہ کا رزق کشادہ ہی ہو۔ یہ خدا تعالیٰ کی حکمت پر مبنی ہے۔ اسی طرح حضور نے لہو و لعب کی بھی تشریح فرمائی۔ آیت نمبر ۶۶ میں کشتی میں سوار ہوتے وقت کی انسان کی خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ ہر طرح کے حفظ و امان کی دعا اور خشکی پر اترتے ہی پھر اپنی مشرکانہ حرکتوں میں ملوث ہو جانے کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ یہ ایک یونیورسل مضمون ہے۔ اور ہر روز کے مشاہدہ میں آتا ہے۔ آیت نمبر ۶۸ میں کشتی کے بعد جو حرم کا ذکر آیا ہے اور جو سوال اٹھایا جا رہا ہے کہ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے حرم کو امن کی جگہ بنایا ہے اور ارد گرد کے لوگ اس امن سے محروم ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اگر حرم کو کشتی تصور کریں تو وہ امن میں آگئے مگر ضروری نہیں کہ وہ سب مومن ہی ہوں۔ کشتی میں سوار ہونے والے سب طرح کے لوگ ہوتے ہیں اور خدا کے امن کے وعدے سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

آیت نمبر ۷۰ کی تشریح فرماتے ہوئے حضور انور نے ان لوگوں کی تعریف بیان فرمائی جو خدا تعالیٰ کی طرف سفر کرتے ہیں۔ اور اس آیت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر چسپاں کرتے ہوئے آپ نے تین خصوصیات کا ذکر فرمایا۔ (۱) دشمن کے پراپیگنڈے کا جواب دیا۔ (۲) مخالفت کے طوفان کے باوجود خدا تعالیٰ نے آپ کو محفوظ رکھا۔ (۳) آپ کی باتیں بہترین ہدایت اور معارف سے پر تھیں۔ اگر سب آپ کی اقتداء میں ان تینوں باتوں کو مضبوطی سے پکڑ لیں اور جہاد اور جد و جہد کریں اور مخالفین میں شامل نہ ہوں تو خدا بھی اپنے وعدے پورے کرے گا۔

بدھ، ۲۲ر اکتوبر ۱۹۹۷ء:

آج ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۲۰۸ جو سورہ الروم کی آیات ۱۰ تا ۲۲ پر مشتمل تھی براڈکاسٹ کی گئی۔ آیت نمبر ۱۰ کے حوالے سے فرمایا کہ آج کل اتنی ترقی کے باوجود بڑی طاقتوں کو اپنے اور غیر قوموں کے عوام پر جو تسلط ہے وہ اس سے بہت کم ہے جو مثلاً فراعین کے زمانے میں اس وقت کے حکمرانوں کو اپنے عوام پر حاصل تھا۔ دوسرے اُس زمانے کے عوام کے مکانوں اور فراعین کے محلوں میں کوئی نسبت نہ تھی۔ اور اُس زمانہ کے لوگوں کو جو سہولیات اور Know-how میسر تھا اس کے مقابلے میں انکے کام بہت شاندار اور قابل ذکر ہیں مثلاً اہرام مصر کے بنانے میں جو Skill استعمال کی گئی آج بھی سائنسدانوں کی سمجھ سے بالا ہے۔ آیت نمبر ۲۱ کے حوالے سے فرمایا کہ زندگی کی ابتداء کے متعلق دو نظریات پائے جاتے ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ زندگی مختلف جگہوں سے پھوٹی ہے۔ اور ایک نظریہ یہ ہے کہ زندگی ایک ہی جگہ سے پھوٹی ہے۔ مختلف جگہوں

ہر لحظہ رہے ذکر انہیں کا مرے آگے
ہوتا رہے اس حُسن کا چرچا مرے آگے

اے کاش! کہ آ جائے کسی روز کسی وقت
وہ راحتِ جاں، جانِ تمنا مرے آگے

سمجھائے مجھے راز جہاں دل میں اتر کر
لے آئے حقیقت کا وہ نقشہ مرے آگے

اوہام کے ہر نقش کو وہ دل سے مٹا دے
اِیقاں کے رکھے ساغر و مینا مرے آگے

تدبیر کے حیلوں سے میں تقدیر کو پاؤں
آئینہ بنے ہستی اشیاء مرے آگے

ہر شے کو مسخر کیا خلاّقِ جہاں نے
معمور ہے خدمت پہ یہ دنیا مرے آگے

ایماں کو کہیں کفر تو کافر کو مسلماں
دستور فقیہوں نے یہ رکھا مرے آگے

ہر دور میں ظلمت پہ رہا نور ہی غالب
شیطان رہا پیچھے، مسیحا مرے آگے

ملتی ہے سزا اور جزا کچھ تو یہاں بھی
دکھ سکھ کا ہے ہر روز نظارا مرے آگے

بدلا ہے نہ پیمانہ، نہ بدلی ہے مئے عشق
ساقی ہے وہی آج، پرانا مرے آگے

ہے اب تو یہی ایک تمنا مرے دل میں
دنیا مرے پیچھے ہو تو عقبیٰ مرے آگے

ناصر میں زمانے کی ہوا دیکھ رہا ہوں
آئینۂ ایام ہے گویا مرے آگے

(سید محمد الیاس ناصر دہلوی۔ لندن)

والے کہتے ہیں کہ کائنات از خود تیار تھی زندگی پیدا کرنے کے لئے اس لئے وقت آنے پر ہر جگہ سے پھوٹ پڑی۔ لیکن یہ نظریہ غلط ہے۔ زندگی کی ابتداء ایک Plan کے تحت ایک ہی جگہ سے پھوٹی۔ حضور نے فرمایا یہ ایک دلچسپ مضمون ہے لیکن تفصیل میں جانے کا یہ موقع نہیں۔

جمعرات، ۲۳ر اکتوبر ۱۹۹۷ء:

آج ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۶۸ جو ۷ر مارچ ۱۹۹۵ء کو ریکارڈ ہوئی تھی دوبارہ نشر کی گئی۔

جمعۃ المبارک، ۲۴ر اکتوبر ۱۹۹۷ء:

آج ملاقات پروگرام میں ایک پرانی مجلس کی ریکارڈنگ پیش کی گئی۔ اس مجلس کے چند اہم سوالات یہ تھے: ☆...... کیا پتھر انسان کی زندگی پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ کیا اپنے ستارے کا پتھر لینا جائز ہے؟ فرمایا یہ سب اوہام پرستی ہے۔ قرآن مجید اتارا گیا، آنحضرت ﷺ تشریف لائے اور آپ پتھروں سے اپنا مقدر بنا رہے ہیں؟ ☆...... خدا کی رضا کس طرح حاصل کی جائے۔ ہر بات پہ کہہ دیا جاتا ہے خدا کی مرضی ہی ایسی تھی؟ حضور نے فرمایا سب سے پہلے یہ سمجھیں کہ خدا کی رضا ہے کیا۔ خدا تعالیٰ کے اوصاف رب العالمین، رحمن، رحیم، مالك يوم الدين اور اور لاتعداد اوصاف ہیں ان کے مطابق زندگی کو ڈھالیں۔ تو رضا ہی رضا ہے۔ اس بچے کی طرح خدا تعالیٰ سے راضی رہیں جو اپنی ماں پر مکمل بھروسہ رکھتا ہے اور اس کی سختی کو بھی برداشت کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے لاتعداد احسانات کو سامنے رکھیں۔ ☆...... کیا ٹی وی کے پروگرام مسجد میں دیکھنے جائز ہیں؟ ☆...... آخرت میں حوریں ملنے سے کیا مراد ہے؟ حضور نے مدلل جواب ارشاد فرمایا کہ ہر جنتی اپنی اپنی حور یعنی اپنے اپنے جوڑے سے مطمئن رہے گا۔ حور کا لفظ عورتوں اور مردوں دونوں پر چسپاں ہوتا ہے۔ ☆...... فرقہ جعفریہ کے لوگ کہتے ہیں کہ امام مہدی کے ظہور کے وقت ان کے پاس موسیٰ کا عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی ہوگی؟ حضور انور نے فرمایا قرآن مجید میں ان باتوں کے بارے میں کچھ نہیں لکھا۔ یہ سب فرضی قصے ہیں۔ ☆...... کیا دعا سے واقعی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں اور کیا دعا کے لئے باوضو ہونا لازمی ہے؟ فرمایا دعا ہر حالت میں ضروری ہے خواہ قبول ہو یا نہ ہو۔ دعا کے لئے باوضو ہونا ضروری نہیں۔ اسی طرح چند اور عام نوعیت کے سوال پڑھ کر سنائے گئے۔

(ا۔م۔چ)

پٹھانوں کے اسرائیلی رسوم ورواج

(مظفر احمد چوہدری)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام افغانوں اور خوانین سرحدی کے بنی اسرائیلی ہونے سے متعلق مختلف قرائن کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

"پانچواں قرینہ ان کے وہ رسوم ہیں جو یہودیوں سے بہت ملتے ہیں۔ مثلاً ان کے بعض قبائل ناطہ اور نکاح میں کچھ چنداں فرق نہیں سمجھتے اور عورتیں اپنے منسوب سے بلا تکلف ملتی ہیں اور باتیں کرتی ہیں۔ حضرت مریم صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف کے ساتھ قبل نکاح کے پھرنا اس اسرائیلی رسم پر پختہ شہادت ہے۔ مگر خوانین سرحدی کے بعض قبائل میں یہ مماثلت عورتوں کی اپنے منسوبوں سے حد سے زیادہ ہوتی ہے۔ حتی کہ بعض اوقات نکاح سے پہلے حمل بھی ہو جاتا ہے جس کو برا نہیں مانتے بلکہ ہنسی ٹھٹھے میں بات کو ٹال دیتے ہیں۔ کیونکہ یہود کی طرح یہ لوگ ناطہ کو ایک قسم کا نکاح ہی جانتے ہیں جس میں پہلے مہر بھی مقرر ہو جاتا ہے۔"

(ایام الصلح ، حاشیہ صفحہ ۷۴ ۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۳۰۰ مطبوعہ لندن)

رسوم ورواج میں اشتراک ایک ایسی چیز ہے جو دو اقوام کے درمیان جن کا ماضی مشترک ہو تعلق تلاش کرنے کا نہایت مستند طریقہ ہے۔ مثلاً وہ مسلمان جو ہندوؤں سے آئے ہیں سینکڑوں سال گزر جانے کے بعد بھی چھوت چھات، سر پر بودی رکھنا، شادی بیاہ کی رسومات وغیرہ بیسیوں ہندوانہ رسومات پر عمل کرتے ہیں۔

جب ایک قوم دوسری اقوام سے اختلاط کے نتیجے میں دوسرے مذاہب اور رسوم اختیار کرتی ہے تو جو رسوم ورواج براہ راست غالب عنصر سے متصادم نہیں ہوتے یا جن کے بارے میں غالب عنصر باز پرس نہیں کرتا وہ جوں کے توں قائم رہتے ہیں۔ لیکن وہ رسوم ورواج جو کسی نہ کسی رنگ میں غالب عناصر سے متصادم ہوتے ہیں وہ یا تو مٹ جاتے ہیں یا ان کی اس حد تک تعدیل کر لی جاتی ہے کہ وہ کم از کم قابل برداشت ہی بن جائیں۔ اکا دکا ایسے رسوم ورواج بچ بھی جاتے ہیں جو اس حد تک ایک قوم میں راسخ اور رچ بس گئے ہوتے ہیں کہ کسی بھی قیمت پر اور کسی بھی دباؤ کی پروا کئے بغیر ان کو جاری رکھا جاتا ہے۔

جب ہم بات کرتے ہیں کہ پٹھانوں اور افغانوں کا تعلق بنی اسرائیل سے ہے تو ہمیں مندرجہ ذیل امور پیش نظر رکھنے پڑتے ہیں۔

(۱) جلا وطن قبائل ۷۲۱ قبل مسیح میں پہلی مرتبہ فلسطین سے بے دخل کئے گئے تھے اور آخری بار ۷۰ء بعد مسیح میں۔

(۲) فلسطین میں یہ لوگ مکمل طور پر موسوی شریعت پر عمل درآمد نہیں کرتے تھے بلکہ پہلے سے آباد بت پرست اقوام کے بہت سے رسوم ان میں رچ بس گئے تھے۔ مثلاً درخت پوجا، ناگ پوجا، بت پرستی، قبر پرستی، شادی بیاہ اور وفات کے رسوم ورواج وغیرہ۔

(۳) خراسان (افغانستان) اور کشمیر میں ان کا مذہب اور رسوم ورواج بری طرح ہندو مت، بدھ مت اور یونانی و آتش پرست اقوام کے زیر اثر متاثر ہوئے تھے۔

(۴) اسلام نے ان رسوم کی بڑی حد تک تعدیل کر دی ہے۔

(۵) ہمارا دعویٰ صرف اس قدر ہے کہ دو ہزار چھ سو سترہ برس سے لے کر آج تک پٹھان، افغان، کشمیری اور بلوچ بہت سے ایسے مبدل وغیر مبدل رسوم ورواج پر عمل پیرا ہیں جن کو اگر مجموعی تناظر میں دیکھا جائے تو یہ بات بالکل عیاں ہو جاتی ہے کہ یہ اقوام ان فلسطینی مہاجرین یعنی بنی اسرائیل سے نسلی بندھن میں بندھے ہوئے ہیں جو ہزاروں سال پیشتر ان علاقوں میں جلاوطن کئے گئے تھے۔ کیونکہ یہ رسوم یا ان میں ملتی ہیں اور یا بنی اسرائیل میں۔ کچھ رسوم ایسی بھی ہیں جو دیگر سامی النسل اقوام میں بھی ہیں جس سے افغانوں اور کشمیریوں کے آریہ یا یونانی نسل سے ہونے کی تردید ہوتی ہے۔ اور بنی اسرائیلی ہونے کی مزید تصدیق۔

آیئے دیکھتے ہیں :

اگر آپ کو کسی جہت سے اختلاف ہے تو ہمیں ضرور آگاہ کریں۔ اسی طرح اگر آپ کے علم میں ان دلائل کے حق میں کوئی شہادت ہے تو ہمیں اس کی بھی بڑی ضرورت ہے۔

حسب موقع کشمیریوں اور بلوچوں کے متعلقہ رسوم ورواج بھی درج کئے گئے ہیں۔ جو بعض اوقات زیادہ خالص شکل میں پٹھانوں کی نسبت ان قوموں میں ملتے ہیں۔

(۱) بارہ تمن

سردار شیر محمد خان گنڈاپور لکھتے ہیں :

"افاغنہ کے اسرائیلی ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ باوجودیکہ یہ گروہ سینکڑوں اور ہزاروں خاندانوں پر مشتمل ہے وہ آج بھی **خود کو بارہ تمنوں کے فرد کہتے ہیں اور بارہ تمنوں کے معنی بارہ سبطوں یا قبیلوں کے لئے مختص ہے۔** اس سے ثابت ہو گیا کہ افاغنہ اسرائیل کے بارہ خاندانوں سے ہیں"۔

(تاریخ پشتون، صفحہ ۱۶۷ (تاریخ خورشید جہاں کا اردو ترجمہ) از سردار شیر خان گنڈا پور)

پٹھان اور افغان اپنے ذیلی گروہوں کے لئے جن کی تعداد مندرجہ بالا حوالے کی رو سے ۱۲ عدد ہے "سبط" کا لفظ بھی استعمال کرتے ہیں۔

سردار شیر محمد نے، تاریخ خورشید جہاں، میں یہ ذکر بھی کیا ہے کہ سلطان محمود غزنوی نے ہندوستان پر حملوں کے لئے اپنی افواج میں افغانوں کے بارہ سبطوں کو طلب کیا۔

فاضل "راوٹری" نے بھی Notes on Afghanistan and Baluchistan میں افغانوں کے گروہوں کے لئے سبط کا لفظ استعمال کیا ہے۔

سردار شیر محمد خان گنڈاپور لکھتے ہیں :

"...... بادشاہ (محمود غزنوی) ...... نے سومنات فتح کرنے کا ارادہ کیا ...... اور اس مہم کو سر کرنے کے لئے فوج جمع کرنے اور مسلمانوں کی جماعتیں اکٹھا کرنے کے احکامات صادر کر دیئے اور **تمام مَلکوں، خانوں اور افغان گروہوں کو حکم دیا کہ افغانوں کے (۱۲) بارہوں گروہوں کے بارہ ہزار شمشیر زن جراروں کے ساتھ خدمت سلطانی میں حاضر ہوں۔** فرمان شاہی موصول ہوتے ہی تمام افغان سردار جن کے نام کتب تاریخ میں اس ترتیب سے مسطور ہیں بارہ ہزار افغانی سرداروں کے ساتھ محمود کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سرداروں کے نام یہ ہیں : ملک خانو، ملک عامو، ملک داؤد، ملک یحیٰ، ملک محمود، ملک عارف، ملک غازی، ملک شاہو اور ملک احمد۔

سلطان محمود دسویں شعبان ۴۱۳ھ کو تیس ہزار سوار خاصہ، بارہ ہزار افغانی جماعت اور دوسری ترکی جماعتوں کے ساتھ سومنات کی جانب روانہ ہوا"۔

(تاریخ خورشید جہاں صفحہ ۱۹۹، ۲۰۰)

(۲) منگنی اور شادی کو ایک خیال کرنا

جیوئش انسائیکلوپیڈیا میں صفحہ ۱۲۵، ۱۲۶ پر زیر لفظ Betrohal (منگنی) درج ہے۔

"...... When the agreement had been entered into, it was definite and binding upon both groom and bride, who were considered as man and wife in all legal & religious aspects, expect that of actual cohabitation ....

In two of the passages in which it occurs the betrothed woman is directly designated as "wife" (II Sam. iii . 14 "my wife whome I have betrothed", (erasti) ,and Deut. xxii .24 where the betrothed is designated as "the wife of his neighbor") **In strict accordance with this sense the rabbinical law declares that the betrohal is equivalent to an actual marriage and only to be dissolved by a formal divorce.**

After the betrohal a period of twelve months was allowed to pass before the marriage was completed ".

اگر آپ کسی پٹھان سے یہ سوال کریں کہ آیا تم لوگ منگنی اور نکاح کو ایک خیال کرتے ہو تو وہ نہ صرف انکار کر بیٹھے گا بلکہ شاید آپ سے شدید اظہار ناراضگی بھی کرے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ رسم صرف چند قبائل میں باقی ہے جو غور غشتی، اور غلزئی خانہ بدوش ہیں۔

بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام اپنی تصنیف ایام الصلح میں تحریر فرماتے ہیں :

"...... ان کے **بعض قبائل** ناطہ اور نکاح میں کچھ چنداں فرق نہیں سمجھتے اور عورتیں اپنے منسوب سے بلا تکلف ملتی ہیں اور باتیں کرتی ہیں۔ حضرت مریم صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف کے ساتھ قبل نکاح کے پھرنا اس اسرائیلی رسم پر پختہ شہادت ہے۔ مگر خوانین سرحدی کے بعض قبائل میں یہ مماثلت عورتوں کی اپنے منسوبوں سے حد سے زیادہ ہوتی ہے۔ حتی کہ بعض اوقات نکاح سے پہلے حمل بھی ہو جاتا ہے جس کو برا نہیں مانتے بلکہ ہنسی ٹھٹھے میں بات کو ٹال دیتے ہیں۔ کیونکہ یہود کی طرح یہ لوگ ناطہ کو ایک قسم کا نکاح ہی جانتے ہیں جس میں پہلے مہر بھی مقرر ہو جاتا ہے"۔ (ایام الصلح ، روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۳۰۰ مطبوعہ لندن)

☆...... قاضی محمد یوسف صاحب فاروقی "عیسیٰ در کشمیر" میں لکھتے ہیں : "بعض افغان جو کاکڑ کہلاتے ہیں منگنی اور شادی ایک چیز خیال کرتے ہیں۔ اور منگنی کے ایام میں بیوی سے ہم صحبت ہو سکتے ہیں۔ مگر دوسرے افغان ہم صحبت نہیں ہوتے مگر منگنی کو شادی کے برابر جانتے ہیں"۔

☆...... کیپٹن جے اے رابنسن اپنی تصنیف "مشرقی افغانستان کے خانہ بدوش قبائل" کے صفحہ ۳۹ اور ۴۰ پر لکھتا ہے : (اردو ترجمہ)

"منگنی کے دن جب معاملات طے پا جاتے ہیں، پہلا نکاح پڑھا دیا جاتا ہے۔ پہلے نکاح کی یہ رسم پٹھانوں میں مروج نہیں۔ اس رسم کے بعد یاوندہ (یعنی خانہ بدوش غلزئی افغان) اپنی سسرال جا سکتا ہے اور رات کو اپنی بیوی کے ساتھ رہ سکتا ہے۔ اس کا انتظام باپ کو معلوم ہوئے بغیر ماں کرتی ہے اور یہ "چوغل بازی" کہلاتا ہے۔ اگر اس اثنا میں لڑکی حاملہ ہو جائے تو دوسری رسم مقرر کردہ تاریخ سے پہلے ادا کر دی جاتی ہے"۔

پاکستان کے صوبہ سرحد کے پٹھان اس رسم سے زیادہ واقف نہیں لیکن افغانستان کے سید محمود صاحب نے جو خوست کے رہنے والے ہیں مجھے بتایا کہ فروطی قبائل میں یہ رسم جاری ہے یعنی منگنی کے بعد تعلقات قائم کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح افغانستان کے محکمہ تعلیم کے ایک فاضل دوست نے جو ایک سو سے زائد کتب کے معنف ہیں مجھے بتایا کہ خانہ بدوش قبائل میں یہ رسم جاری ہے۔ بلوچستان کے گرگشتی کاکڑوں میں اس رسم کا بیان اوپر ہو چکا ہے۔

اس کی تائید میں کہ یہ رسم بلوچستان کے افغانوں میں جاری ہے ہم ذیل میں ایک ایسے ڈاکٹر صاحب کا بیان درج کرتے ہیں جو بلوچستان میں رہے ہیں اور خود بھی پٹھان ہیں۔

کیفیت اس اجمال کی یوں ہے کہ جب عبداللہ ثانی صاحب ایک یوسف زئی وکیل سے میں نے سوال کیا کہ کیا پٹھانوں میں نسبت طے ہونے کے بعد مرد و عورت کو تعلق قائم کرنے کی آزادی ہوتی ہے اور ولادت جائز تسلیم کی جاتی ہے تو انہوں نے اس سے انکار کیا۔ اس پر ان کے موجود ایک دوست نے ان کی بات سے جو اختلاف پشتو زبان میں کیا وہ خود عبداللہ ثانی صاحب کی زبانی ہم درج کرتے ہیں :

"ڈاکٹر مبشر الحق صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ چونکہ یہ بلوچستان میں رہے ہیں، یہ فرما رہے ہیں کہ یہ رسم بلوچستان میں میں نے خود دیکھی ہے کہ جس لڑکی کی نسبت کسی لڑکے کے ساتھ ہو جائے تو اس نکاح کے بعد وہ لڑکا جا کر اپنی بیوی کے ساتھ جو بھی ...... وہ ملتا ہے۔ اور اس کے بعد اگر حمل ٹھہر جائے تو اس کو بیاہ کر واپس لے آتا ہے۔ یہ رسم اسے وہ "خیارۃ" کہتے ہیں۔ لیکن میں اس لئے اتفاق نہیں کرتا کہ ہمارے یوسف زئی علاقہ میں "خیارۃ" اسے کہتے ہیں کہ لڑکا اب آسانی سے بلا جھجک اپنے سسرال یعنی لڑکی والوں کے گھر آ جا سکتا ہے، لڑکی سے نہیں مل سکتا۔ ہم اسے خیارۃ کہتے ہیں۔ میں اس سے اتفاق نہیں کرتا"۔

(۳) بھائی کی بیوہ سے شادی

بائبل میں استثناء باب ۲۵ آیات ۵ تا ۱۰ (مطبوعہ بائبل سوسائٹی انارکلی لاہور) میں یوں درج ہے :

"اگر کئی بھائی مل کر ساتھ رہتے ہوں اور ایک

ان میں سے بے اولاد مر جائے تو اس مرحوم کی بیوی کسی اجنبی سے بیاہ نہ کرے بلکہ اس کے شوہر کا بھائی اس کے پاس جاکر اسے اپنی بیوی بنالے اور شوہر کے بھائی کا جو حق ہے وہ اس کے ساتھ ادا کرے۔ اور اس عورت کے جو پہلا بچہ ہو وہ اس آدمی کے مرحوم بھائی کے نام کا کہلائے تاکہ اس کا نام اسرائیل میں سے مٹ نہ جائے۔ اور اگر وہ آدمی اپنی بھاوج سے بیاہ کرنا نہ چاہے تو اس کی بھاوج پھاٹک پر بزرگوں کے پاس جائے اور کہے میرا دیور اسرائیل میں اپنے بھائی کا نام بحال رکھنے سے انکار کرتا ہے اور میرے ساتھ دیور کا حق ادا کرنا نہیں چاہتا۔ تب اس کے شہر کے بزرگ اس آدمی کو بلوا کر اسے سمجھائیں اور اگر وہ اپنی بات پر قائم رہے اور کہے کہ مجھ کو اس سے بیاہ کرنا منظور نہیں تو اس کی بھاوج بزرگوں کے سامنے اس کے پاس جاکر اس کے پاؤں سے جوتی اتارے اور اس کے منہ پر تھوک دے اور یہ کہے کہ جو آدمی اپنے بھائی کا گھر آباد نہ کرے اس سے ایسا ہی کیا جائے گا۔ تب اسرائیلیوں میں اس کا نام یہ پڑ جائے گا کہ یہ اس شخص کا گھر ہے جس کی جوتی اتاری گئی تھی"۔

یہود میں اور بنی اسرائیل میں اس رواج کو سمجھنے کے لئے 'روت' کی کتاب بہترین ہے جو بائبل میں شامل ہے۔ اس مختصر کہانی کا خلاصہ یوں ہے:

☆...... ایک اپرتی بیت اللحم کے علاقے سے نقل مکانی کر کے موآب میں جا آباد ہوا۔ اس کے دونوں بیٹوں نے دو موآبی عورتوں سے شادی کرلی۔ باپ اور دونوں بیٹے فوت ہو گئے تو ماں نے وطن واپس جانے کی ٹھانی۔ ساس نے بہوؤں سے کہا کہ چونکہ میرا اور کوئی بیٹا نہیں اور نہ کوئی مزید بیٹا پیدا ہونے کی امید ہے اس لئے اب تم آزاد ہو جہاں چاہو شادی کرلو میں وطن چلتی ہوں۔ ایک بہو ساس کے ساتھ ہی بیت اللحم اصرار کر کے چلی آئی۔ غریب ساس نے ایک روز بہو کو بھیجا کہ تا یہودی دستور کے مطابق کسی کھیت سے کٹائی کے وقت جاکر بچ رہنے والے سٹے اکٹھے کرے۔ بہو روت اتفاقاً اپنے مرحوم شوہر کے ایک قرابت دار 'بوعز' کے کھیت میں چلی گئی۔ 'بوعز' نے اس کے حالات کسی سے معلوم کر کے اس سے صلہ رحمی کا سلوک کیا۔ واپسی پر اس نے ساس کو سارا ماجرا بتایا تو ساس نے کہا کہ بوعز تو ہمارا قریبی ہے تم ایسے کرنا کہ کل بن سنور کر کھیت میں جانا اور رات کو جب وہ سونے لگے تو اس کے پیر کھول کر لیٹ جانا۔ باقی وہ تمہیں بتائے گا کہ کیا کرنا ہے۔ روت نے نعومی کے بتائے ہوئے طریق پر عمل کیا۔ رات کو بوعز نے روت کو اپنے پیروں میں لیٹا پایا تو پوچھا کہ کیا معاملہ ہے۔ روت نے اس سے کہا کہ اپنا دامن مجھ پر پھیلا دو (یعنی میرے ساتھ شادی کر لو) بوعز نے دیکھا کہ لڑکی بدچلن نہیں بلکہ اسرائیلی دستور کے مطابق اس سے قرابت داری کا حق طلب کر کے اس کی ملک میں آنا چاہتی ہے تو اس نے اس سے کہا کہ مجھ سے پہلے قانونی طور پر تمہارا ایک اور حقدار بھی ہے اگر کل اس نے اپنا حق مجھے دے دیا تو میں تم سے شادی کرلوں گا۔ اگلے روز پہلے حقدار نے روت کے مرحوم سسر علی ملک اور اس کے خاوند کا حق بوعز کو دے دیا۔ چنانچہ بوعز نے روت کو علی ملک اور اس کے بیٹوں کی زمینوں سمیت خرید لیا اور بیوی بنالیا تاکہ روت کے اولاد ہو جس سے اس کے سابق شوہر کا نام اسرائیل میں باقی رہے۔ روت کے بیٹا ہوا جس کی دایہ اس کی سابق ساس نعومی بنی۔ یہ لڑکا عوبید تھا جو یسیٰ کا والد اور حضرت داؤد علیہ السلام کا دادا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کا پڑدادا تھا۔

☆...... حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام اپنی تصنیف "مسیح ہندوستان میں" تحریر فرماتے ہیں:

"افغان شکل و شباہت میں ہر طرح سے یہود نظر آتے ہیں۔ اور ان ہی کی طرح چھوٹا بھائی بڑے بھائی کی بیوہ سے شادی کرتا ہے"۔ (مسیح ہندوستان میں، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۹۷ مطبوعہ لندن)

☆...... میجر رجوے اپنی تصنیف "پٹھان" میں لکھتے ہیں: "شوہر کی وفات پر بیوی مرحوم کے وارثوں کی ملکیت بن جاتی ہے۔ بیوائیں اکثر اپنے مرحوم شوہروں کے بھائیوں سے شادیاں کرتی ہیں یا پھر بیچ دی جاتی ہیں۔ اگر بچے چھوٹے ہوں تو وہ بیوہ کے ساتھ جاتے ہیں۔ لڑکوں کی خاص اہمیت نہیں ہوتی لیکن چھوٹی بچیاں قیمتی سمجھی جاتی ہیں کیونکہ وہ شادی پر پیسہ لاتی ہیں۔ کوئی بیوہ اپنے مرد رشتہ داروں اور اپنے مرحوم شوہر کے ورثاء کی مرضی کے بغیر شادی نہیں کر سکتی اور جو آدمی ان کی مرضی کے بغیر اس سے شادی کرتا ہے اسے بھاری جرمانہ یا "شرمانہ" دینا پڑتا ہے۔ اس بنا پر بہت سے جھگڑے ہوتے ہیں اور اکثر خونی جنگوں کا باعث بنتے ہیں۔ ("پٹھان" صفحہ ۷۸)

☆...... مشرقی افغانستان کے خانہ بدوش قبائل کا مصنف لکھتا ہے: "رسم ورواج کے مطابق مرنے والے کے وارث اس کی بیوہ کے جائز حق دار سمجھے جاتے ہیں۔ اور اس کا "ولور" ادا کرنا نہیں پڑتا۔ لیکن اگر بیوہ ان کے علاوہ کسی سے شادی کرتی ہے تو ولور کے یہ ورثاء حقدار ہوتے ہیں۔ اگر وارث ایک سے زیادہ ہوں اور بیوہ ان میں سے کسی ایک سے شادی کرلے تو ولور مقرر کر دیا جاتا ہے اور شادی کرنے والا شخص دوسروں کو ان کا حصہ ادا کرتا ہے۔ فرض کیجئے مرنے والے کے تین بھائی ہیں اور ان میں سے ایک بھائی بیوہ سے شادی کرتا ہے تو اسے باقی دونوں بھائیوں کو ولور کا حصہ ادا کرنا پڑے گا۔ لیکن اگر تینوں بھائیوں میں سے کوئی بھائی کنوارا یا رنڈوا ہو تو بغیر کسی ولور کے اس بیوہ پر اس کا اول حق ہوتا ہے اور وہ شادی شدہ بھائیوں کو کچھ ادا نہیں کرتا"۔

(صفحہ ۲۹)

☆...... قاضی محمد یوسف فاروقی صاحب اپنی کتاب "عیسیٰ در کشمیر" میں لکھتے ہیں: "اگر ایک بھائی فوت ہو جائے تو دوسرا بھائی اس کی بیوہ سے نکاح کر لیتا ہے اور اس کو اپنا حق خیال کرتے ہیں"۔

یہ تو تھا بیان مختلف مصنفین کا جنہوں نے اپنے مشاہدے سے یہ بات بیان کی ہے کہ پٹھان اور افغان قبائل میں یہ رسم ہے کہ بھائی کی بیوہ سے شادی کو نہایت اہمیت دیتے ہیں۔ خود میرے دورہ سرحد کے دوران ہم نے کئی پٹھانوں اور افغانوں سے اس بارے میں سوال کیا اور سب کا جواب اثبات میں تھا کہ ہاں بھائی کی بیوہ سے شادی کا رواج ہم میں بہت زیادہ ہے۔ ایک صاحب نے کہا کہ بھائی کی بیوہ پر ہم "غیرت" کرتے ہیں اس لئے اس سے شادی کر لیتے ہیں۔

کشمیریوں میں

بھائی کی بیوہ سے شادی کا رواج

"کشمیر میں یہ رواج عام ہے کہ ایک بھائی کے مرنے پر دوسرا اس کی بیوہ سے شادی کر لیتا ہے۔ یہ رواج بھی بنی اسرائیل سے ان میں آیا ہے۔ کیونکہ توریت میں یہ حکم ہے کہ تو اپنے بھائی کے لئے اس کی بیوی سے نسل چلا۔ اور بنی اسرائیل میں اس کا رواج عام تھا"۔

("تحقیق جدید" از حضرت مولانا مفتی محمد صادق صاحبؓ صفحہ ۶۰)

☆......☆......☆......☆

مکتوب آسٹریلیا

(چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل انٹرنیشنل آسٹریلیا)

وہ باہم یوں مشابہ ہو گئے جیسے ایک جوتی کے دو پاؤں

تم مسلماں ہو جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

گریگوری ایک پندرہ سالہ یہودی لڑکا تھا جو روس سے ترک وطن کر کے اسرائیل میں آباد ہوا تھا۔ وہ ان پندرہ افراد میں شامل تھا جو یروشلم کے ۳۰ر جولائی ۱۹۹۷ء کے دھماکہ میں جاں بحق ہوئے تھے۔ وہ اپنے آپ کو پکا یہودی سمجھتا تھا۔ یہودی طریق کے مطابق نماز روزہ اور دوسری مذہبی رسومات کو ادا کرتا لیکن اسرائیل کے کٹر فرقہ پرست علماء اسے غیر یہودی سمجھتے تھے یا زیادہ سے زیادہ یہودیوں جیسا۔ گویا Jew نہیں بلکہ Jewish۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس کے نانا نے ایک ایسی عورت سے شادی کی تھی جو غیر یہودی تھی۔ وہ بے چارہ مر کر بھی یہودیوں کے قبرستان میں جگہ نہ پا سکا۔ یہودی مولویوں نے کہا کہ یہ یہودی نہیں ہے اس لئے ہم نہ اس کا جنازہ پڑھیں گے اور نہ اپنے قبرستان میں دفن ہونے دیں گے۔ باپ منتیں کرتا رہا کہ اچھا اگر آپ نے جنازہ نہیں پڑھنا تو نہ پڑھیں مجھے بیلچہ دیں میں خود ہی قبر کھود کر اسے دفن کردوں لیکن سخت دل یہودی مولوی نہ مانے۔ گریگوری کا باپ کوہ زیتون پر واقع ایک عیسائی قبرستان میں اسے تدفین کیلئے لے گیا۔ عیسائی پادریوں نے کہا ہمیں یہاں اس کی تدفین پر کوئی اعتراض نہیں لیکن شرط یہ ہے کہ ہم عیسائی طریق پر جنازہ پڑھیں گے اور اپنے رنگ میں دعائیں کریں گے۔ چونکہ یہ بات باپ کو گوارا نہ تھی اس لئے وہ جنازے کو واپس ہسپتال لے گیا۔ اتنے میں سبت بھی آ گیا جس روز کہ سب کام کاج بند ہوتا ہے۔ باپ نے حکومت کے وزراء سے رابطہ کیا اور ان سے مدد کا طلبگار ہوا۔ اخباروں اور ریڈیو پر بھی اس کا تذکرہ ہوا اور غیر متعصب (سیکولر) ذہن کے لوگوں نے اپنے متشدد مولویوں کے رویہ پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ وزیر مذہبی امور نے یروشلم میں واقع سولہ قبرستانوں کے علماء کو فرداً فرداً بچے کو دفن کرنے کی سفارش کی لیکن سب نے انکار کر دیا۔ آخر گریگوری کو ایک سرکاری (میونسپل) قبرستان میں دفن کیا گیا جو بہائیوں کے لئے مخصوص ہے اور وہاں تدفین کے لئے کوئی خاص دعا مقرر نہیں۔ وزیر مذہبی امور نے کہا کہ یروشلم میں ایک ایسا قبرستان بھی ہے جو ایسے یہودیوں کے لئے مخصوص ہے جن کو یہودی علماء غیر یہودی سمجھتے ہیں۔ گریگوری کے باپ کو چاہئے تھا کہ شروع ہی میں اسے تدفین کیلئے وہاں لے جاتا۔ (ماخوذ از لاس اینجلیز ٹائم، بحوالہ سڈنی ہیرلڈ ۶.۸.۹۷)

آپ نے یہودی مولویوں کی تنگ نظری کا واقعہ سنا۔ اب پاکستان کے تنگ نظر مولویوں کے بے شمار واقعات میں سے ایک واقعہ سنیں جو اتفاق سے اس وقت میرے سامنے پڑا ہے۔ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ایک مخلص اور شریف احمدی عمر دین صاحب جب وفات پا گئے تو انہیں مقامی قبرستان میں تدفین کے لئے لے جایا گیا۔ یہ وہی قبرستان ہے جہاں ہمیشہ احمدی و غیر احمدی سبھی دفن ہوتے رہے ہیں۔ لیکن پاکستانی مولوی یہودی مولویوں سے پیچھے رہنے والے کہاں تھے۔ چنانچہ انہوں نے ہنگامہ کھڑا کر دیا کہ ہم کسی قادیانی کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں ہونے دیں گے۔ دوسرے لفظوں میں کوئی شخص خواہ اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا ہو اور اسلام کی تعلیم پر کیسا ہی پابند کیوں نہ ہو جس کو ہم مسلمان نہیں سمجھتے وہ یہاں دفن نہیں ہو سکتا۔ معاملہ مقامی حکام تک پہنچا اور وہ فوراً مولویوں کی حمایت میں کھڑے ہو گئے۔ ایک مجسٹریٹ اور ڈی ایس پی سپاہیوں کی چار گاڑیاں بھر کر قبرستان (موقع واردات) پر پہنچ گئے اور احمدیوں کو حکم دیا کہ عمر دین صاحب کو وہاں دفن نہ کریں بلکہ کسی قریبی کھیت میں دفن کر دیں۔ احمدیوں نے بڑا احتجاج کیا کہ ہم تو ایک لمبے عرصے سے اپنے متوفیان کو یہیں دفن کرتے رہے ہیں۔ لیکن ان کی ایک نہ سنی گئی اور مجسٹریٹ اور ڈی ایس پی نے کہا کہ جو کچھ پہلے ہوا وہ ہوا اب آئندہ بہر حال کوئی احمدی یہاں دفن نہیں ہونے دیا جائے گا۔

یہ واقعہ اگرچہ کوئی چار سال پرانا ہے لیکن اس طرح کے واقعات اب بھی ہوتے رہتے ہیں۔ گزشتہ چند سالوں میں اس نوعیت کے ۲۶ واقعات ہو چکے ہیں۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ باوجود حضرت رحمۃ للعالمینؐ کی امت کہلانے کے پاکستانی مولویوں کی شقاوت قلبی یہودی مولویوں سے بھی بڑھ چکی ہے۔ کبھی سنا نہیں کہ حال میں انہوں نے کسی مزعومہ غیر یہودی کی قبر اکھیڑی ہو لیکن پاکستانی مولوی تو ۱۵ احمدیوں کی قبریں تک اکھاڑ چکے ہیں جن کو بعد میں پھر کہیں اور دفن کیا گیا۔ پتہ نہیں جن لوگوں کے ساتھ یہ زندگی بھر رہتے ہیں اگر وہ مرنے کے بعد بھی کہیں قریب میں آسوئیں تو ان کو ان سے کیا تکلیف پہنچتی ہے۔ مادی جسم کو مادی قبر سمیٹ لیتی ہے اور روح کو قبر اور قرآن کے مطابق تو "اخروی زندگی کا گھر ہی در حقیقت اصلی زندگی کہلا سکتا ہے۔ کاش کہ وہ لوگ جانتے (العنکبوت: ۶۵) ۔ ثواب عذاب کا تعلق تو اخروی زندگی کے گھر سے ہی ہے۔ کیونکہ دکھ سکھ تو وہیں ہو سکتا ہے جہاں زندگی ہو۔ اور اس کا تعلق مرنے کے بعد روح کے ساتھ ہوتا ہے نہ کہ جسم کے ساتھ۔

اصل بات یہ ہے کہ علماء سوء کے بارہ میں حضرت رسول کریم ﷺ کی وہ پیشگوئی ضرور پوری ہونی تھی جس میں آپؐ نے فرمایا تھا کہ "میری امت پر اسطرح کے حالات ضرور آئیں گے جو بنی اسرائیل (یعنی یہودیوں) پر آئے تھے اور وہ ان کے اس قدر مشابہ ہو جائیں گے جس طرح جوتے کے دو پاؤں .... الخ۔ (ترمذی کتاب الایمان بحوالہ Selected Sayings of the Holy Prophet of Islam . Islam International Pub: P.57)

اس لئے جب یہودی مولوی ایسے لوگوں کو اپنے قبرستانوں میں دفن نہیں ہونے دیتے جنہیں وہ اپنے زعم میں غیر یہودی سمجھتے ہیں تو کیسے ہو سکتا تھا کہ ان کے مثیل اور ہم رنگ مسلمان مولوی ایسے لوگوں کو اپنے قبرستانوں میں دفن ہونے دیں جنہیں وہ اپنے زعم میں غیر مسلم سمجھتے ہیں۔ سچ ہے وہ باہم یوں مشابہ ہو گئے ہیں جیسے ایک جوتی کے دو پاؤں۔

اگر آپ نے الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟ اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں ادائیگی فرما کر رسید حاصل کرلیں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع فرمائیں۔ رسید کٹواتے وقت اپنا AFC نمبر کا حوالہ ضرور درج کروائیں۔ شکریہ

(مینجر)

خطبہ جمعہ

روحانی انقلاب پیدا کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ بندے کے اندر ایک روحانی انقلاب چاہتا ہے

زمین پر بھی ایک معجزہ رونما ہونے والا ہے اور وہ احمدیت کے غلبے کا معجزہ ہے- اس غلبے کے معجزے میں آپ شامل ہوں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۹ر ستمبر ۱۹۹۷ء بمطابق ۱۹ر تبوک ۱۳۷۶ ہجری شمسی بمقام وینکوور (کینیڈا)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

الحمد للہ کہ مجھے خدا تعالیٰ نے یہ توفیق بخشی کہ آج میں آپ کے درمیان اس خطبے کے لئے کھڑا ہوں- اس سفر کا آغاز لطف الرحمان صاحب کی اس تجویز سے تھا کہ اگر میں وقت نکال سکوں تو الاسکا کا سفر اس سال کے لئے ایک اچھی تفریح ہوگی- کیونکہ مجھے سیر و سیاحت کا شوق بھی ہے اور پہلے ناروے میں جو سب شمال میں واقع ان کی نوک نکلی ہوئی ہے وہاں تک پہنچ کر وہاں بھی نماز جمعہ ادا کرنے کی توفیق ملی تھی تو اس خیال سے کہ یہاں بھی الاسکا میں جو سب سے زیادہ آخری شمالی حصہ ہے جمعہ وہیں آئے گا اور ہمیں خدا تعالیٰ کے فضل سے وہاں بھی ایک جمعہ پڑھنے کی توفیق ملے گی، میں نے بہت خوشی سے اس تجویز کو منظور کر لیا- خیال تھا کہ میں سب بچوں کو ساتھ لے کر سفر کروں مگر کچھ بچوں کو بعض ویزے کی دقتوں کی وجہ سے پیچھے رہنا پڑا مگر امید ہے انشاء اللہ جو بچے میرے ساتھ ہیں ان کے ساتھ بھی کافی خوشگوار سفر گزرے گا-

یہاں جو آج کا جمعہ ہے اس میں میں کچھ تاخیر سے پہنچا ہوں یعنی دس منٹ کے لگ بھگ تاخیر سے پہنچا ہوں- یہ تاخیر اندازے کی غلطی نہیں بلکہ اندازے کی بے یقینی ہونے کی وجہ سے ہے کیونکہ اندازہ امیر صاحب کا درست تھا کہ بیس منٹ کا رستہ ہے مگر آج رستے میں کچھ ایسی روکیں تھیں جن کی وجہ سے نسبتاً لمبا سفر اختیار کرنا پڑا اور یہ دس منٹ زائد اس کی وجہ سے لگے ہیں- اس لئے میں معذرت خواہ ہوں اس تاخیر کی وجہ سے- اب میں اصل مضمون کی طرف آتا ہوں-

آج سب سے پہلے سب سے بڑی خوشخبری گیمبیا سے آئی ہے- آج صبح جمعہ سے پہلے گیمبیا کے امیر صاحب نے ایک فیکس بھیجی ہے جو اس مباہلے کو بالآخر اختتام تک پہنچاتی ہے اور اس کے بعد اب جماعتوں کو کسی قسم کے تردد کی، فکر کی یا حکومت گیمبیا پہ تنقید کی ضرورت نہیں اب یہ تنقید بداخلاقی ہوگی- کل رات کو عزت مآب صدر گیمبیا نے پوری کیبنٹ کا اجلاس بلایا اور وہاں جماعت کا معاملہ رکھا- تمام کیبنٹ نے جس میں وزیر مذہبی امور و داخلہ بوجنگ صاحب بھی شامل ہیں انہوں نے متفقہ طور پر کچھ فیصلے کئے ہیں- اول یہ فیصلہ کہ آئندہ سے گیمبیا میں جماعت احمدیہ کے خلاف کسی شخص کو خواہ وہ نمائندہ حکومت کا ہو یا اپنی ذات میں کچھ کہنے والا ہو ریڈیو، ٹیلی ویژن کے علاوہ بھی جماعت کے خلاف کسی قسم کی بے ہودہ سرائی کی اجازت نہیں ہوگی اور جماعت کی عزت اور احترام کا ہر گیمبیا کے فرد بشر کو خیال رکھنا ہوگا-

دوسرا فیصلہ یہ ہے کہ حکومت یہ عہد کرتی ہے کہ جماعت احمدیہ کے مقاصد کو آگے بڑھانے کے لئے جماعت احمدیہ جو بھی کوششیں کرے گی اس میں حکومت ان کی پوری طرح معین اور مددگار ہوگی- تیسرا فیصلہ یہ کیا گیا ہے کہ تمام ڈاکٹرز، تمام سٹاف جو اس ملک کو چھوڑ گئے تھے ان کو قانونی طور پر دوبارہ اس ملک میں پوری شان کے ساتھ داخل ہونے کی اجازت ہے وہ جو چاہیں، جس طرح چاہیں کام کریں- اور جماعت کی ان خدمتوں کو جو جماعت بڑی دیر سے کر رہی ہے گیمبیا کی حکومت عزت کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور آج کے بعد یہ سلسلہ اختلافات کا کلیۃً بند کیا جاتا ہے- اسی قسم کے بعض اور امور ان کے کیبنٹ کے فیصلے میں داخل تھے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس مباہلے کی عظیم الشان کامیابی پر دلالت کرتے ہیں-

اور امر واقعہ یہ ہے کہ جب کوئی شخص یا کچھ لوگ اپنے نامناسب رویے میں خدا کے خوف سے تبدیلی پیدا کریں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس طرح فرمایا باوجود الٰہی خبروں کے کہ ان کے خلاف خدا کی تقدیر کام کرے گی، ایسے لوگ جو توبہ کرتے ہیں اور اپنے حالات کو بدلتے ہیں اللہ ان سے نرمی کا سلوک فرماتا ہے- پس اس بناء پر میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ تمام دنیا کی جماعتوں کو اب اس بات کو مد نظر رکھنا چاہئے کہ انہوں نے شرافت کا سلوک کیا ہے- ہماری شرافت کا تقاضا یہ ہے کہ حسب سابق گیمبیا کی ہر ممکن مدد کریں- دنیا کے ہر ملک سے جہاں تک گیمبیا کے عوام کی خدمت کا تعلق ہے جو بھی مدد ممکن ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کو جاری رکھیں- انشاء اللہ تعالیٰ-

دوسری بات میں کینیڈا سے متعلق کہنا چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ کینیڈا میں کچھ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے دولت عطا فرمائی ہے جن کا مزاج پہلے ہی سے خدمت دین کی طرف مائل تھا اور یہ جو سلسلہ ہے یہ سب دنیا میں جاری ہو چکا ہے اس کا صرف کینیڈا سے تعلق نہیں- امر واقعہ یہ ہے کہ کثرت کے ساتھ احمدیوں کو جو سب دنیا میں پھیلے پڑے ہیں اچانک ایسے مواقع مل رہے ہیں کہ وہ بڑی بڑی مالی کمپنیاں بنا رہے ہیں، بڑے بڑے ایسے مواقع ان کو نصیب ہیں کہ وہ لاکھوں سے کروڑوں میں داخل ہو گئے ہیں اور ان میں سے کسی کو سمجھ نہیں آرہی کہ یہ واقعہ کیا ہے- میں آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں کہ اس واقعہ میں دو باتیں ہیں جو میں نے کچھ عرصے سے محسوس کرنی شروع کیں- کچھ ایسے لوگ تھے جن کے پاس دولتیں تھیں مگر جماعت سے ان کا اخلاص کا تعلق نہیں تھا- جو کام کرتے تھے اس میں کچھ دکھاوا پایا جاتا تھا- اللہ تعالیٰ نے ان کو جیسے مکھن سے بال نکال کے پھینک دیا جاتا ہے اس طرح نکال کے باہر پھینک دیا اور جماعت کو اس کے نتیجے میں جو نقصان پہنچ سکتا تھا کوڑی کا بھی نقصان نہیں پہنچا بلکہ اس کے برعکس غیر معمولی طور پر خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کی مالی تائید فرمائی ہے- یہ سلسلہ کچھ عرصے سے جاری ہے- اور میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ مجھے کبھی بھی نئے کاموں کے لئے جماعت کو غیر معمولی طور پر کوشش کر کے بیچ میں شامل کرنے کی ضرورت نہیں پڑی- میں حسب توفیق اعلان کرتا ہوں اور بارش کی طرح اس ضرورت کے لئے روپیہ گرنا شروع ہو جاتا ہے اور کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی مجھے مالی فکر نہیں ہوئی حالانکہ جماعت نے اس عرصے میں بہت بڑے بڑے منصوبے بنائے ہیں، بہت بڑے بڑے منصوبوں پہ کام کر کے ان کو مکمل کیا ہے- خود یہ جگہ جہاں ہم آج بیٹھے ہوئے ہیں اس کا حاصل ہونا بھی ایک معجزہ ہے ورنہ ابتداء میں یہ جگہ ہمارے ہاتھ سے نکل گئی تھی کیونکہ ابتداء میں آٹھ لاکھ کی جماعت احمدیہ نے مجھ سے BID منظور کروائی تھی اور بجائے اس کے کہ مجھے لکھتے کہ کچھ زیادہ کر دیں اسی پہ مٹھی بند کر کے قائم بیٹھے رہے- نتیجہ یہ نکلا کہ ہماری BID سے بڑی بڈیں (BIDS) یعنی اور زیادہ پیشکشیں غیروں نے کیں- اور صاف ظاہر تھا کہ اب یہ جگہ ہمارے ہاتھ سے نکل گئی- مگر آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ تقدیر الٰہی کس طرح کام کرتی ہے- تقدیر الٰہی نے ایسا کام کیا کہ پہلی بولی میں کچھ قانونی سقم پیدا ہوئے اور اس وقت پیدا ہوئے جبکہ ہمیں معلوم ہو گیا تھا کہ سب نے کتنی کتنی بولی دینی ہے اور ان اسقام کے نتیجے میں مجبوراً ان کو پہلی تمام بولی کو منسوخ کرنا پڑا- جب وہ منسوخ ہو گئی تو پھر اس کے بعد دوبارہ بولی مانگی گئی تو ہمیں پتہ تھا کہ کس نے کیا بولی دی ہے، سب کو پتہ لگ گیا تھا- اس کے بعد بھی یہ لوگ اسی طرح اکڑ کے بیٹھے رہے کہ ہم نے بولی آگے نہیں بڑھانی- اللہ تعالیٰ لطف الرحمٰن صاحب کو جزاء دے انہوں نے کہا یہ تم کیا حماقت کر رہے ہو، نظر آرہی ہے ساری بولی، بڑھاؤ میں ذمہ دار ہوں- آپ اجازت بھی مانگیں، ضرور مانگیں لیکن میں آپ کو بتاتا ہوں کہ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ ہم اس رقم کو پورا نہ کر سکیں- اس لئے آپ آگے بڑھیں اور بولی دیدیں- چنانچہ آٹھ لاکھ کی بجائے نو لاکھ کی بولی دے دی گئی اور سب سے اونچی جو بولی تھی وہ

پندرہ ہزار ہم سے پیچھے رہی۔ تو اس طرح اللہ تعالیٰ نے یہ جگہ ہمیں دلوادی جس کے حاصل کرنے کا بظاہر کوئی امکان نہیں تھا۔ مجھ سے رستے میں ہی لطف الرحمٰن صاحب نے اس خواہش کا بھی اظہار کیا ہے کہ ان کے اباجان ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ تمہیں بھی خدا توفیق دے تو کوئی مسجد ساری کی ساری تم بنواؤ۔ تو انہوں نے کہا ہے کہ اب میں وعدہ ساری کی ساری کا تو ابھی نہیں کر سکتا، یا غالباً کیا ہوگا تو میرے کانوں نے سنا نہیں، مگر انہوں نے کہا ہے کہ میری دلی خواہش ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے تو یہ جو بعد کا کافی بڑا کام ہے، نو لاکھ ڈالر دینے کے بعد جب زمین ہمیں مل گئی تو بعد میں جو مسجد کی تعمیر کا بڑا کام ہے اس میں انہوں نے اپنی ذاتی زیادہ سے زیادہ شمولیت کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق بخشے۔

یہ جو مالی اضافے ہو رہے ہیں ان کے متعلق میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ کچھ دیر پہلے جبکہ جماعت کا بجٹ ابھی چند کروڑ نہیں تھا میں نے جماعت کو مطلع کیا تھا کہ میں جس طرح اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور فضلوں کو دیکھ رہا ہوں مجھے یقین ہے کہ اگلی صدی سے پہلے جماعت کا بجٹ کروڑوں کی بجائے اربوں میں ہو جائے گا۔ یہ اس وقت کہا تھا جب ابھی بیس پچیس کروڑ کے پھیر میں بات چل رہی تھی اور سارا ریکارڈ موجود ہے الفضل میں۔ چنانچہ خدا کے فضل سے خدا تعالیٰ کی تقدیر پر نظر رکھتے ہوئے، یہ جانتے ہوئے کہ جب بھی کوئی بڑا ابتلا آیا ہے اس کے بعد جو اَنفس کی ترقی ہے اس کے ساتھ اموال میں بھی غیر معمولی ترقی ہوئی ہے۔ بعض ابتلاؤں کی میں نے نشاندہی کی، تاریخی طور پر آپ کو پڑھ کے سنائے کہ دیکھو جب پہلا ابتلا آیا تو جماعت کے چندے ہزاروں میں تھے۔ جب دوسرا بڑا ابتلا آیا تو لاکھوں میں تھے۔ جب تیسرا بڑا ۷۴ء والا ابتلا آیا تو کروڑوں میں داخل ہو گئے اور اب جو عالمگیر سطح پر جماعت کے خلاف ایک مخالفت کا ہنگامہ اٹھا ہے، اس لئے اس کے پیش نظر **مجھے یقین تھا کہ اگلی صدی سے پہلے جماعت کروڑوں کی بجائے اربوں میں داخل ہو جائے گی۔ پس جو حالات اب دکھائی دے رہے ہیں ان کے نتیجے میں میں یقین سے آپ کو کہتا ہوں کہ انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ دو تین سال کی بات ہے آپ بھی دیکھیں گے اور میں بھی دیکھوں گا اور سب دنیا دیکھے گی۔**

جہاں تک جماعت احمدیہ کینیڈا کے کاموں کا تعلق ہے کچھ شکوہ بھی آپ سے کرنا ہے۔ کہتے ہیں نا 'خوگر حمد ہم سے تھوڑا سا گلہ بھی سن لے'۔ آپ لوگوں نے بہت وعدے کئے تھے، انفرادی طور پر بھی مجھے خط لکھے اور جماعتی طور پر بھی ریزولیوشن پاس کئے کہ ہم تبلیغ کے میدان میں انشاء اللہ بہت آگے قدم بڑھائیں گے۔ لیکن جو رپورٹیں مجھے مل رہی ہیں ان رپورٹوں میں ان وعدوں کے پورا کرنے کی طرف کوئی معین قدم نہیں اٹھائے جا رہے۔ حالانکہ جو وعدے کئے گئے ہیں وہ انفرادی طور پر مشکل نہیں ہیں۔ تبلیغ کا نظام قطروں کی طرح چلتا ہے اور قطرہ قطرہ گرنے سے بعض دفعہ بڑے بڑے سمندروں میں بھی طوفان برپا ہو جاتے ہیں۔ پس بارش قطروں کی طرح بنتی ہے اور آسمانی فیض کی بارش بھی جو خدا تعالیٰ کے بندوں کے ساتھ منسلک ہوتی ہے وہ بھی قطروں کی طرح ہوتی ہے۔ پس جتنے بندے خدا کی راہ میں اپنے قطرات پیش کریں اس سے بہت زیادہ آسمان سے خدا تعالیٰ کے فضلوں کی بارش برسا کرتی ہے۔ یہ ایک خیالی بات نہیں، کوئی رومانی تصور نہیں، یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کو میں نے ہمیشہ دیکھا اور اگر تاریخ مذہب کا مطالعہ کریں تو آپ کو اس حقیقت کے سوا اور کوئی حقیقت دکھائی نہیں دے گی۔ قطروں کا آغاز جو آسمانی رحمت کے قطرے ہیں زمین پر بندوں سے ہوتا ہے، افراد سے بات چلتی ہے۔ ان کی دعائیں، ان کے دلوں کی پاک تبدیلیاں ابر رحمت کو کھینچ لاتی ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ جو بے شمار دینے والا ہے وہ گنتی کا حساب چھوڑ دیتا ہے۔ پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے کثرت سے آسمان سے وہ بارشیں برستی ہیں جو دنیا میں کایا پلٹ دیا کرتی ہیں، پاک تبدیلیاں پیدا کیا کرتی ہیں۔

کینیڈا کے احمدیوں کا فرض ہے کہ اس حقیقت کو جانیں اور پہچانیں اور اپنی انفرادی کوشش کو یعنی ہر فرد بشر اپنی انفرادی کوشش کو اس راہ میں ڈال دے اور دعا کر کے ڈالے اور اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کرے کہ وہ اپنے اندر تمام ضروری پاک تبدیلیاں پیدا کرے گا۔ یہ وہ بنیادی چیز ہے جس کی طرف میں آج آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ ہر احمدی کی خواہش کے پورا ہونے کے درمیان کچھ اقدامات ہیں جو ضرور کرنے ہوں گے۔ بہت سے انسان ہیں جن کی بڑی بڑی خواہشیں ہوتی ہیں، خدا ہمیں زمین دے، اس کے بعد سبزہ زار دے، بڑے بڑے باغ بنائیں، بہت عظیم الشان کوٹھیاں اور محل تعمیر کریں۔ کئی خواہشیں ہیں جو انسان سے لپٹی ہوئی ہیں۔ مگر وہ خواہشیں محض اس لئے تو پوری نہیں ہو جایا کرتیں کہ خواہش ہے۔ ان کی طرف قدم بڑھانے کی ضرورت ہوتی ہے اور حکمت کے ساتھ۔

بہت سے لوگوں میں زمیندارہ کی صلاحیتیں نہیں ہوتیں۔ وہ جتنی اونچی خواہش کریں اتنی ہی تیزی سے ان کا سارا سرمایہ برباد ہو جاتا ہے۔ بڑے بڑے منصوبے بناتے ہیں سب کچھ مٹی میں ڈوب جاتا ہے اور پھر نکلتا نہیں۔ کئی تجارت کے بڑے خواہاں ہوتے ہیں اور بڑے بڑے قرضے لے کر بھی تجارتیں شروع کر دیتے ہیں اور بالآخر گھر کا سازوسامان بھی بیچنا پڑتا ہے۔ محض خواہش کافی نہیں، خواہش پورا کرنے کی صلاحیت ضروری ہے۔ اگر خواہش پورا کرنے کی صلاحیت ہو تو دو کوڑی سے بھی انسان اپنے کام چلا لیتا ہے۔ دنیا میں بڑے بڑے Millionaires رہتے ہیں جو نہایت معمولی کام کیا کرتے تھے اور ان میں صلاحیت موجود تھی۔ پس اس صلاحیت کو جب انہوں نے اپنی خواہش کے مطابق ڈھالا تو حیرت انگیز تبدیلیاں پیدا ہوئیں۔ ان کے ناموں کی تفصیل کی ضرورت نہیں، دنیا میں ان کے نام چھپے ہیں، پھیلے پڑے ہیں۔ کچھ بھی نہیں تھا ان کے پاس لیکن خدا تعالیٰ نے ان کی صلاحیت کو قبولیت سے نوازا اور بہت بہت بڑے بڑے Millionaires بلکہ Billionaires ان میں سے پیدا ہو گئے۔

تو آپ اگر تبلیغ کی خواہش رکھتے ہیں، اگر آپ تبلیغ کی خواہش کے مطابق کچھ کام بھی کرتے ہیں اور پھل نہیں لگتا تو پہلی بات سوچنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ کچھ ٹھہریں اپنے نفس پر غور کریں۔ لازماً اس لئے پھل نہیں لگتا کہ آپ میں صلاحیت نہیں ہے اور جس صلاحیت کی میں بات کرنے لگا ہوں وہ صلاحیت پاک تبدیلی کی صلاحیت ہے۔ **جب تک انسان کے اندر ایک غیرمعمولی پاک تبدیلی پیدا نہ ہو اس کی تبلیغ کی محنت اور کوششوں کو پھل نہیں لگ سکتا۔** یہ مضمون میں بار بار پہلے بھی کھول چکا ہوں آج پھر اس مضمون کو دہرانے لگا ہوں کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ کینیڈا کی سرزمین پر اس مضمون کو دہرانا لازم ہے۔ آپ سب کو میں مخاطب کر کے یہ باتیں سمجھا رہا ہوں۔

روحانی انقلاب پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ بندے کے اندر ایک روحانی انقلاب چاہتا ہے۔ جو شخص یہ فیصلہ کرے وہ سب سے پہلے اپنے اندر ایک روحانی انقلاب پیدا کر کے دکھائے۔ اگر ایسا نہیں کرے گا تو جن لوگوں کو خدا کے رستے کی طرف بلائے گا عملاً وہ رستہ خدا کا رستہ نہیں ہوگا وہ ان کی ذات کا رستہ ہوگا جو خدا سے دوری کا ایک رستہ ہے۔ یہ تفصیل میں پہلے کھول کر مثالوں سے ثابت کر چکا ہوں۔ آج میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس آپ کے سامنے رکھتا ہوں اس کو غور سے سنیں اور جان لیں کہ انسان کے اندر خدا کے رستے کی طرف بلانے اور خدا تعالیٰ تک پہنچانے کے لئے جو طاقتیں ہیں وہ آسمانی فضل کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اور **جب تک خدا کی تقدیر آپ کے اندر کوئی پاک تبدیلی نہ دیکھے وہ غیرمعمولی طاقتیں آپ کو نصیب نہیں ہوسکتیں جو دنیا کی کایا پلٹ دیا کرتی ہیں۔**

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "قرآن شریف کی زبردست طاقتوں میں سے ایک یہ طاقت ہے کہ اس کی پیروی کرنے والے کو معجزات اور خوارق دیئے جاتے ہیں"۔ معجزے سے مراد یہ ہے کہ اس کی خاطر اللہ تعالیٰ کئی ایسے نمونے دکھاتا ہے جو عام دنیا کی تدبیر کے نتیجے میں پیدا نہیں ہوا کرتے۔ سب سے بڑھ کر معجزے یا معجزوں کا فیض پانے والا انسان خود جانتا ہے، وہ جانتا ہے کہ کس طرح چھوٹی چھوٹی باتوں میں ایسی غیر معمولی باتیں بظاہر اتفاقاً پیدا ہو گئیں جنہوں نے مل کر اس کے کام کو ایسی غیر معمولی طاقت بخشی کہ وہ اپنی تکمیل کو پہنچ جائے۔ ایسی مثالیں بے شمار ہیں۔ میں اپنی زندگی کے تجربے سے اور اپنے ماحول میں احمدیوں کی زندگی کے تجربے سے اور اکثر ان کے خطوط سے یہ جانتا ہوں کہ سب سے بڑا معجزے کا قائل وہ شخص ہوتا ہے جو خود معجزہ دیکھتا ہے، اس کے گرد و پیش معجزہ بن رہا ہوتا ہے اور وہ کامل

SATELLITE WAREHOUSE

Muslim TV AHMADIYYA

CNN

Watch Huzur everyday on Intelsat
We deal with systems available for all satellites in the world
Receivers, Decoders, Dishes, Smart Cards,
Installations and Much, Much More

Mail Order and International Export Service Available
We accept credit cards
Call for competitive prices
Contact us for details at:

Signal Master Satellite Limited
Unit 1A- Bridge Road, Camberley
Surrey GU 15 2QR ENGLAND
Tel: (01276) 20916 Fax: (01276) 678740

SKY

ZEE TV

یقین سے جانتا ہے کہ یہ اتفاقات کا نتیجہ نہیں، یہ تقدیر الٰہی ہے جو کام کر رہی ہے-

اس ضمن میں ایک لفظ ہے جس کو خوارق کہتے ہیں- حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے خوارق کا لفظ بڑی گہرائی اور حکمت سے استعمال فرمایا ہے- آپؑ فرماتے ہیں روزمرہ کے قوانین میں انسان سے کچھ نیکیوں کی توقع ہوتی ہے اگر اسکی نیکیاں روزمرہ کے قوانین سے بڑھ جائیں اور حیرت انگیز عام انسان سے ہٹ کر ایک الگ راہ اختیار کریں تو اللہ تعالیٰ کی یہ تقدیر بھی ایسے بندے کے لئے عام قوانین سے ہٹ کر ایک الگ راہ اختیار کرتی ہے اور حیرت انگیز واقعات پیدا ہوتے ہیں جس کو دنیا سمجھ نہیں سکتی کہ کیوں ایسا ہوا کیونکہ بظاہر دنیا کے قوانین کے مطابق نہیں ہوا کرتے- جیسے انسانی فطرت کے قوانین سے ہٹ کر ایک شخص نے خدا کی خاطر کام کیا اسی طرح اللہ اپنے قوانین سے بالا اور بظاہر ان سے ہٹ کر ایک کام کرتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کو اپنے قوانین توڑنے کی ضرورت نہیں ہوا کرتی- اس کے قوانین کے دائرے ہیں جو ایک کے بعد دوسرے دائرے اس طرح چلتے ہیں کہ نچلے دائرے والے لوگ اوپر کے دائرے کے کاموں کو نہیں سمجھ سکتے-

اور ایک دوسری بات یہ نہ سمجھنے کی کہ ایک خارق کس طرح وجود میں آتا ہے یہ ہے کہ اس زمانے کی سائنس کے مطابق ایک بات ناممکن الوقوع ہے اگر وہ بات ہوئی تو گویا اس نے سائنس کے تخمینوں کو توڑ کے رکھ دیا اور ایسی بات ہونا ممکن ہی نہیں- لیکن ہزار سال بعد یا دو ہزار سال بعد پھر سائنسدانوں کی نظر انہی واقعات پر پڑتی ہے تو وہ سمجھ لیتے ہیں اور بتا سکتے ہیں کہ وہ کون سے غیر معمولی واقعات ہوئے تھے جنہوں نے اپنے وقت میں ایک اعجاز دکھایا، ایسا اعجاز جو قانون قدرت میں عموماً ممکن نہیں ہے- بہت سی مثالیں اس وقت میرے ذہن میں بھی ہیں مگر میں سمجھتا ہوں کہ خطبہ لمبا ہو جائے گا ان کو میں چھوڑتا ہوں، کچھ ایسی مثالیں ہیں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے خود اپنے اس کلام میں دے دی ہیں- پس میں سرِ دست انہی پر اکتفاء کروں گا-

فرماتے ہیں قرآن کریم کی "پیروی کرنے والے کو معجزات اور خوارق دیئے جاتے ہیں اور وہ اس کثرت سے ہوتے ہیں کہ دنیا ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی چنانچہ میں یہی دعویٰ رکھتا ہوں"- یہ دعویٰ ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا- "چنانچہ میں یہی دعویٰ رکھتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ اگر دنیا کے تمام مخالف، کیا مشرق کے اور کیا مغرب کے ایک میدان میں جمع ہو جائیں اور نشانوں اور خوارق میں مجھ سے مقابلہ کرنا چاہیں تو میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اور توفیق سے سب پر غالب رہوں گا- اور یہ غلبہ اس وجہ سے نہیں ہوگا کہ میری روح میں کچھ زیادہ طاقت ہے بلکہ اس وجہ سے ہوگا کہ خدا نے چاہا ہے کہ اس کے کلام قرآن شریف کی زبردست طاقت، اس کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی روحانی قوت اور اعلیٰ مرتبت کا میں ثبوت دوں"-

یہ ساری باتیں کتابوں میں لکھی ہوئی اور سنت میں مذکور تاریخ کا حصہ بنی رہیں گی اور عملاً دنیا کے سامنے ان معجزات کو ایک زندہ صورت میں دکھانے والا اور کوئی نہیں رہے گا اور ہر زمانہ ایک زندہ مثال کو چاہتا ہے- ہر زمانہ چاہتا ہے کہ وہ باتیں جو ماضی میں گویا ایک افسانہ بن گئی تھیں وہ پھر حقیقت کے طور پر دنیا میں رونما ہوں تاکہ دنیا جان لے کہ یہ سچی باتیں ہیں اور خدا تعالیٰ اسی طرح دنیا میں عمل دکھاتا ہے- حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرما رہے ہیں کہ یہ وجہ ہے کہ مجھے اس دور میں خدا تعالیٰ نے اس کام کے لئے چنا ہے- لیکن ساتھ ہی اپنے انکسار کی وجہ سے فرماتے ہیں کہ یہ بات نہیں کہ میری روح میں کچھ زیادہ طاقت ہے- انکسار بھی ہے یہ اور حقیقت بھی- روح میں ذاتی طور پر زیادہ طاقت نہیں لیکن روح القدس کی طاقت سے مل کر الٰہی منشاء کے مطابق ڈھل کر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی روح میں ایک غیر معمولی طاقت تھی اور یہ ایسی روحانی طاقت ہے جس کا آپ مشاہدہ کر سکتے ہیں- آپ سب بھی دیکھ سکتے ہیں، اپنی ذات میں دیکھ سکتے ہیں، اپنے گردوپیش اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر سکتے ہیں کہ واقعتہً روحوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے منشاء کے مطابق بعض غیر معمولی طاقتیں عطا ہوتی ہیں جو روح القدس سے تائید پاتی ہیں اور طاقت رکھنے والا انسان بھی جان لیتا ہے کہ مجھ میں ایک غیر معمولی طاقت پیدا ہو چکی ہے اور دنیا بھی اس کو دیکھتی ہے اور اس کی طاقتوں کو پہچانتی ہے- فرماتے ہیں "خدا تعالیٰ نے مجھے توفیق دی ہے کہ میں اس کے عظیم الشان نبی اور اس کے قوی الطاقت کلام کی پیروی کرتا ہوں اور اس سے محبت رکھتا ہوں اور وہ خدا کا کلام جس کا نام قرآن شریف ہے جو ربانی طاقتوں کا مظہر ہے میں اس پر ایمان لاتا ہوں اور قرآن شریف کا یہ وعدہ ہے کہ لهم البشریٰ فی الحیٰوة الدّنیا اور یہ وعدہ ہے کہ ایّدَهُم بِروحٍ مّنه اور یہ وعدہ ہے یجعل لکم فُرقاناً اس وعدہ کے موافق خدا نے یہ سب مجھے عنایت کیا ہے"-

اب یہ تین چیزیں ہیں جن کا وعدہ ہر ایک سے ہے- یہ خیال درست نہیں کہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ ہے- ہر فرد بشر سے اللہ تعالیٰ قرآن کی معرفت یہ وعدہ کرتا ہے- یہ تین باتیں اس پر فرض ہو جاتی ہیں کہ وہ ضرور ایسا کر کے دکھائے گا اس لئے اپنی ذات کو ان وعدوں سے محروم کیوں رکھتے ہیں- پہلا ہے ﴿لهُمُ البُشریٰ فی الحیٰوة الدّنیا﴾- ان کے لئے اس دنیا ہی میں خوشخبری ہے- پس وہ لوگ جو خدا سے تائید پاتے ہیں وہ بے یار و مددگار نہیں چھوڑے جاتے- یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ان کو اس دنیا میں وہ خوشخبریاں نہ ملیں جو بہت سے نیک کہلانے والے لوگ آخرت سے منسوب کر دیتے ہیں کہ آخرت میں ملیں گی- اس دنیا میں بھی خدا تعالیٰ ان کو ضرور خوشخبریاں دیتا ہے-

اور دوسرا وعدہ یہ ہے ﴿ایّدهم بروحٍ مّنه﴾- روح القدس سے ان کی تائید ہوتی ہے- ایسے حالات میں وہ باتیں کہتے ہیں جو بظاہر ناممکن حالات ہوتے ہیں- مگر جو روح القدس ہے اس کی تفصیل میں یہاں جانے کی ضرورت نہیں پہلے میں بیان کر چکا ہوں کہ روح القدس کی کیا حقیقت ہے- مگر جو بھی حقیقت ہے وہ ایک غیر معمولی طاقت ہے جو جب ساتھ دینا شروع کرتی ہے تو پھر کبھی نہیں چھوڑتی- روح القدس کی دیگر صفات میں سے ایک یہ صفت ہے- روح القدس اس شخص کی الٰہی تائید کو نہیں کہتے جو تائید بعد میں اس کی بداعمالیوں کی وجہ سے یا بدنصیبی سے اس کا ساتھ چھوڑ دے- ایسی تائید کو اس وقت جبکہ یہ تائید ہو رہی ہو اعجازی تائید کہا جا سکتا ہے، اللہ کی طرف سے تائید کہا جا سکتا ہے مگر اگر وہ چھوڑ دے تو وہ تائید روح القدس کی تائید نہیں- کئی لوگ سمجھتے نہیں کہ عام تائید میں اور روح القدس کی تائید میں فرق کیا ہے- یہ بنیادی فرق ہے- روح القدس یعنی پاکی کی روح کی تائید یہ ایک ایسی تائید ہے جو زندگی بھر پھر کبھی اس کا ساتھ نہیں چھوڑتی- ناممکن ہے کہ روح القدس اترے اور پھر انسان کو بے یار و مددگار چھوڑ کے واپس چلا جائے-

تیسری بات آپؑ فرماتے ہیں ﴿یجعل لکُم فُرقاناً﴾ تمہارے لئے فرقان بھی پیدا کرے گا یعنی دنیا تمہارے اور تمہارے غیر کے درمیان فرق محسوس کرے گی اور وہ الٰہی فرقان وہ فرق دکھا دے گا جو خدا کے بندوں میں اور ان میں جو خدا کے بندے نہیں بننا چاہتے ایک فرق کر کے دکھایا کرتی ہے- فرمایا یہ سب مجھے عنایت کیا ہے- اب اس کی تفصیل میں فرماتے ہیں کہ جو لوگ سچے دل سے قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں ان کو یہ یہ نشان جن کا ذکر ہے ان ان صورتوں میں دکھائے جاتے ہیں- ان کو مبشر خوابیں اور الہام دیئے جائیں گے یعنی بکثرت دیئے جائیں گے ورنہ شاذ و نادر کے طور پر کسی دوسرے کو بھی سچی خواب آ سکتی ہے مگر ایک قطرے کو ایک دریا کے ساتھ کچھ نسبت نہیں اور ایک پیسے کو ایک خزانے سے کچھ مشابہت نہیں-

اور پھر فرمایا کہ کامل پیروی کرنے والوں کی روح القدس سے تائید کی جائے گی یعنی ان کے فہم اور عقل کو غیب سے ایک روشنی ملے گی اور ان کی کشفی حالت نہایت صفا کی جائے گی اور ان کے کام اور کلام میں تاثیر رکھی جائے گی اور ان کے ایمان نہایت مضبوط کئے جائیں گے- پھر فرمایا کہ خدا ان میں اور ان کے غیر میں ایک فرق بیّن رکھ دے گا- جو پہلے میں نے روح القدس کی علامتوں میں سے ایک بیان کی ہے وہ اگرچہ یہاں بیان نہیں ہوئی مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دوسرے کلام سے واضح طور پر وہی روح القدس کی تعریف فرمائی گئی ہے جو میں نے آپ کے سامنے رکھی تھی اور چونکہ یہ باتیں آپ نے سنی تھیں، جو بات نہیں سنی تھی وہ میں نے اس مضمون میں داخل کر دی ہے کہ روح القدس کی ایک واضح علامت دیکھنے والا یہ محسوس کرے گا کہ روح القدس پھر چھوڑے گی نہیں-

اور یہ باتیں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائی ہیں یہ ہیں 'فہم اور عقل کو غیب سے ایک روشنی ملے گی'- عام طور پر ایک انسان بظاہر دنیا میں بے وقوف دکھائی دیتا ہے لیکن جب وہ تقویٰ میں ترقی کرتا ہے تو اسے روح القدس ایک ایسی عقل عطا فرماتی ہے کہ سادہ، دیکھنے میں بالکل سادہ انسان ایسا ایسا کلام کرتا ہے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے اور ایسے کلام کرنے والے میں نے احمدیوں میں بھی بہت دیکھے ہیں- ان پڑھ لوگ، زمیندار لوگ، بظاہر ان کو دنیا کے مسائل کا علم نہیں مگر تقویٰ کی وجہ سے اور روح القدس کی

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ

سلامی اور شنکن

(SALAMI & SCHINKEN)

عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہمہ وقت حاضر،

پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون

احمد برادرز

خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواہشمند حضرات بذریعہ

ٹیلیفون فری سروس سے فائدہ اٹھا کر بازار سے بارعایت اور تازہ مال حاصل کر سکتے ہیں

آج ہی رابطہ کیجئے

CH. IFTIKHAR & BROTHERS

TEL: 04504-201 FAX & TEL:04504-202

وجہ سے ان کا دماغ روشن ہو چکا ہوتا ہے- وہ جب بھی بات کرتے ہیں گہری فراست کی بات کرتے ہیں- فرمایا 'عقل کو غیب سے ایک روشنی ملے گی اور ان کی کشفی حالت نہایت صاف کر دی جائے گی'-

کشفی حالت کے صاف کئے جانے کا مطلب یہ ہے کہ عام طور پر لوگ اونگھ کی حالت میں جو محسوس کرتے ہیں اسے کشف سمجھ لیتے ہیں اور ایسا تجربہ بارہا ہوا ہے اور ایسے لوگ پھر ٹھوکر کھا کر بہت دور بھی نکل جاتے ہیں کہ وہ اپنے نفس کے خیالات کو جو اونگھ کی حالت میں بعض دفعہ زبان پہ بھی جاری ہو جاتے ہیں، بعض دفعہ تصویری صورت میں بھی ظاہر ہوتے ہیں ان کو خدا کا کلام سمجھ کر وہ اس پر اتنا تکبر شروع کر دیتے ہیں کہ اگر انہیں سمجھایا جائے کہ خدا ایسے لغو کلام نہیں کیا کرتا، تمہارا وہم ہے کہ یہ خدا نے تمہیں کہا ہے- وہ انکار کر دیں گے اور کہیں گے نہیں ہم جانتے ہیں خدا نے ہم سے کلام کیا ہے- لیکن وہ صاف کلام نہیں ہوتا- اس کا ثبوت یہ ہے کہ وہ باتیں جو وہ بیان کرتے ہیں وہ کبھی بھی پوری نہیں ہوتیں- خدا کا کلام اور وہ دنیا میں پورا نہ ہو، خدا کا کلام جو ایسا ابہام رکھتا ہو کہ کچھ سمجھ میں نہ آئے کہ آخر اس کا مقصد کیا ہے ایسے لوگ سمجھتے ہیں کہ ہمارے نفس کی بڑائی کا ایک نشان ہے- وہ نشان سمجھتے رہیں مگر اتنے ہی رہتے ہیں جتنے پہلے دن تھے بلکہ بعض دفعہ آخری عمر میں اور بھی چھوٹے ہو جاتے ہیں- کوئی ان کے کلام کو خدا کا کلام نہیں سمجھتا- وہ کلام خود نہیں بولتا، اس کے اندر طاقت نہیں کہ فرقان کے طور پر دنیا کو دکھا سکے کہ یہ خدا کا کلام ہے-

پس جن کو روشنی ملتی ہے ان کی کشفی حالت نہایت صفا کی جائے گی اور 'ان کے کلام اور کام میں تاثیر رکھی جائے گی اور ان کے ایمان نہایت مضبوط کئے جائیں گے' اور پھر فرمایا کہ خدا ان میں اور ان کے غیر میں ایک فرق بیّن رکھ دے گا" یعنی بمقابل ان کے باریک معارف کے جو ان کو دیئے جائیں گے اور بمقابل ان کرامات اور خوارق کے جو ان کو عطا ہوں گی دوسری تمام قومیں عاجز رہیں گی- چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ قدیم سے خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ پورا ہوتا چلا آتا ہے اور اس زمانے میں ہم خود اس کے شاہد رؤیت ہیں"- شاہد رؤیت بہت مزیدار اور ایک نئی ترکیب ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہاں Coin کی ہے یعنی اس کو خود بنایا ہے- رؤیت ایک اور چیز ہے کہ کسی چیز کو دیکھ لینا لیکن شاہد رؤیت کا مطلب یہ ہے کہ بعینہ اس رؤیت کے سامنے کھڑے ہوں اور یہ گواہی دے سکیں کہ جیسے واقعۃً یہ واقعہ میری آنکھوں کے سامنے گزرا ہے-

"یہ تو ہم نے قرآن شریف کی اس زبردست طاقت کو بیان کیا ہے جو اپنی پیروی کرنے والوں پر اثر ڈالتی ہے- لیکن وہ دوسرے معجزات سے بھی بھرا ہوا ہے- اس نے اسلام کی ترقی اور شوکت اور فتح کی اس وقت خبر دی تھی جب کہ آنحضرت ﷺ مکہ کے جنگلوں میں اکیلے پھرا کرتے تھے اور ان کے ساتھ بجز چند غریب اور ضعیف مسلمانوں کے اور کوئی نہ تھا اور جب قیصر روم ایرانیوں کی لڑائی سے مغلوب ہو گیا اور ایران کے کسریٰ نے اس کے ملک کا ایک بڑا حصہ دبا لیا تب بھی قرآن شریف نے بطور پیشگوئی کے یہ خبر دی کہ نو برس کے اندر پھر قیصر روم فتح یاب ہو جائے گا اور ایران کو شکست دے گا چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا"- اب یہ وہ معجزات ہیں اور تائیدات الٰہیہ ہیں جو خود بول رہی ہیں- ایسے واقعات اگر کوئی شخص دکھا سکتا ہے تو بتائے اور پیش خبریاں کرے کہ یہ واقعہ ہونے والا ہے جب کہ اس کا نام و نشان بھی کوئی نہ ہو-

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمارہے ہیں کہ قرآن جب بولتا ہے تو اپنے حقائق اور دلائل ساتھ رکھتا ہے، خود ثابت کرتا ہے کہ کس طرح وہ اپنے کلام میں سچا ہے- دوسری بات جو بہت اہم ہے جو آجکل اس زمانے کے فلسفیوں اور سائنسدانوں کی محل نظر ہے وہ یہ ہے "ایسا ہی شق القمر کا عالی شان معجزہ جو خدائی ہاتھ کو دکھلا رہا ہے قرآن شریف میں مذکور ہے کہ آنحضرت ﷺ کی انگلی کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور کفار نے اس معجزے کو دیکھا- اس کے جواب میں یہ کہنا کہ ایسا وقوع میں آنا خلاف علم ہیئت ہے یہ سراسر فضول باتیں ہیں کیونکہ قرآن شریف تو فرماتا ہے ﴿اقتربت السّاعة وانشقّ القمرُ و ان یّروا ایةً یُعرِضوا و یقولوا سحرٌ مستمرٌ﴾ یعنی قیامت نزدیک آگئی اور چاند پھٹ گیا اور کافروں نے یہ معجزہ دیکھا اور کہا کہ یہ پکا جادو ہے جس کا آسمان تک اثر چلا گیا ہے- اب ظاہر ہے کہ یہ نیا دعویٰ نہیں بلکہ قرآن شریف تو اس کے ساتھ ان کافروں کو گواہ قرار دیتا ہے جو سخت دشمن تھے اور کفر پر ہی مرے تھے"-

یہ علم ہیئت کی طرف سے اس معجزے پر اعتراض کرنے والوں کے لئے ایک ایسا جواب ہے جو اس وقت بھی قوی تھا اور آج بھی قوی ہے کیونکہ قرآن کریم نے یہ نہیں فرمایا کہ دیکھو چاند دو ٹکڑے ہو گیا بلکہ اس کے ساتھ وہ کافر جو سارے ماحول میں غالب اکثریت رکھتے تھے ان کی طرف اشارہ کر کے ایک پیشگوئی بھی کر دی کہ وہ یہ کہیں گے کہ یہ جادو ہے اور ایسا جادو ہے جو مستمرّ ہے یعنی اس قسم کے جادو وہ شخص محمد کر کے دکھاتا رہتا ہے- اب یہ جو اعجاز ہے قرآن کریم کا کہ دشمنوں کو گواہ ٹھہرایا اور ان کے گواہ ٹھہرانے کو ایک پیشگوئی کے طور پر بیان کیا اور ان کو توفیق نہیں دی کہ اس گواہی کا انکار کر سکیں، جب آنحضرت ﷺ نے قمر کی طرف یعنی چاند کی طرف انگلی اٹھائی تو فرمایا دو ٹکڑے ہوتے ہوئے دیکھا اور فرمایا 'یقولوا' یہ کہیں گے یہ لوگ کہ سحرٌ مستمرٌ- یہ جادو ہے جو ہمیشہ دکھایا جاتا ہے' تو یہ پیشگوئی کرنا اور مخالفین میں سے ایک کو بھی توفیق نہ دینا کہ وہ تائیدی گواہی نہ پیش کریں اور انکار کر دیں کہ ایسا واقعہ ہی نہیں ہوا- آپ فرماتے ہیں اس شہادت کے بعد کسی علم ہیئت رکھنے والے کے اعتراض کی کوئی بھی اہمیت باقی نہیں رہتی کہ ایسا نہیں ہوا ہو گا- یہ لازماً ہوا ہے-

آگے فرماتے ہیں "قرآن شریف تو اس کے ساتھ ان کافروں کو گواہ قرار دیتا ہے جو سخت دشمن تھے اور کفر پر ہی مرے تھے"- یعنی کوئی یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ ان میں سے وہ جو مسلمان ہو گئے تھے انہوں نے بعد میں اپنی نا مسلمانی حالت کے وقت کی گواہی کو چھپا لیا اور یہ ظاہر کیا کہ گویا یہ واقعہ ہو گیا ہو گا اس لئے کہ وہ مسلمان ہو گئے تھے- فرمایا جن کی گواہی قرآن پیش کر رہا ہے ان میں سے بہت سے کفر کی حالت میں مرے اور کفر کی حالت میں ان کو مرنا ثابت کرتا ہے کہ ایک سخت مخالف دشمن کی گواہی قرآن کریم کے اس معجزے کی تائید میں آخر وقت تک بولتی رہی- اگر شق القمر وقوع میں نہ آیا ہوتا تو مکہ کے مخالف لوگ اور جانی دشمن کیوں کو خاموش بیٹھ سکتے تھے- وہ بلاشبہ شور مچاتے کہ ہم پر یہ تہمت لگائی ہے، ہم نے تو چاند کو دو ٹکڑے ہوتے نہیں دیکھا اور عقل تجویز نہیں کر سکتی کہ وہ لوگ اس معجزے کو سراسر جھوٹ اور افتراء خیال کر کے پھر بھی چپ رہتے بالخصوص جب کہ ان کو آنحضرت ﷺ نے اس واقعہ کا گواہ قرار دیا-

اب یہ جو واقعہ ہے یہ علم ہیئت کی گواہی یا سائنسی شواہد کے خلاف ایک معجزہ کے ہونے کے متعلق ایک حیرت انگیز روشنی ڈالنے والا واقعہ ہے- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت تک یہ واقعہ ایسا تھا یا ہو سکتا تھا جس کے متعلق سائنس کی گواہی مخالف ہوتی اور اس کے باوجود سائنسدانوں کو اس کے انکار کی کوئی گنجائش نہیں کیونکہ آسمان پر رونما ہونے والے واقعات بعض دفعہ زمین سے ایک طرح دکھائی دیتے ہیں مگر وہ ویسے نہیں ہوتے، کسی اور طرح سے ہوتے ہیں- یہ جب سے فلکیات کے ماہر فلکیات کی تاریخ پر نظر رکھ رہے ہیں وہ یہی بیان کرتے ہیں کہ بہت سے معمے ہیں جن کو ہم خلاف قدرت سمجھتے تھے لیکن خلاف قدرت نہیں نکلے- پس اگر پختہ گواہی موجود ہو تو خلاف قدرت قرار دے کر اسے نظر انداز کرنا ہرگز ایک سچے انسان کا کام نہیں- قانون قدرت بعض دفعہ بعد میں سمجھ آیا کرتے ہیں- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت تک اس قانون کو سمجھا نہیں گیا تھا- اب ایسے شواہد مل رہے ہیں جن سے ثابت ہو سکتا ہے، ہو چکا ہے میں بیان بھی کر چکا ہوں کہ چاند پر ایسا واقعہ چاند کے عملاً پھٹنے کے بغیر بھی رونما ہو سکتا تھا- پس واقعہ کا ہونا قطعی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں خوارق عادت بھی ہو تو ہمیں اس پہ کوئی اعتراض نہیں- اللہ ایک بات کی طاقت رکھتا ہے وہ کر سکتا ہے- اگر زمین پر اس کے نشان انکار کی حد سے آگے نکل چکے ہوں تو پھر کوئی معجزہ مانے یا نہ مانے اسے اس واقعہ کی حقیقت کا انکار کرنا پڑے گا-

یہ چند باتیں میں آپ کے سامنے رکھ کر آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ **زمین پہ بھی ایک معجزہ رونما ہونے والا ہے اور وہ احمدیت کے غلبے کا معجزہ ہے- اس غلبے کے معجزے میں آپ شامل ہوں- آپ میں سے ہر وجود اپنا حصہ ڈالے- اور یاد رکھے کہ اپنے اندر جتنی بھی پاک تبدیلیاں وہ کرے گا اسی قدر خدا کی تائید اور روح القدس کی تائید اس کو حاصل ہوگی**- وہ ایسے معجزے بھی دکھا سکتا ہے جسے آج کا زمانہ خلاف ہیئت سمجھے اور پانچ سو سال یا ہزار سال کا زمانہ ثابت کرے کہ وہ خلاف ہیئت نہیں تھا مگر اس کا ہو جانا یقینی ہو- یہ فرق ہے فرضی باتیں کرنے والے اور حقیقی خدا کی تائید سے باتیں کرنے والوں کے درمیان- خدا کے بندے جب ہیئت کے خلاف کوئی بات کرتے ہیں تو، خلاف ہیئت یعنی قانون قدرت کے خلاف ہونے کے باوجود، وہ زمانہ اس کی تائید کرتا ہے کہ ایسا ہوا ضرور ہے اگرچہ یہ خلاف قانون قدرت ہے-

پس جو معجزہ میں آپ سے چاہتا ہوں وہ یہ معنے رکھتا ہے کہ ہو جائے اور بظاہر اس کا ہونا ناممکن ہو- یہ معجزے قرآن آج بھی دکھا سکتا ہے اور ضرور دکھائے گا- کینیڈا کو بدلنا یعنی روحانی طور پر اس کو اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق ڈھالنا بہت بڑا معجزہ ہے- اتنا عظیم الشان معجزہ ہے کہ حیرت ہوتی ہے- کینیڈا کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک نظر کر کے دیکھیں کتنا بڑا معجزہ ہے- کتنے بے شمار انسان یہاں بستے ہیں

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 0181-265-6000

لیکن ان کو الٰہی تقدیر کے مطابق تبدیل کرنا ممکن ہے اور آپ سب کے لئے ممکن ہے۔ نسخہ وہی ہے جو میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں کہ اپنے اندر ایسی تبدیلیاں پیدا کریں جو اللہ کو پسند آئیں اور ان تبدیلیوں کے نتیجہ میں اللہ قوم میں وہ تبدیلیاں پیدا کرے جو آپ کی طاقت سے بڑھ کر ہیں ان معنوں میں کہ آپ نیکی اختیار بھی کریں تب بھی آپ خود بخود وہ تبدیلیاں پیدا نہیں کرسکتے۔ آپ کی نیکیاں پہلے مقبول ہوں گی، آپ کی قربانیاں پہلے خدا کی نظر میں آئیں گی، ان قربانیوں پر جب اللہ نظر رکھے گا تو ایسی تبدیلیاں پیدا کرے گا جو دیکھ کر آپ حیران رہ جائیں گے۔ آپ کی توقعات سے بڑھ کر ہوں گی۔

پس جو باتیں میں آپ سے کہہ رہا ہوں یہ اگرچہ عجیب ضرور ہیں مگر ان کا ہونا ممکن ہے اور ہوتا رہا ہے۔ اور وہ ابتداء میں جو مضمون میں نے آپ کے سامنے رکھا تھا یعنی مالی لحاظ سے خدا تعالیٰ نے جماعت کی توفیق بڑھانی شروع کی اس کے متعلق یہ خبر دینا کہ ایسا ہو جانا ہے دیکھیں وہ میرے بس کی بات نہیں تھی۔ اور دنیا کے قوانین بتا رہے تھے کہ جماعت کی تو جائیدادیں لٹ رہی ہیں، لوگ احمدیوں کو غریب کرنے کے لئے ہر قسم کے ہتھکنڈے استعمال کر رہے ہیں، حکومتیں بعض جگہ ان کی تائید میں ہیں، ہر جگہ یہ مخالفت ہوئی یہاں تک کہ معلوم ہوتا تھا کہ ان کو پیس کر صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے گا۔ لیکن گزشتہ ۱۹۷۴ء یا ۸۴ء کہنا چاہئے۔ ۱۹۸۴ء کے دور کے بعد آپ اگر غور کریں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ جن جن کے اموال کو خطرہ لاحق ہوا تھا، ان کی زندگی کو خطرہ لاحق ہوا تھا ان کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی برکتیں عطا فرمائیں اور بہت سے ایسے خاندان ہیں جن کے نام میرے ہاتھ سے لکھے ہوئے خط اب تک ان کے پاس موجود ہیں، ان کو میں نے کامل یقین سے بتایا تھا میں نے کہا آپ کو یہ بات عجیب دکھائی دے گی مگر میں آپ کو اپنی تحریر سے، ہاتھ سے لکھ کر بتا رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ضرور آپ کے حالات کو پلٹے گا اور غیر معمولی برکتیں آسمان سے نازل ہوں گی جن کا آپ تصور بھی نہیں کرسکتے اور اللہ تعالیٰ نے بعینہٖ ایسا کر کے دکھایا۔

پس خدا تعالیٰ کی قدرتوں پر یقین رکھنے کے لئے بناء ہونی چاہئے۔ کسی مضبوط پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر ایک انسان ایک دعویٰ کرسکتا ہے۔ **جماعت احمدیہ کی عجائب کی تاریخ جو خدا تعالیٰ سے جماعت کو عطا ہوئے اس تاریخ پر نظر رکھ کر میں اس مقام پر کھڑا ہوں جس پر میں یقین کے ساتھ آپ کو بتا سکتا ہوں کہ یہ الٰہی تقدیریں ہیں جو آپ کے حق میں لازماً پوری ہونے والی ہیں۔ آپ کا صرف اتنا کام ہے کہ اپنا دامن پھیلائیں اور خدا کے فضلوں کا شکر ادا کرتے ہوئے جس حد تک آپ کی جھولیاں بھری جا سکتی ہیں بھرتی چلی جائیں لیکن خدا یہ جھولیاں بڑھا بھی دیتا ہے۔** ہم نے تو یہی دیکھا ہے اپنی توفیق کے مطابق جب بھی مانگا خیال یہ تھا کہ بس اتنی سی توفیق ہے اور جب وہ عطا ہوا تو وہ توفیق بڑھ گئی اور جب وہ نئی توفیق کی جھولی بھری تو پھر اور جھولیاں عطا ہوئیں اور توفیقیں بڑھیں۔ خدا تعالیٰ کے فضلوں پر لالچ کی نظر رکھنا، میں لالچ اس لئے کہتا ہوں کہ انسان ایک لالچی جانور ہے وہ خدا تعالیٰ کے فضلوں پر ایک نظر رکھتا ہے اور سمجھتا ہے کہ بڑا مشکل کام ہے مگر جب وہ ہو جاتا ہے تو ضرور اس کی لالچ بڑھ جاتی ہے اس کا دامن پھیل جاتا ہے اور پھر وہ کہتا ہے کہ اچھا اللہ میاں یہ کر دیا تو کچھ اور بھی کر دے تو جب وہ اور ہو جاتا ہے تو پھر آدمی حیران رہ جاتا ہے کہ یہ تو ممکن نہیں تھا یہ بھی ہو گیا ہے چلو کچھ اور مانگ لیتے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ کی عطا کے انداز آپ کے تصور میں بھی نہیں آسکتے۔ حیرت انگیز پیارے انداز ہیں۔ ہر بات جو آگے بڑھ کر آپ ناممکن سمجھتے ہوئے پھر بھی خدا سے مانگتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ وہ پوری کرسکتا ہے اسی طرح پوری کر دیتا ہے بلکہ اس سے بڑھ کر جہاں تک آپ کا تصور بھی نہیں پہنچ سکتا وہ اللہ اپنے فضل سے اس کو پورا کرتا چلا جاتا ہے۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ اس نکتے کو سمجھتے ہوئے اپنی جھولیاں خدا کے حضور پھیلائیں، دعائیں کریں اور یہ ضروری تبدیلیاں اپنے اندر پیدا کریں جس کے بغیر محض جھولی پھیلانا کافی نہیں۔ جب وہ تبدیلیاں ہو جائیں گی تو آپ کا دامن بھرا جائے گا اور پھر اللہ آپ کو خود نئی دعائیں سکھائے گا، بڑی مزے مزے کی دعائیں ہوں گی۔ آپ خدا سے ایسی پیار کی باتیں کریں گے کہ اس کے بعد اس کا نشہ کئی دن جاری رہے گا کہ ہم نے اللہ سے یہ بھی کہہ دیا اور وہ بھی کہہ دیا مگر خدا ان باتوں کو پورا کر دے گا اور ایسا ہی ہوگا۔

پس میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ جماعت احمدیہ کینیڈا اپنے اندر ایک اعجازی تبدیلی پیدا کرے گی اور یہ تبدیلی دیکھ کر ساری دنیا اس سے سبق لے گی۔ خصوصیت کے ساتھ آپ پر یہ فرض ہے کیونکہ حکومت کینیڈا اور کینیڈا کے بااثر لوگوں نے آپ سے ہمیشہ حسنِ سلوک کیا ہے۔ کینیڈا کے سوا مجھے کبھی کوئی ملک ایسا نظر نہیں آیا جس نے اتنا شفقت کا سلوک جماعت احمدیہ سے کیا ہو، ایسی شرافت کے نمونے دکھائے ہوں، اپنے بلند حکومت کے مقامات سے اتر اتر کر جماعت کی تائید میں اپنے آپ کو پیش کیا ہو اور یہ مزاج کینیڈا کا ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک اسی طرح ہے۔ پس ان شکرتم لأزیدنکم کے مضمون کو اپنے سامنے رکھیں۔ اگر آپ نے خدا کے ان بندوں کا شکر ادا کیا جن کا میں ذکر کر رہا ہوں تو أزیدنّ کا کام اللہ پر چھوڑ دیں وہ ضرور آپ کو بڑھائے گا اور اس کے نتیجے میں مزید شکر کے مواقع آپ کے لئے پیدا فرمائے گا۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ، انشاء اللہ، ہر دفعہ جو مجھے کینیڈا آنے کی توفیق ملے گی مجھے احمدیت کی سرزمین کو بڑھتا اور پھیلتا ہوا دکھائے گا۔ پہلے سے بڑھ کر نئے چہرے نظر آئیں گے جیسا کہ جرمنی میں مجھے ہمیشہ ایسا ہی معلوم ہوا۔ جب بھی میں گیا ہوں کثرت کے ساتھ نئے چہرے دکھائی دیئے ہیں جو پہلے کبھی دکھائی نہیں دیئے تھے بڑے ولولے اور جوش کے ساتھ وہ جماعتی کاموں میں حصہ لیتے ہیں۔ اللہ آپ کو بھی اسی کی توفیق عطا فرمائے۔

مجلس خدام الاحمدیہ سویڈن کے ۱۶ویں سالانہ اجتماع کا انعقاد

مجلس خدام الاحمدیہ سویڈن کا سولہواں سالانہ اجتماع مورخہ ۴، ۵ر اکتوبر ۱۹۹۷ء کو مسجد ناصر گوتھن برگ (سویڈن) میں منعقد ہوا۔ گوتھن برگ کے علاوہ مالمو کے خدام و اطفال نے بھی اجتماع میں شرکت کی۔ افتتاحی اجلاس مکرم کمال یوسف صاحب مربی سلسلہ کی صدارت میں ہوا۔

۴ر اکتوبر کو علمی مقابلہ جات ہوئے جن میں تلاوت، نظم، اذان، تقریر نیز قصیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلہ جات ہوئے۔ تلاوت کے مقابلہ میں شمولیت تمام خدام و اطفال کے لئے لازمی تھی۔ اسی طرح اردو میں ترجمہ آنا بھی لازمی قرار دیا گیا تھا۔ مجموعی طور پر مقابلوں میں حصہ لینے والوں کا معیار خوشکن تھا۔ خدام و اطفال کا قیام مسجد میں تھا۔ صبح نماز تہجد کا اہتمام کیا گیا جو کہ کمال یوسف صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد درس دیا گیا۔ درس کے بعد تمام خدام و اطفال نے انفرادی طور پر تلاوت قرآن کریم کی۔

۵ر اکتوبر کو ورزشی مقابلہ جات ہوئے جن میں دوڑیں، فٹ بال، گولہ پھینکنے اور کلائی پکڑنے کے علاوہ تین ٹانگوں کی دوڑ بھی شامل تھیں۔ واقفین نو بچوں کے لئے بھی الگ دوڑ کا مقابلہ کروایا گیا۔

اختتامی اجلاس مکرم محمود احمد صاحب شمس امیر جماعت احمدیہ سویڈن کی زیر صدارت ہوا۔ مکرم مامون الرشید سیکرٹری جائیداد سویڈن نے مسجد ناصر کی تعمیر نو کے بارہ میں خدام و اطفال کو آگاہ کیا نیز تعمیر مسجد فنڈ میں حصہ لینے کی تحریک کی۔ خاکسار، انور رشید، صدر خدام الاحمدیہ سویڈن نے مختصراً اجتماع کی رپورٹ پیش کی۔ مجموعی طور پر اختتامی اجلاس کی حاضری ۴۷ تھی جن میں ۱۲ انصار اور ۳۶ خدام شامل تھے۔ مکرم کمال یوسف صاحب مربی سلسلہ نے انعام تقسیم کئے نیز اختتامی خطاب فرمایا۔ صدارتی خطاب میں مکرم امیر صاحب نے تمام خدام و اطفال کو اجتماع کی کامیابی کی مبارکباد دی اور دعا کے ساتھ یہ اجتماع بخیر و عافیت اختتام پذیر ہوا۔ (رپورٹ: انور رشید صدر خدام الاحمدیہ سویڈن)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

احمد سروس سنٹر

فرانکفورٹ شہر کے وسط میں شاپنگ سنٹر (Zeil) پر ٹریول ایجنسی، دفتر ترجمانی اور امپورٹ ایکسپورٹ کی معیاری خدمات کے لئے ہمارا ادارہ آپ کی تشریف آوری یا آپ کے فون / فیکس کا منتظر ہے۔
بین الاقوامی ہوائی سفر کے لئے بارعایت ٹکٹس، تمام زبانوں کے لئے ترجمہ کی سہولت موجود ہے
سماجی، رفاہی معاملات اور اسائلم کیسز میں باقاعدہ رہنمائی اور مشورہ کے لئے بھی رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

ہمارا نصب العین: قابل اعتماد، بروقت، بارعایت اور معیاری خدمت

Ahmad Service Center

Reisedienst, Übersetzungsbüro, Soziale Beratung, Import/Export

Stiftstr. 2, 60313 Frankfurt/M

Tel : 069-91395407/8 , Fax : 069-91395409

Zuverlässig, Schnell, Pünktlich, Preiswert & Ordentlich

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 0181-553-3611

اذکروا موتاکم بالخیر

مکرم منظور احمد صاحب قریشی مرحوم

(ڈاکٹر لطیف احمد قریشی - ایف آر سی پی - فزیشن فضل عمر ہسپتال ربوہ)

۲۷ر ستمبر ۱۹۹۶ء کو یہ عاجز حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ ایم ٹی اے کے ہردلعزیز پروگرام "ملاقات" میں حاضر خدمت تھا۔ سوال و جواب کی اس محفل کے دوران حضور انور نے ازراہ شفقت میرے والد صاحب کا تذکرہ بہت احسن رنگ میں فرمایا اور مجھے ان کا تعارف کروانے کا ارشاد فرمایا جو کسی حد تک میں نے اس وقت عرض کیا لیکن مجھے خیال پیدا ہوا کہ ازدیاد ایمان کی خاطر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے نشان کے طور پر میں کسی قدر تفصیل سے والد صاحب کے تعلق میں کچھ تحریر کروں۔

میرے والد مکرم منظور احمد صاحب قریشی ۱۹۱۳ء میں الور راجپوتانہ ہندوستان میں پیدا ہوئے ۔ میرے دادا وہاں کی پلٹن میں ملازم تھے اور ہمارے آباء کا کئی پشتوں سے سپہ گری کا پیشہ تھا۔ ہمارے دادا کی تین بیویاں تھیں۔ سب سے بڑی بیوی کے میرے والد لڑکے تھے اور ان کی کثیر اولاد میں سے صرف اکیلے ہی ایک ہمشیرہ کے علاوہ زندہ بچے تھے۔ دوسری بیوی کے لڑکے ہمارے تایا عبدالشکور قریشی تھے ۔ ان کی والدہ بچپن میں ہی فوت ہو گئی تھیں اور ہماری دادی نے انہیں پالا تھا۔ سب سے چھوٹی بیوی کے کئی بچے تھے لیکن ان میں سے صرف ایک لڑکا شجاع اللہ قریشی صاحب احمدی ہوئے۔

ہمارے خاندان میں احمدیت کے آغاز کی داستان بھی دلچسپ ہے۔ ہمارے دادا کو اپنے بچوں کی تعلیم کا بہت فکر تھا اور ان کی خواہش تھی کہ ان کے بچے اعلیٰ تعلیم حاصل کریں۔ فوج میں ملازمت کی وجہ سے ان کی پلٹن سفر اور جنگوں پر رہتی تھی اور بچوں کی تعلیم کی طرف وہ خاطر خواہ توجہ نہیں دے سکتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے اس کا تذکرہ اپنی پلٹن کے ڈاکٹر صاحب سے کیا۔ ڈاکٹر صاحب احمدی تھے ۔ انہوں نے دادا جان کو مشورہ دیا کہ اگر آپ اپنے لڑکے کو قادیان تعلیم کے لئے بھجوادیں تو وہ پڑھ جائے گا۔ چنانچہ ہمارے دادا تعلیم الاسلام سکول دیکھنے کے لئے قادیان گئے۔ بچوں کے نظم و ضبط اور نیکی کو دیکھ کر بہت متاثر ہوئے۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ سے ملاقات کی، کچھ نذرانہ ان کی خدمت میں پیش کیا۔ اور بچے کو قادیان داخل کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ چنانچہ ہمارے تایا مکرم عبدالشکور قریشی صاحب نے اپنی تعلیم قادیان میں حاصل کی۔ وہیں سے میٹرک پاس کیا اور زمانہ طالبعلمی کے دوران ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد ہمارے تایا نے اجمیر میں ریلوے کی ملازمت اختیار کر لی۔ میرے والد صاحب کی تعلیم میں بھی دادا جان کو دشواری پیش آرہی تھی اس لئے ان کی تعلیم کے لئے انہیں تایا جان کے پاس اجمیر بھیج دیا اور یہاں پر بھائی کی کڑی نگرانی میں والد صاحب نے ۱۹۳۳ء میں میٹرک پاس کر لیا اور فوج میں ملازم ہوگئے۔ ہمارے تایا کا بیعت کے بعد قادیان سے گہرا رابطہ تھا۔ الفضل باقاعدگی سے آیا کرتا تھا اور والد صاحب کو ہدایت تھی کہ اپنی اردو بہتر بنانے کے لئے باقاعدگی سے الفضل کے مضامین پڑھیں۔ پھر قادیان سے آنے والے بزرگ جب بھی اجمیر آتے تو ہمارے تایا کے گھر مہمان ٹھہرتے۔ چنانچہ حضرت نیر صاحب کا ان کے گھر آنا مجھے بھی یاد ہے۔ اسی دوران ہمارے تایا کا دوسرا رشتہ ایک مخلص احمدی خاندان میں ہو گیا۔ چونکہ ان کی پہلی بیوی چھوٹے چھوٹے تین بچے چھوڑ کر فوت ہو گئی تھیں ان میں سے ایک بچے کا نام عبداللطیف تھا۔ تایا جان کی خواہش تھی کہ یہ بچہ مبلغ بنے چنانچہ انہوں نے انہیں مدرسہ احمدیہ میں داخل کروانے کے لئے میرے والد صاحب کے ہمراہ قادیان بھیجا۔ والد صاحب قادیان میں کچھ عرصہ ٹھہرے ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی۔ اس ملاقات کا ان پر گہرا اثر ہوا اور انہوں نے حضور کی بیعت کر لی۔ اس وقت سے والد صاحب کا خلافت کے ساتھ گہرا تعلق قائم ہو گیا۔

میرے والد صاحب کا رشتہ بھی تایا جان کی راہنمائی میں طے پایا۔ چنانچہ ہماری تائی جان نے جو میری خالہ بھی تھیں اپنی چھوٹی بہن کا رشتہ والد صاحب کے لئے تجویز کیا اور حالانکہ تہذیب و تمدن اور مالی حالات میں دونوں خاندانوں میں بہت تفاوت تھا لیکن صرف احمدیت کے ناطے سے یہ رشتہ منظور ہو گیا۔ اور یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میں کچھ اپنی والدہ کے خاندان کے متعلق بھی تحریر کروں۔ میری والدہ کے دادا حضرت شیخ عبدالرشید قریشی میرٹھی زمیندار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے اور خود ۱۸۹۱ء میں میرٹھ سے قادیان حاضر ہوئے اور آکر دستی بیعت کی تھی ۔ آپ میرٹھ کے رئیس تھے ۔ نہایت عالم فاضل تھے ۔ قرآن کریم سے بہت محبت کرنے والا خاندان تھا اور کثرت سے خاندان کے مرد اور عورتیں قرآن کریم حفظ کیا کرتی تھیں۔ آپ صاحب رؤیا و کشوف تھے اور الہام کی نعمت سے اللہ تعالیٰ نے نوازا تھا۔ آپ شاعر بھی تھے اور میری والدہ کو اپنے دادا کا کلام آج تک یاد ہے۔ آپ کی اہلیہ نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی تھی اور حضرت ام المومنین نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ سے بہت تعلقات تھے۔ ہماری والدہ کی یہ دادی تھیں اور ان کی دوسری بہن بھی صحابیہ تھیں اور انکی شادی حضرت مولانا ذوالفقار علی خان گوہرؓ سے ہوئی تھی اور وہ قادیان میں رہا کرتی تھیں۔ اور کلثوم کبریٰ کے نام سے مشہور تھیں۔ ان کے تین بچے تھے جن میں سے ایک حضرت مولانا عبدالمالک خان تھے اور اس طرح یہ میری والدہ کے چچا تھے۔ میری والدہ کے نانا حضرت منشی فیاض علی قریشی کپور تھلوی تھے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اولین صحابہ میں سے تھے اور انہوں نے ۱۸۸۹ء میں بیعت کی۔ ۳۱۳ اصحاب میں ان کا نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے گیارھویں نمبر پر لکھا ہے۔ اور کئی کتب میں ان کا تذکرہ فرمایا ہے۔ چنانچہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے بزرگ خاندان میں جو نیکی، تہذیب و تمدن اور مال و دولت کے اعتبار سے چوٹی کے خاندانوں میں سے تھا میرے والد صاحب کا رشتہ صرف احمدیت کی وجہ سے ہوا۔

۱۹۳۹ء کا جلسہ سالانہ احمدیت کی تاریخ میں بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اس سال خلافت ثانیہ کو ۲۵ سال مکمل ہوئے تھے اور یہ سلور جوبلی کا جلسہ کہلاتا ہے جو بڑی شان سے منعقد ہوا۔ ہمارا تمام خاندان اس جلسہ میں شریک ہوا۔ تایا جان اپنی بیوی بچوں کے ہمراہ ، میرے والد صاحب اپنی نوبیاہتہ بیوی کے ہمراہ اور دوسرے تایا شجاع اللہ صاحب بھی جنہوں نے اس سال بیعت کی وہ بھی اس جلسہ میں شریک ہوئے۔ اس کے بعد ہمارے دادا کو پتہ چلا کہ تینوں بیٹے احمدی ہوگئے ہیں۔ وہ گھبرائے ہوئے شہر کے مولوی کے پاس گئے اور مشورہ کیا۔ مولوی صاحب کہنے لگے یہ تو پکے کافر ہوگئے ہیں اور ان کا علاج صرف یہی ہے کہ انہیں گھر سے نکال دو اور جائیداد سے عاق کر دو۔ جب انہیں تکلیف پہنچے گی تو خود ہی مسلمان ہو جائیں گے۔

اس وقت میرے والد اپنی بیوی اور بچے کے ساتھ اور میرے تایا شجاع اللہ صاحب اپنی بیوی اور بچوں کے ساتھ دادا جان کی حویلی میں رہا کرتے تھے ۔ چنانچہ دادا جان نے دونوں کو اپنے گھر سے نکال دیا اور دونوں بھائیوں نے شہر سے دور ایک مکان کرائے پر لے کر رہنا شروع کر دیا۔ پھر دادا جان نے شہر کی جامع مسجد میں جمعہ کے بعد اعلان کروادیا کہ میں نے اپنے لڑکوں سے ان کے قادیانی ہو جانے کی وجہ سے تعلق توڑلیا ہے۔ اور انہیں اپنی جائیداد سے عاق کر دیا ہے۔

اس طرح میرے والد صاحب کو دنیاوی ایک سہارا جو حاصل تھا وہ ٹوٹ گیا۔ فوج کی نوکری کی وجہ سے انہیں اکثر سفر پر رہنا پڑتا تھا۔ جنگ عظیم دوئم شروع ہو چکی تھی۔ محاذ جنگ پر جانے کا دھڑکا بھی ہر لحہ لگا رہتا تھا۔ چھوٹے سے بچے اور بیوی کو چھوڑنے کے لئے کوئی جگہ نہیں ہوتی تھی۔ دادا نے تو گھر سے نکال دیا تھا۔ کبھی اجمیر میں تایا جان کے گھر چھوڑتے تھے اور کبھی سسرال میں میرٹھ میں چھوڑتے تھے۔ غرض پریشانی کی زندگی تھی۔ اسی زمانے میں ان کی پلٹن کو محاذ پر جانے کا حکم آگیا۔ والد صاحب نے گھبرا کر دعا کے لئے حضرت شیخ عبدالرشید صاحب رضی اللہ عنہ کو لکھا۔ ہمارے نانا نے جواب میں تحریر کیا کہ گھبراتے کیوں ہو مجھے تو خواب میں تمہاری پلٹن چمن بلوچستان کی طرف دکھائی گئی ہے۔ والد صاحب نے یہ خط اپنے دوستوں اور ساتھیوں کو دکھایا اور انہوں نے اس بات کا بہت مذاق اڑایا۔ چند ہی دنوں کے بعد نئے احکامات آگئے اور والد صاحب کی پلٹن چمن بلوچستان کی طرف بھجوادی گئی۔ چنانچہ کافی عرصہ وہاں پر والد صاحب نے قیام کیا۔ لیکن جنگ کا زمانہ تھا آخر کار محاذ جنگ پر جانے کے احکامات آ ہی گئے اور والد صاحب بزرگوں کی دعاؤں کے ساتھ کراچی سے مصر اور فلسطین ، سائپرس ہوتے ہوئے یونان کے محاذ پر بھیجے گئے لیکن جب والد صاحب کا جہاز آخری حملے کے لئے محاذ پر جا رہا تھا ٹھیک اسی دوران جنگ بندی کا اعلان ہو گیا اور جرمنی نے ہتھیار ڈال دئے۔ چنانچہ جب جہاز وہاں لنگر انداز ہوا تو وہ جنگ کے لئے نہیں ہوا بلکہ جنگی قیدیوں کے قبضہ کے لئے ہوا۔ جنگ سے واپسی کے بعد کچھ عرصہ والد صاحب نے فوج کی ملازمت کی پھر ۱۹۴۷ء میں ملک تقسیم ہو گیا تو والد صاحب پاکستان آگئے اور یہاں آکر دوبارہ فوج کی ملازمت نہیں کی بلکہ مستقل طور پر لاہور میں قیام پذیر ہوگئے اور ٹائپ کا کاروبار شروع کر دیا۔

۱۹۴۷ء میں ایک اور واقعہ پیش آیا جو احمدیت کا ایک نشان ہے۔ الور شہر میں تقسیم ملک کے دوران بہت فسادات ہوئے اور مسلمان چن چن کر مار دئے گئے اور ان کی جائیدادیں لوٹ لی گئیں۔ ہمارے دادا کے مکان پر بھی ہندوؤں نے بڑا زبردست حملہ کیا ۔ تمام اسباب لوٹ لیا، مکان کو آگ لگادی اور وہ جل کر خاکستر ہو گیا۔ دادا جان بڑی مشکل سے صرف ایک دھوتی باندھے اپنی جان بچا کر نکلے اور میرے والد صاحب کے بنگلے میں پناہ لی جو پلٹن کے احاطہ میں تھا اور جہاں بلوائیوں کی پہنچ نہیں تھی۔ غرض وہ جائیداد جس سے عاق کیا گیا تھا وہ کچھ دیر میں خاک میں مل گئی اور آخر کار اسی کے گھر میں پناہ ملی جس کو گھر سے نکال دیا گیا تھا۔ اور یہ واقعہ محض چند سال میں ظہور میں آکر احمدیت کی صداقت کا نشان بن گیا۔ دادا جان لاہور میں بھی ہمارے گھر آئے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ مولوی صاحب نے بتایا تھا کہ تم کافر ہوگئے ہو لیکن مجھے تو تم پہلے سے بہتر مسلمان لگتے ہو۔ اسی طرح نماز پڑھتے ہو ، قرآن شریف زیادہ پڑھتے ہو ، ہر لحاظ سے اچھے مسلمان ہو۔ پتہ نہیں مولوی کیوں کافر کہتا ہے۔ میں تم سے راضی ہوں اور اپنا عاق واپس لیتا ہوں۔ والد صاحب نے کہا اچھا تو احمدی ہو جائیں کہنے لگے بیٹا اب اس عمر میں کیا کروں گا۔

میرے والد صاحب ہردلعزیز شخصیت کے مالک تھے اور حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ ان کے دوستوں میں ڈاکٹر بھی تھے ، وکیل بھی اور بیرسٹر بھی تھے۔ اساتذہ اور پروفیسر بھی تھے۔ تجارت پیشہ لوگ بھی تھے اور سیاستدان بھی تھے۔ ان کے کاروبار کی وجہ سے بہت لوگوں سے رابطہ رہتا تھا اور جو بھی ایک دفعہ مل لیتا تھا وہ ان کے اخلاق کا گرویدہ ہو جاتا تھا۔ عوام الناس سے بھی رابطہ تھا۔ ہر ایک کے کام آتے تھے۔ ہر ایک کی مدد کرتے تھے۔ غرض ایک نافع الناس وجود تھا۔ اکثر دوستوں کو احمدیت کا پیغام پہنچاتے ، لٹریچر دیتے ، قادیان یا ربوہ اپنے خرچ پر لے جاتے ۔ چنانچہ چند دوستوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ اور بعض نے ساری عمر مخالفت کی۔ جو احمدی ہوئے ان میں سے ایک بابو نصیب خان صاحب تھے جو ان کی پلٹن میں کلرک تھے۔ یہ دوست ہمیشہ والد صاحب سے ملتے رہتے تھے۔ بہت نیک سیرت بزرگ تھے۔ موصی بھی تھے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ انہوں نے اپنی آنکھ کا آپریشن ربوہ میں کروایا تھا۔ والد صاحب ہر روز عیادت کے لئے جاتے اپنے ساتھ کچھ کھانا پکوا کر لے جاتے اور اپنے ہاتھ سے انہیں کھلاتے تھے۔ یہ تو احمدی دوستوں کے ساتھ سلوک تھا۔ غیر از جماعت دوستوں سے بھی محبت کا سلوک تھا۔ ان کے ایک اور دوست دہلی کے اعلیٰ خاندان کے رہنے والے تھے اور پوسٹ آفس میں کام کیا کرتے تھے۔ وہ ان کے پرانے دوست تھے اور الور شہر سے والد صاحب کی دوستی تھی۔ بلکہ والد صاحب کو عاق کروانے اور گھر سے نکلوانے میں ان کا بھی حصہ تھا کیونکہ انہی کے رشتہ دار الور کی جامع مسجد کے خطیب تھے ۔ لاہور آنے کے بعد تعلقات قائم رہے۔ ہمیشہ انہیں تبلیغ کرتے رہتے تھے۔ ایک دفعہ وہ صاحب کسی مقدمہ میں پھنس گئے اور ملازمت سے معطل ہوگئے۔ تنخواہ بند ہو گئی۔ اس تمام عرصہ میں ہر روز انہیں کچھ رقم گھر کے خرچ کے لئے دیا کرتے تھے۔ پھر انہیں قید کی سزا ہو گئی تو ان کے اہل و عیال کو باقاعدہ خرچ کے لئے رقم دیتے تھے اور آخری دم تک ان کے ساتھ محبت کا تعلق رکھا۔

دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا اور ہر زمانے اور حال میں تبلیغ کرنے سے رکتے نہ تھے۔ جنگ کے بعد یونان کے ایک جزیرے میں متیم تھے اور کچھ جرمن ان کے قیدی تھے۔ ان میں سے ایک جرمن کئی زبانیں جانتا تھا اور انگریزی بھی اچھی سمجھتا تھا اسے تبلیغ شروع کی۔ اباجان کے پاس اس زمانے میں The Muslim Sunrise رسالہ باقاعدگی سے آیا کرتا تھا وہ بھی اسے پڑھنے کے لئے دیتے تھے۔ اس جرمن کا نام Karle Kohne تھا۔ چنانچہ وہ اس تبلیغ کے نتیجہ میں احمدی ہو گیا اور حضرت مصلح موعودؓ کی بیعت کی۔ اس کا اسلامی نام عبداللہ رکھا گیا۔ اس کا ارادہ قادیان آنے کا تھا ۔ چنانچہ قید سے رہائی کے بعد وہ جرمنی واپس گیا پھر لندن آیا تاکہ ہندوستان آسکے۔ لیکن پھر اس کی شادی ہو گئی

اور اس کا رابطہ جماعت سے ٹوٹ گیا۔ والد صاحب اسے اکثر یاد کیا کرتے تھے۔ اپنے غیر از جماعت رشتہ داروں کو بھی مسلسل تبلیغ کرتے رہے لیکن افسوس کہ ان تین لڑکوں کے علاوہ ہمارے دادا کی اولاد میں سے کوئی احمدی نہ ہوا۔ والد صاحب کو جماعتی کاموں کے کرنے کا بہت جوش او رجذبہ تھا۔ سالہا سال تک لاہور کے حلقہ سول لائنز میں محصل کے فرائض انجام دیتے رہے۔

۱۹۵۳ء میں احمدیوں کے خلاف پنجاب اور خاص طور پر لاہور میں بہت فسادات ہوئے۔ حکومت نے فسادات کی وجہ معلوم کرنے اور آئندہ کے لئے اس کا سدباب کرنے کے لئے ایک اعلیٰ تحقیقاتی کمیشن مقرر کیا جس کے ممبر عدالت کے دو جج جسٹس منیر اور جسٹس کیانی تھے۔ اس کمیشن کے روبرو تمام متعلقہ افراد کے بیانات تحقیقات کے لئے داخل کئے گئے۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا بیان امام جماعت احمدیہ کی حیثیت سے داخل کروایا گیا۔ اس بیان کی تیاری کے لئے ٹمپل روڈ لاہور میں جسٹس شیخ بشیر احمد صاحب کی کوٹھی پر تمام احباب جمع تھے۔ والد صاحب کو بھی بلوایا گیا۔ اپنا تمام سازوسامان اٹھا کر والد صاحب کوٹھی پر چلے گئے اور پھر کئی دن اور رات وہیں پر قیام پذیر رہے اور بالآخر کام کے اختتام پر واپس آئے۔ ان واقعات کا علم مجھے ان بزرگوں کی زبانی ہوا جو اس موقع پر وہاں موجود تھے اور کبھی کبھی میرے والد صاحب کا ذکر خیر میرے سامنے کر دیتے ہیں ورنہ والد صاحب کی زندگی کے اس پہلو کا مجھے علم نہیں تھا۔

ان کی اولاد میں صرف میں ہی ایک بچہ ہوں اور میری تربیت کی انہیں بہت فکر رہتی تھی۔ باقاعدہ نمازوں اور قرآن کریم کی علی الصبح تلاوت کے علاوہ نماز جمعہ کی بہت پابندی کرواتے تھے۔ مجھے یہ ہدایت تھی کہ جمعہ کے دن جو خطبہ بھی میں سنوں وہ گھر آکر ایک کاپی میں تحریر کروں جس میں خطبہ دینے والے کا نام اور خطبہ کی تاریخ اور خطبہ کا متن جس حد تک اور جتنا یاد ہو تحریر کیا جائے۔ یہ طریق کار اس وقت شروع ہوا جبکہ ابھی میری عمر صرف نو (۹) سال تھی اور حضرت مصلح موعودؓ رتن باغ لاہور میں رہائش پذیر تھے۔ ان دنوں میں جمعہ کی نماز مسجد احمدیہ دہلی گیٹ لاہور میں ہوتی تھی۔ مجھے یاد ہے میں منبر کے سامنے حضرت مصلح موعودؓ کے قدموں میں بیٹھ کر بہت غور سے خطبہ سنا کرتا تھا اور پھر گھر آکر وہ خطبہ ایک کاپی میں لکھا کرتا تھا۔ شام کو والد صاحب آکر اس خطبہ کا معائنہ کرتے اور اس پر تبصرہ کرتے۔ غرض خطبہ لکھنے کا یہ سلسلہ کئی سال تک چلتا رہا اور اس کی وجہ سے مجھے بات کو غور سے سننے اور سننے کے بعد اسے دوبارہ تحریر کرنے کی عادت پڑ گئی نیز دینی علوم کو سیکھنے کا موقع ملا۔ اللہ تعالیٰ میرے والد صاحب کو جزاء عطا فرمائے اور ان کے درجات کو بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔ آمین۔

جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے بڑے اہتمام اور باقاعدگی سے جایا کرتے تھے۔ مجھے ایک بھی ایسا جلسہ یاد نہیں جب کہ ناغہ ہوا ہو۔ پوری فیملی کے ساتھ جاتے تھے۔ ربوہ میں ہمارا ایسا کوئی رشتہ دار نہیں تھا جس کے ہاں ہم قیام کر سکتے اس لئے عام طور پر ہماری رہائش کسی خیمہ میں ہوتی تھی۔ ایک دفعہ بیرکس میں بھی قیام ہوا۔ تمام دن جلسہ گاہ میں گزرتا تھا۔ اور رات عبادت میں۔ ہمیں جلسہ کے موقع کی خوش گپیوں کی کوئی محفل یاد نہیں۔ جلسے کی ہر تقریر کو غور سے سنتے۔ دوستوں سے سارے دن ملاقات ہوتی رہتی۔ تمام نمازیں جلسہ گاہ یا مسجد مبارک میں ادا ہوتیں۔ صبح کے درس میں شرکت کرتے۔ شام کے شبینہ اجلاسوں میں جاتے۔ غرض جلسہ کے ہر پروگرام میں شریک ہوتے۔ روحانی کیف اور سرور کی ایک خوشگوار کیفیت کے ساتھ لاہور کو واپسی ہوتی۔ اس امید کے ساتھ کہ اگلے سال پھر آئیں گے۔ یہ انہیں ایام کی برکت تھی کہ خلافت کا مقام اور اس کی محبت دل میں جاگزیں ہو گئی۔ مرکز سلسلہ سے پیار اور اس کی ضروریات کا احساس دل میں پیدا ہوا جو کشاں کشاں اللہ کے فضل سے مجھے انگلستان سے ربوہ کھینچ کر لے گیا اور ہم اس کی فضا کا ایک جزو بن گئے۔

اب تو ربوہ میں جلسے نہیں ہوتے۔ ہماری آنکھیں اپنے بھائیوں کے پیارے چہروں کو دیکھنے کے لئے ترستی رہتی ہیں اور آنسو بہاتی رہتی ہیں۔ ہاں انگلستان کے جلسے میں شرکت کے لئے پہنچ جاتا ہوں۔ تن تنہا ہی آسکتا ہوں۔ خواہش تو ہوتی ہے کہ والدہ، بیوی اور بچے بھی میرے ہمراہ جلسہ میں شرکت کے لئے آئیں لیکن مجبوری ہے۔ کسی رات اسلام آباد کے کسی بے نام سے خیمے میں رات بھی بسر کر لیتا ہوں۔ تہجد میں شرکت بھی ہو جاتی ہے۔ سٹیج سے بہت دور کسی کونے میں بیٹھ کر جلسہ کی تمام تقریروں کو سنتا ہوں۔ بعض دوستوں سے بھی ملاقات ہو جاتی ہے۔ یوں بچپن کی وہ حسین یادیں جو والد صاحب کے ساتھ گزریں اور جلسہ سے ان کا تعلق تھا تازہ ہو جاتی ہیں۔

غرض یہ بھی ایک طریق تھا جس کے ذریعہ انہوں نے تربیت کی اور بھی بہت سے واقعات اور حالات ہیں لیکن اختصار کی خاطر انہی پر اکتفا کرتا ہوں۔ اپنی اولاد کی ترقی کے لئے بیحد دعائیں کرتے تھے اور ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعائیں قبول فرمالی ہیں۔ وفات کے وقت ان کی اولاد کی تیسری نسل شروع ہو چکی تھی اور دو پرنواسے اور ایک پڑپوتا ان کی زندگی میں پیدا ہو چکا تھا۔ فالحمد للہ۔

والد صاحب کی جسمانی صحت بہت اچھی تھی۔ باقاعدگی سے ورزش کرتے تھے۔ ہلکی غذا کھاتے تھے جو بہت سادہ ہوتی تھی۔ ۸۲ سال کی عمر میں وفات پائی لیکن وفات سے تقریباً ۶ ماہ پہلے تک ہلکی ورزش ہر روز صبح تلاوت قرآن کریم کرنے کے بعد کرتے رہے۔

آپ موصی تھے اور وفات کے بعد بہشتی مقبرہ ربوہ میں آپ کی تدفین ہوئی۔ کثیر تعداد میں دوست اور احباب جنازہ میں شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کے درجات بلند ہوں اور اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ہمیشہ اپنی رحمت کا سایہ ان پر رکھے آمین۔

☆......☆......☆

الفضل انٹر نیشنل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment, Welfare
Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary
Proceedings, Domestic Violance,
Wills & Probate, Criminal Litigation .
Contact: Anas Ahmad Khan
204 Merton Road London SW18 5SW
Tel: 0181-333-0921 \ 0181-448-2156
Fax: 0181-871-9398

بقیہ از صفحہ آخر

سب سے پہلے ہمارے سفر کا مرحلہ بغداد کے اندر تھا۔ بغداد میں ہم جمعرات کو پہنچے، دوسرے دن جمعہ تھا۔ سب نے فیصلہ کیا کہ جمعہ کہاں پڑھیں؟

کہنے لگے جی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں نماز پڑھتے ہیں۔ چنانچہ ہم وہاں گئے۔ نو (۹) علماء کا قافلہ تھا۔ مجھے اس کی قیادت کا شرف حاصل ہوا۔ دریائے دجلہ کے کنارے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی بہت بڑی جامع مسجد ہے۔ وہاں ہم پہنچے۔ سرکاری مہمان تھے۔ عرب کے اندر یہ رواج ہے کہ جامع مسجد کے اندر مکبر کے لئے ایک اونچی جگہ بنائی ہوئی ہوتی ہے جہاں مکبر اور چند لوگ کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ امام کو دیکھ کر پیچھے سے تکبیر کہتا ہے۔ انہوں نے حکومت کے مہمان سمجھ کر ہم کو اس اونچی جگہ پر بٹھایا۔ جن لوگوں کو حج کا شرف حاصل ہوا انہوں نے کعبۃ اللہ میں بھی یہ جگہ دیکھی ہے، مسجد نبوی میں بھی۔ تقریباً تمام عرب ملکوں میں یہی رواج ہے۔ اس اونچی جگہ ہمیں جگہ دی۔ ہم نو کے نو ساتھی اکٹھے کھڑے ہوئے۔ تمام طبقات کے لوگ تھے۔ بریلوی دوست بھی تھے، دیوبندی بھی، ایک شیعہ دوست بھی تھے، اہل حدیث بھی تھے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب، مولانا حافظ عبدالغفور صاحب یہ اہل حدیث کی طرف سے تھے۔ دوسروں کے نام نہیں لیتا کہ ان کا تذکرہ آنے والا ہے۔

نماز شروع ہوئی۔ اب امام صاحب کی مسجد ہے اور مسجد کے ایک گوشے میں الگ حصے میں امام صاحب کی قبر بھی ہے۔ امام نے ولاالضالین کہا۔ ساری مسجد آمین کی آواز سے گونج اٹھی اور یہ کمرے کے اندر چھپ کے بات نہیں کہہ رہا۔ اسٹیج پہ کھڑ ہو کے ذمہ داری سے بات کر رہا ہوں۔ دنیا کا کوئی شخص اس بات کی تردید کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ کوئی اس زمانے کی بات نہیں کر رہا جس زمانے میں کوئی بغداد پہنچ ہی نہیں سکتا تھا۔ اگر کسی کو شبہ ہو ہمارے ساتھ آئے، ٹکٹ کے پیسے ہم کو دے، اگر وہاں آمین ہوتی ہو ٹکٹ اس کے ذمہ، نہ آمین پکارے تو ہم اس کا کرایہ بھی دینے کے لئے تیار ہیں۔ بلند آواز سے آمین کہی۔ اب دو تین مولوی صاحب بیچ میں سے بڑے پریشان ہو گئے۔ ایک تو ہمارے دوست تھے۔ ان کی ہنسی نکل گئی۔ اب میں نے دیکھا جو میرے ساتھ مولوی صاحب تھے اللہ معاف کرے اور مولوی صاحب نے نماز کے اندر ادھر ادھر دیکھنا شروع کیا کہ آمین تو ہو گئی ہے آگے پتہ نہیں کیا ہونے والا ہے؟

لوگ زمین کی طرف دیکھ رہے تھے، مولوی صاحب آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے۔ اب امام نے سورۃ جو پڑھی وہ بھی وہابیوں کی سورت۔ پہلی رکعت میں سبح اسم ربك الاعلیٰ۔ جمعہ کی نماز تھی۔ اب مولوی صاحب پریشان ہو گئے یہ کہاں وہابیوں کی مسجد میں ہم کو لے کے آگئے ہیں؟

مسجد امام صاحب کی ہے۔ اب وہ دیکھ رہے ہیں۔ امام نے کہا اللہ اکبر، دونوں ہاتھ اٹھائے۔ اس نے بھی اور ساری مسجد نے بھی رفع الیدین کیا۔ رکوع سے سر اٹھایا تب بھی کیا۔ اب جب سلام پھیری۔ ابھی ایک طرف ہی سلام پھیری تو چونکہ وہ میرے بائیں طرف تھے، سلام دائیں طرف پھیری۔ منہ میری طرف ہوا، کہنے لگا وہابیا خوش نہ ہو دونوں طرح جائز ہے۔ میں نے کہا مجھے دوسری طرف سلام تو پھیر لینے دے۔ دوسری طرف سلام پھیری۔ کہنے لگا کیوں ہنس رہے ہو؟ میں نے کہا دونوں طرح جائز ہونے پر ہنس رہا ہوں۔ کہنے لگا اس میں ہنسنے کی کیا بات ہے؟ میں نے کہا یہی عادت تمہیں ڈبو گئی ہے۔ جب کوئی جواب نہیں آتا تو کہتے ہو ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ میں نے کہا کبھی یہ پاکستان میں اپنی مسجد کے اندر کھڑے ہو کے بھی کہا ہے کہ دونوں طرح جائز ہے؟

کہنے لگا کہنے کو تو تیار ہوں لیکن لوگ بڑے بے وقوف ہوتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کعبے کا رب گواہ ہے۔ میں نے اسے کہا دوست دونوں طرح کی بات میرے اور تیرے جیسے گنہگار بندے کے بارے میں تو کہی جا سکتی ہے۔ کبھی ہم نے ایسا کہا پھر بھول گئے، الٹ کہہ دیا لیکن وہ دونوں طرح کی بات نہیں کر سکتا جس کا رشتہ آسمان سے جڑا ہوا ہے۔ وہ دونوں طرح کی بات کبھی نہیں کر سکتا کہ بھول جائیں۔ پہلے ایسا مسئلہ بتلایا پھر بھول گئے، کہا ایسے بھی جائز ہے۔ یہ کیسی بات ہے؟ یہ کہاں کی بات ہے؟ لوگو! اصل بات یہ ہے کہ ہم نے کتاب و سنت کے مقابلے میں اپنی طرف سے خود ساختہ چند اصول تراشے اور ان اصولوں کو ہم چھوڑنے کے لئے تیار نہیں، چاہے کتاب و سنت ہم سے چھوٹ جائے"۔ (صفحہ ۲۰۰-۲۰۲)

قانونی اور حقیقی مسلمان

ایک اہم اسلامی نکتہ جو "حق برزبان جاری" کا مصداق ہے اور جسے پاکستانی علماء نے دیدہ دانستہ نظر انداز کر کے ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء میں احمدیوں کے خلاف خونریز فسادات برپا کئے۔ اور اسلامی قانون کی دھجیاں بکھیریں۔ ظہیر صاحب اور ان کے ہمنوا اس جرم میں برابر کے شریک رہے۔ بایں ہمہ انہیں بالآخر خطبہ کے دوران واشگاف لفظوں میں یہ اعلان کرنا پڑا کہ:

"مسلمان دو قسم کے ہیں۔ ایک مسلمان ہیں قانونی، ایک مسلمان ہیں حقیقی۔ قانونی مسلمان اس مسلمان کو کہا جاتا ہے جس نے کلمہ طیبہ کو پڑھ لیا، توحید کو مان لیا، رسالت پر ایمان لے آیا۔ ایسا شخص قانونی طور پر مسلمانوں کے زمرے میں شمار ہوا لیکن یہ شخص حقیقی مسلمان نہیں ہے۔ اور یہی قسم کے لوگ ہیں جن کو مخاطب کر کے رب ذوالجلال نے کہا تھا "قالت الاعراب امنا قل لم تؤمنوا ولكن قولوا اسلمنا" یہ لوگ کہتے ہیں ہم مومن ہو گئے۔ اے میرے حبیب پاک حضرت محمد رسول اللہ ﷺ آپ ان کو کہہ دیجئے اپنے آپکو مومن نہ کہلواؤ۔ یہ کہو کہ ہم مسلمان ہو گئے ہیں۔ کیا مطلب ہے؟ کہ قانونی طور پر یہ لوگ مسلمانوں کی برادری کا حصہ بن گئے ہیں لیکن حقیقی مسلمان نہیں ہوئے۔ حقیقی مسلمان وہ ہے جس نے زبان سے کلمہ شہادت پڑھنے کے بعد اللہ کی توحید، نبی پاک حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت کو ماننے کے بعد اپنی زندگی میں ان تمام عناصر کو شامل کیا جنہیں شامل کرنے کا رب العالمین نے حکم دیا ہے۔ عملی طور پر اسلام کو ثابت کیا۔

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اسلئے یہ بات کہی تھی کہ جب کوئی مسلمانوں کا لشکر کسی بستی پہ حملہ کیلئے جائے رات کو شبخون نہ مارے، صبح کا انتظار کرے۔ اگر اس بستی سے اذان کی آواز آئے، لوگ نماز کیلئے مسجد کی طرف نکلیں تو وہ بستی مسلمانوں کی بستی ہے، اس پر حملہ نہ کیا جائے۔ اگر اسلام کے دعووں کے باوجود اس بستی میں اذان نہیں ہوتی، لوگ نماز کے لئے مسجد میں نہیں نکلتے، اس بستی پر حملہ کیا جائے کیونکہ وہ بستی مسلمانوں کی بستی نہیں ہے۔ قانونی طور پر لا الہ الا اللہ سے آدمی مسلمان ہو جاتا ہے۔ لیکن حقیقی اسلام کیلئے اسلام کے ان تمام اصولوں کو ماننا ضروری ہے جن کی تلقین رب العالمین نے اپنے کلام پاک میں اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنے فرمان مبارک میں کی ہے۔ ان میں سے سب سے پہلی چیز اقامت صلوٰۃ ہے۔ (صفحہ ۲۵۵)

آسٹریلیا کی یونیورسٹیوں اور ٹیکنیکل کالجوں میں داخلہ حاصل کرنے کا طریق

(خالد سیف اللہ خان۔ آسٹریلیا)

آسٹریلیا میں کثرت سے بیرونی ممالک سے طلباء تعلیم حاصل کرنے کے لئے آتے ہیں اور حکومت آسٹریلیا بھی اس کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ اس وقت انٹرنیشنل سٹوڈنٹس جو یہاں پڑھ رہے ہیں ان کی تعداد تقریباً سوا لاکھ ہے۔ تمام ترقی یافتہ ممالک یہاں کی ڈگریوں اور ڈپلوموں کو تسلیم کرتے ہیں۔ پاکستان کے کئی احباب جماعت یہاں تعلیم پا رہے ہیں اور کئی دوست خطوط وغیرہ کے ذریعہ بعض سوالات پوچھتے رہتے ہیں۔ ایسے احباب کے افادہ کے لئے عام طور پر پوچھے جانے والے سوالات کے جواب درج ذیل ہیں :۔

سوال : میں آسٹریلیا میں پڑھنے کے لئے آنا چاہتا ہوں۔ مجھے کہاں رابطہ کرنا چاہئے ؟

جواب : غیر ملکی طلباء یہاں کی یونیورسٹیوں میں بھی پڑھتے ہیں اور پیشہ وارانہ ٹیکنیکل کالجوں میں بھی۔ دونوں کا طریق مختلف ہے۔ ہر یونیورسٹی بین الاقوامی طلباء کے ساتھ براہ راست رابطہ قائم کرتی ہے۔ لیکن ٹیکنیکل کالجوں جنہیں یہاں Technical & further education (Tafe) کالج کہا جاتا ہے ان کے لئے ہر سٹیٹ میں ایک مرکزی دفتر برائے داخلہ قائم ہوتا ہے۔ ان سے خط و کتابت کرنی چاہئے۔

سوال : کیا سڈنی میں واقع یونیورسٹیوں کے پتہ جات مل سکتے ہیں ؟

جواب : چھ یونیورسٹیوں کے پتہ جات درج ذیل ہیں جن کو براہ راست خط لکھ کر پراسپکٹس مع فارم درخواست وغیرہ طلب کیا جا سکتا ہے۔

1. Univ. of Western Sydney
Student recruitment Pocockedbag 1
Richmond N.S.W 2753
(Ph. 61-2-98524100)

2.Univ. of Wollongong
Administration Wollongong
N.S.W. 2522
(PH: 61-42-213927)

3.Univ. of New England
Armidale NSW 2351
(PH: 61-67-733566)

4. Univ. of New South Wales
Admissions Kensington NSW 2052
(PH: 61-2-93853156)

5.Univ. of Sydney admissions
Sydney 2006
(PH: 61-2-935141176)

6.Univ.of Technology registrar
P.O.Box 123 Broadway NSW 2007
(PH: 61-2-9514200)

سوال : ان یونیورسٹیوں کی فیس اندازاً کتنی ہے ؟

جواب : فیس مختلف کورسوں کے لئے مختلف ہے۔ نیز ہر یونیورسٹی کے لئے فیس مختلف ہے۔ البتہ ڈگری اگر آرٹس کی ہو تو ٹیوشن فیس عموماً دس ہزار ڈالر سالانہ ہوتی ہے۔ سائنس ڈگری کی تیرہ ہزار اور انجینئرنگ کی پندرہ ہزار ڈالر۔ (آج کل آسٹریلین ڈالر تقریباً 0.72 امریکی ڈالر کے برابر ہے) ڈگری کورس تین چار سال کا ہوتا ہے۔ Hsc یعنی بارھویں جماعت کے بعد داخلہ کے وقت چھ ماہ یعنی ایک سمسٹر کی فیس ادا کرنا ہوتی ہے۔ اس میں فیس داخلہ، کتب، رہائش اور کھانے پینے کے وغیرہ کا خرچ نہیں۔ داخلہ کے لئے پاکستانی ڈگری Hsc کے برابر سمجھی جاتی ہے۔

سوال : ٹیکنیکل کالجوں میں داخلہ کے لئے پراسپکٹس اور فارم داخلہ کہاں سے منگوایا جا سکتا ہے ؟

جواب : مندرجہ ذیل پتہ پر خط لکھ کر Information Package منگوا سکتے ہیں۔ جس میں انٹرنیشنل سٹوڈنٹس کے لئے گائیڈ کورسز کی لسٹ، درخواست فارم، فیس اور تعلیمی معیار جو داخلہ کے لئے ضروری ہے شامل ہوگا۔ سب کالجوں کے لئے یہ ایک ہی مرکز کام کرتا ہے۔

New International Students Services
Consortium Level 2
770 George Street NSW 2000
Sydney. Australia
(PH: 61-2-9217 4801/4802)
(Fax: 61-2-9212)

سوال : ڈپلومہ میں داخلہ کب ہوتا ہے اور کن کن مضامین میں ہو سکتا ہے۔ داخلہ کی شرائط کیا ہیں۔

جواب : ڈپلومہ میں داخلہ ہر سال فروری میں ہوتا ہے لیکن درخواستیں کئی ماہ پہلے لینی شروع کر دیتے ہیں۔ ڈپلومہ کے لئے داخلہ حاصل کرنے کے لئے انگریزی کا اچھی طرح آنا اور Hsc ہونا ضروری ہوتا ہے۔ یہ بیشمار مضامین میں ہو سکتا ہے جیسے ہیلتھ، انجینئرنگ، کامرس، اکاؤنٹینسی، فوڈ، ٹیکنالوجی، اپلائیڈ سائنس، بزنس، کمپیوٹر وغیرہ میں عرصہ تعلیم دو سال ہوتا ہے۔

سوال : ڈپلومہ کی ٹیوشن فیس کتنی ہوتی ہے ؟

جواب : تقریباً 7500 ڈالر سالانہ۔ داخلہ کے وقت تقریباً چار ہزار ایک سمسٹر کی فیس دینی پڑتی ہے۔

سوال : کیا پاکستان میں کوئی ایسا ادارہ ہے جو کمیشن پر آسٹریلیا کے تعلیمی اداروں میں داخلہ کے لئے مدد دے سکے ؟

جواب : کوئی نہ کوئی ضرور ہوگا۔ ایک دوست نے ایک پرائیویٹ ادارہ کے متعلق بتایا تھا ان کا پتہ درج ذیل ہے۔ آپ اپنی ذمہ داری پر ان سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

R.M.T Enterprise
Patiala Complex Ground
2/3 Link Meklode Road Lahore.
(Ph: 7239035)

ان کا ہیڈ آفس ۶-۳۴ بدری بلڈنگ، چندریگر روڈ کراچی (فون : (2412693) ہے۔

سوال : کیا ڈپلومہ کے بعد ڈگری کی تعلیم بھی حاصل کی جا سکتی ہے ؟

جواب : ہاں اس کا فائدہ ہے کہ پریکٹیکل اور تھیوری دونوں پر عبور حاصل ہو جاتا ہے اور ملازمت ملنا نسبتاً آسان ہو جاتا ہے لیکن اس طرح چھ ماہ سے ایک سال کا زیادہ عرصہ لگتا ہے۔

سوال : میں پڑھنے کے لئے آسٹریلیا آنا چاہتا ہوں اس کا مختصر طریق کار کیا ہے ؟

جواب : جن مراحل سے گزرنا ہوگا وہ مختصراً درج ذیل ہیں :

۱...... جس یونیورسٹی میں داخلہ لینا چاہتے ہوں اوپر کے بیان کردہ پتہ پر خط لکھ کر ان سے پراسپکٹس منگوائیں۔ اگر Tafe میں داخلہ لینا چاہتے ہوں تو اس کے مذکورہ بالا مرکز کو خط لکھیں۔ اپنی تعلیم اور دلچسپی کے مطابق ڈگری یا ڈپلومہ کا انتخاب کریں۔ انگریزی استعداد کو یہاں ضرور مدنظر رکھا جاتا ہے۔ داخلہ کے لئے عمر کی کوئی شرط نہیں۔

۲...... درخواست کے ساتھ جو دستاویز لگتے ہیں ان کو تیار رکھیں جن میں آپ کے تعلیمی سرٹیفکیٹ، انگریزی زبان کی استعداد کا ثبوت جیسے یونیورسٹی سرٹیفکیٹ یا Toefl وغیرہ کا سرٹیفکیٹ، پاسپورٹ سائز کا فوٹو تصدیق شدہ پاسپورٹ اور برتھ سرٹیفکیٹ کی نقول۔ اگر کوئی تجربہ ہو تو اس کا سرٹیفکیٹ اور ایمپلائر سے ریفرنس وغیرہ۔

۳...... آپ کی درخواست وصول ہونے کے بعد مرکز داخلہ آپ کے تعلیمی کوائف کا جائزہ لے گا۔ اگر آپ کی درخواست منظور ہو گئی تو آپ کو داخلہ کی پیشکش کی چٹھی آئے گی جسے Offer of Place کہتے ہیں اور ساتھ آپ کو بتایا جائے گا کہ کس کورس میں کہاں داخلہ مل سکتا ہے اور یہ کہ آپ نے کتنی فیس کا چیک انہیں ارسال کرنا ہے۔ یہاں کے Anz بینک کی شاخیں کراچی اور اسلام آباد میں بھی ہیں۔

۴...... جب فیسوں کا چیک انہیں مل جائے گا تو آپ کو داخلہ مل جانے کی اطلاع دی جائے گی اس کو Confirmation of enrolment form کہا جاتا ہے۔ اب اس کے بعد ویزہ حاصل کرنے کا مرحلہ آئے گا۔

۵...... جب یہ کنفرمیشن کا خط آپ کو مل جائے تو اسے ویزا کی درخواست کے ساتھ لگا کر آسٹریلین ہائی کمیشن اسلام آباد لے جائیں۔ درخواست کے ساتھ آپ کی یا آپ کے سرپرست کی آمد کے ذرائع کا ثبوت پچھلے چھ ماہ یا سال کی بینک سٹیٹمنٹ (یہ دیکھنے کے لئے کہ آپ کے پاس کورس پورا کرنے کے لئے رقم موجود ہے یا نہیں یعنی ٹیوشن اور رہائش کا خرچہ) پولیس رپورٹ، میڈیکل رپورٹ، پاسپورٹ، شناختی کارڈ، تعلیمی سرٹیفکیٹ وغیرہ لگیں گے۔

۶...... تعلیمی اغراض کے لئے جو ویزا ملتا ہے اس میں ۲۰ گھنٹے فی ہفتہ کام کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔ کام مل جانے کی صورت میں آٹھ سو ڈالر ماہوار تک کمائے جا سکتے ہیں۔ اگر اوروں کے ساتھ مل کر رہیں تو اخراجات پورے کر کے فیسوں کیلئے کچھ بچ بھی سکتا ہے۔ ۲۰ گھنٹے سے زیادہ کام کریں یا نہ پڑھیں تو ویزا منسوخ ہو جاتا ہے۔

۷...... اگر بالفرض ویزا نہ ملے تو فیس واپس ہو سکتی ہے بشرطیکہ کورس شروع ہونے سے پہلے ریفنڈ کی درخواست دی جائے۔ اگر ریفنڈ کی درخواست کورس شروع ہونے سے ۲۸ روز پہلے دی جائے تو ۹۰ فیصد ٹیوشن فیس ریفنڈ ہو جاتی ہے ورنہ ۸۰ فیصد۔ فیس داخلہ ریفنڈ نہیں ہوتی صرف ٹیوشن فیس ریفنڈ ہوتی ہے۔

سوال : اگر آسٹریلیا سے منظور شدہ ڈگری یا ڈپلومہ کیا جائے تو کیا اس تعلیم کے پانے کے بعد اتنے Points مل سکتے ہیں کہ آسٹریلیا کی مستقل رہائش (Permanent Residence) مل سکے۔

جواب : حال ہی میں حکومت نے اعلان کیا ہے کہ جو بین الاقوامی طلباء یہاں فیس ادا کر کے پڑھتے ہیں وہ پڑھائی مکمل کر کے اگر مستقل رہائش کی درخواست دیں تو وہ منظور کی جائے گی بشرطیکہ دوسری شرطیں یعنی صحت و کیریکٹر وغیرہ کی پوری ہوں۔ آجکل تو یہی قانون ہے کل کا پتہ نہیں کیونکہ یہاں جلد جلد قوانین بدلتے رہتے ہیں۔ ضروری بات یہ ہے کہ آسٹریلیا سے حاصل کردہ کوئی بھی منظور شدہ ٹیکنیکل سرٹیفکیٹ ڈپلومہ ڈگری وغیرہ کے اتنے ہی پوائنٹ ہوتے ہیں جتنے زیادہ سے زیادہ باہر کے کسی ملک سے کسی بھی تعلیم کے مل سکتے ہیں۔ یعنی خواہ باہر کا ایم ایس سی یا پی ایچ ڈی ہو اگر وہ منظور بھی کر لیں تو اس کے بھی اتنے ہی پوائنٹ ہیں جتنے یہاں کے سرٹیفکیٹ یا ڈپلومہ کے ہیں۔ یہاں کی مستقل رہائش حاصل کرنے کے خواہش مندوں کے لئے یہ راستہ ہمیشہ کھلا رہا ہے اور امید ہے آئندہ بھی کافی عرصہ تک کھلا رہے گا۔ کورس کا کسی Trade میں ہونا ضروری ہے۔

سوال : اگر کوئی آسٹریلیا پہنچ کر دیکھے کہ اس کے حالات ایسے نہیں کہ پڑھ سکے اور ویزا کی کیٹیگری تبدیل کرنے کے لئے درخواست دے تو کیا ہوتا ہے ؟

جواب : سب سے پہلے پاکستان سے حاصل کردہ ویزا منسوخ ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی ۲۰ گھنٹے ہفتہ کام کی اجازت بھی ختم ہو جاتی ہے۔ اور نہ اسے حکومت سے کوئی وظیفہ یا مدد ملتی ہے جیسے کینیڈا یا جرمنی میں ملتی ہے۔ البتہ اسے ایک Bridging Visa ملتا ہے جس سے اسے ویزا کی نئی قسم کے فیصلہ تک آسٹریلیا میں رہائش کی اجازت مل جاتی ہے۔ لیکن کام کی اجازت اسی وقت ملتی ہے جب پاکستان سے حاصل کردہ ویزا کی مدت ختم ہو۔ اگر ویزا تین ماہ کا ہو تو اس کے خاتمہ پر کام کی اجازت مل جاتی ہے اور اگر دو سال کا ہو تو اس عرصہ کے خاتمہ تک کام کرنے کی اجازت کا انتظار کرنا ہوگا۔ اگر یہاں کسی کے مدد کرنے والے ہوں اور خود بھی ہاتھ پاؤں مارنے والا ہو تو جیسے تیسے وقت گزر ہی جاتا ہے۔ بس اللہ ہر جگہ رازق ہے۔ خلاصہ یہی ہے کہ اگر خدا توفیق دے تو آسٹریلیا سے حاصل کی ہوئی تعلیم مستقبل میں بہت مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ اور آسٹریلیا کی مستقل رہائش حاصل کرنے کے لئے یہ عمدہ جائز طریق ہے۔

جب آپ آسٹریلیا تشریف لائیں تو جماعت سے ضرور زندہ رابطہ رکھیں اور جماعتی پروگراموں میں فعال حصہ لیں۔ ہمارے مرکزی مشن کا پتہ و فون نمبر حسب ذیل ہے :

Bait-ul-Huda
20 Hollinsworth Road
Marsden Park NSW 2765
SYDNEY. AUSTRALIA
Ph: 61-2-627-4521
Fax: 61-2-627-5303

اگر آپ کے زیر مطالعہ کوئی ایسی کتاب، رسالہ یا مضمون ہے جس کے متعلق آپ سمجھتے ہیں کہ اس کا تعارف قارئین الفضل کے لئے ازدیاد علم اور دلچسپی کا موجب ہوگا تو حسب حال اس کا خلاصہ یا اس کے اہم اقتباسات (مع مکمل حوالہ) یا اس پر تبصرہ لکھ کر ہمیں بھجوائیں۔ (مینجر)

مجلس سوال وجواب

(سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفة المسیح الرابع ایده الله تعالیٰ کے ساته ۱۳/ دسمبر ۱۹۹۶ء کومنعقد ہونے والی مجلس سوال وجواب کا ایك حصه اداره الفضل اپنی ذمه داری پر شائع کر رہا ہے)

مرتبه: یوسف سلیم ملك۔ ربوه

مظالم کی داستانیں

حضرت مصلح موعودؓ نے دیباچہ تفسیر القرآن میں فرمایا ہے کہ اسلام اور آنحضرتؐ پر مظالم کی انتہا ہوئی ہے۔ اس بات کو جب ہم عیسائیوں اور یہودیوں کے سامنے پیش کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں فرعون کے زمانہ میں یہودیوں پر جو مظالم ہوئے ہیں وہ زیادہ ہیں اور پھر عیسائی کہتے ہیں کہ ہمارے مذہب میں کیتھولکس اور پراٹسٹنٹ کے درمیان مذہب کی بناپر جو اختلاف ہے اس کے نتیجہ میں کئی لوگ زندہ جلادیئے گئے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے اس سوال پر جواباً فرمایا کہ یہودیوں پر جو مظالم ہوئے اس کا مذہب سے کیا تعلق ہے۔ جہاں تک عیسائیوں پر مظالم کا تعلق ہے تو وہ تین سو سال پر پھیلا ہوا عرصہ ہے لیکن جس طرح رسول کریم ﷺ اور آپ کے ماننے والوں پر ظلم ہوئے ہیں کسی نبی کی زندگی میں اور اس کے دور میں، اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ بعد میں مظالم کی داستان ہمیشہ چلتی رہتی ہے۔ مسلمانوں پر بعد میں طرح طرح کے مظالم توڑے گئے ہیں۔ عیسائیوں نے خود فلسطین کے دور میں ایسے مظالم مسلمانوں پر توڑے ہیں کہ ان کی مثال نہیں ملتی۔

اس زمانہ میں جب کہ اسلام کے خلاف اور سلطان صلاح الدین ایوبی وغیرہ کے خلاف عیسائی پراپیگنڈے کر رہے ہیں ان کی ایک تحقیقی ٹیم نے ایک فلم بنائی اس دور کی جب کہ صلیبی جنگیں ہوئی ہیں اور وہ خود تسلیم کرتے ہیں، حقائق پیش کرتے ہیں کہ ہر موقع پر سلطان صلاح الدین ایوبی نے انصاف سے کام لیا اور خدا خوفی سے کام لیا۔ اور عیسائیوں نے دھوکہ دے کر بار بار عہد شکنی کرکے غلط پناہ دے کر مسلمانوں کا اس طرح صفایا کیا ہے کہ ایک عورت اور بچہ بھی باقی زندہ نہیں رہنے دیا۔ پس صرف عیسائیوں کے مسلمانوں پر مظالم کو شمار کر لیں تو ان کی ساری تاریخ کے مظالم سے یہ زیادہ نکل آئیں گے۔ بغیر تاریخ کے حوالہ کے یہ لوگ باتیں کرتے ہیں جبکہ ان کی طرف سے مسلمانوں پر بہت بڑے بڑے مظالم توڑے گئے ہیں وہ کس کھاتے میں جائیں گے۔ لیکن اس کے مقابلہ پر مسلمانوں نے غیر قوموں پر ظلم نہیں کیا۔ مسلمان آپس میں لڑے ہیں اور ایک دوسرے پر بہت ظلم کئے ہیں۔ مگر رسول اللہ ﷺ کے زمانہ کی بات بالکل الگ ہے اور سب نبیوں سے ممتاز ہے۔ اس زمانہ میں جبکہ نبی زندہ ہو اس کو قبول کرنے کے جرم میں ایک دھمکی تو ملتی ہے فرعون کی کہ میں دایاں بازو اور بایاں پاؤں یا دایاں پاؤں اور بایاں ہاتھ کٹوادونگا اور سولی پر چڑھادونگا۔ مگر چڑھایا کسی کو نہیں اور جو بنی اسرائیل پر ظلم کئے گئے وہ قومی ظلم تھے جو پہلے سے چلے آرہے تھے۔ ان کا مذہب اسرائیل سے کوئی تعلق نہیں تھا۔

Continental Fashions

گروس گیراؤ شہر کے عین وسط میں خواتین کی اپنی دوکان جس پر جدید طرز کے دیدہ زیب ملبوسات ہر رنگ کے دوپٹے، چوڑیاں، بندیا، پازیب، بچوں کے جدید طرز کے گارمنٹس، فیشن جیولری اور کھلا کپڑا مناسب قیمت پر دستیاب ہے۔

آپ کی تشریف آوری کے منتظر

Continental Fashions

Walther rathenau Str.6

64521 Gross Gerau

Germany

Tel: 061-5239832

ایک کے بعد دوسری باجماعت نماز پڑھنے کا مسئلہ

اس سوال پر کہ کیا باجماعت نماز ہو چکنے کے بعد چند دوست اپنی باجماعت نماز پڑھ سکتے ہیں۔ حضور نے فرمایا نہیں، یہ مناسب نہیں ہے۔ البتہ مسافروں کے لئے جائز ہے اور مسافروں کے لئے بھی تب جائز ہے جب مقامی لوگ اجازت دیں۔ اگر ایک مسجد میں امام کے سوا نمازیں باجماعت پڑھنی شروع ہو جائیں تو ساری ترتیب ٹوٹ جائے گی اور سارا مقصد فوت ہو جائے گا۔ نماز باجماعت کے اندر جو وحدت پیدا کرنے کا مقصد ہے وہ مقصد پارہ پارہ ہو جائے گا۔ اگر آپ یہ اجازت دے دیں کہ ایک دفعہ نماز باجماعت ہو چکنے کے بعد پانچ دوست آگئے انہوں نے باجماعت نماز پڑھ لی۔ یہ سارے متفرق ہو جائیں گے اس لئے دستور یہی ہے کہ اگر کوئی مسافر ہوں اور وہ گزر رہے ہوں انہوں نے مسجد میں نماز پڑھنی ہے تو وہ مقررہ وقت کے پابند نہیں اور مقامی وقت کے تابع بھی نہیں اس لئے وہ ایسا کر لیتے ہیں مگر دوسروں کے لئے مناسب نہیں ہے۔

سوال کرنے والے دوست نے عرض کیا لیکن وہ لوگ جو ڈیوٹی پر ہیں مثلاً حفاظت کا عملہ ہے۔ حضور نے فرمایا یہ الگ مسئلہ ہے۔ انتظام کے تابع اجازت ہوتی ہے وہ نماز باجماعت پڑھ سکتے ہیں یہ الگ بات ہے۔ انتظام کے تابع نہ صرف اجازت ہے بلکہ یہ ان کا حق ہے کیونکہ وہ دینی ضرورت کی خاطر محروم رہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے اس حق کو تسلیم کیا ہے خاص طور پر رسول کریم ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھنے کی خواہش کے تابع کہ ایک ہی نماز میں دو مقتدی آگئے ایک پہلے اور دوسرا بعد میں۔

دہریوں سے گفتگو کا طریق

اس سوال پر کہ دہریوں کے ساتھ کس طریق پر گفتگو کرنی چاہئے۔ حضور نے فرمایا پہلے آپ اپنے آپ کو تبلیغ کریں۔ خدا کی ہستی کا عقیدہ آپ نے ورثہ میں پایا ہے اور نشانات میں دیکھا ہے تو وہ ورثہ میں تو پا نہیں سکتے۔ نشانات ان کو دکھانے ہوں تو اس کے لئے دعا کی ضرورت پڑے گی۔ اور نشانات دیکھنے کے لئے ان کے اندر طلب تبھی پیدا ہو گی اگر وہ ضرورت مند، محتاج اور بیمار ہوں۔ پس ایک تو یہ طریق نشانات دکھانے کا ہے جو ورثہ والوں کو بھی تقویت بخشتا ہے اور مجبوروں کو بھی۔

دوسرا طریق یہ ہے جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا ہے خدا تعالیٰ کی ہستی کے نشانات آفاق میں بھی ہیں اور اپنی ذات میں بھی ہیں۔ اس لئے آفاقی طور پر بھی اور اپنی ذات میں بھی ڈوب کر اس مضمون کا مطالعہ کریں اور ایسے ٹھوس سائنسی حقائق سے ان کا مقابلہ کریں جو آفاقی شواہد سے بھی تعلق رکھتا ہو اور ذاتی طور پر انسانی زندگی کی تخلیق اور اس کی اندرونی ایچ پیچ سے بھی۔ اس طرح ایک مکمل نظام ہے پوری کائنات کا جو انسان کے اندر کارفرما ہے۔ پس ان علوم پر دسترس رکھے بغیر۔ سخت قسم کے دہریہ لوگوں کے ساتھ کامیاب گفتگو نہیں ہو سکتی۔

شیعوں کے بارھویں امام

اثنا عشری شیعوں کے نزدیک امام مہدی ان کے بارھویں امام تھے۔ چونکہ ان کی حدیثیں ہماری حدیثوں سے مختلف ہیں اس لئے ہم ان کو کس طرح Convince کر سکتے ہیں کہ امام مہدی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیں نہ کہ بارھویں امام۔

حضور انور نے سوال کرنے والے دوست سے دریافت فرمایا کہ وہ ان کو امام مہدی مانتے ہیں اور یہ بھی مانتے ہیں کہ امام مہدی کی زندگی میں عیسیٰ آسمان سے اترے گا۔ پس اگر وہ بارھویں امام کو مانتے ہیں تو ان سے پوچھنا چاہئے کہ پھر عیسیٰ کہاں گیا۔

ایک عظیم الشان کشفی نظارہ

اسلامی اصول کی فلاسفی کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بہت سارے الہام اور کشوف کے ذریعہ اس کی فضیلت اور برتری کے بارہ میں بتایا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور علیہ السلام کو کشفی حالت میں دکھایا گیا کہ کوئی حضور کے پاس کھڑا ہے اور وہ کہتا ہے ''الله اکبر خربت خیبر'' اس میں ایک بہت بڑی فتح کی خوشخبری دی گئی۔ کیا اس کشف میں کوئی اور بھی پہلو ہے کہ مختلف ملکوں میں تبلیغ کے راستے کھلیں گے؟

حضور نے فرمایا جو پہلو ایک قسم کی خوش آئند توقعات سے تعلق رکھتے ہیں وہ تو اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ رہتی ہیں اور ایک الہام بار بار اپنی خاص علامتوں کے ساتھ خوشخبریاں لے کر آتا ہے۔ یہ پہلو تو جاری و ساری ہے۔ اور ایک اور پہلو ہے جو اس وقت کے حالات اور اس زمانہ کے مسائل سے تعلق رکھتا ہے۔ اتنے بڑے عالمی چیلنج والے جلسہ میں جس میں مسلمانوں میں سے بھی شدید مخالف شامل ہو رہے ہوں اور آریہ، عیسائی، ہندو ہر قسم کے لوگ ہوں اس زمانہ میں اس جلسہ پر فتح حاصل کرنا بہت بڑی فتح تھی۔ ایسی فتح کہ سارا جلسہ بول اٹھے کہ یہی مضمون ہے جو بالا رہا ہے اور اس کے متعلق پہلے سے پیشگوئیاں کر دی گئی تھیں کہ ہاں یہ ضرور فتح ہو گا۔ اور جو کمزور ایمان والے ہوں یا ڈرپوک ہوں، ایمان کا حال تو اللہ تعالیٰ جانتا ہے، مگر ڈرپوک ہوں وہ اس خطرہ کے پیش نظر کہ کہیں یہ غلط نہ نکلے اشتہار اونچے اونچے لگوائیں تاکہ نیچے سے لوگ پڑھ نہ سکیں۔ خواجہ کمال الدین صاحب کا یہ حال تھا کہ وہ اشتہار اونچے لگواتے تھے تاکہ نیچے سے دیکھ کر کوئی عام نظر والا پڑھ نہ سکے اور پہلے ان کو تردد رہا اور جب اصرار کیا گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حکم ہے کہ لگوائیں تو پھر انہوں نے یہ ہوشیاری کی اور اللہ تعالیٰ نے ان سے ایک اعزاز چھین لیا جو ان کو ملنے والا تھا۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب بہت بیمار تھے اور ان میں اتنی طاقت نہیں تھی کہ وہ مضمون پڑھ سکیں۔ خواجہ کمال الدین صاحب کی آواز بھی پر شوکت تھی اور بہت اچھے مقرر تھے تو قرعہ ان پر پڑا اور ان کو کافی تیاری کروانی پڑی صحیح عربی پڑھنے کے لئے۔ اور بالکل جب یہ پوری طرح تیار ہو گئے تو اچانک حضرت مولوی عبدالکریم صاحب صحتمند ہو کر حاضر ہو گئے اور اس طرح خواجہ صاحب کو اس سعادت سے محروم رکھا گیا۔ اس سعادت سے محرومی کا فیصلہ خود ہی کر بیٹھے تھے جب اشتہار اوپر لگوادئے تھے۔ اور خواجہ صاحب کی کوئی نسبت ہی نہیں تھی۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے جس طرح جان ڈال کر مضمون پڑھا اور جس قوت اور شوکت سے پڑھا ہے کوئی اور اس کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتا۔ پس یہ خیبر فتح کرنے کے خدا نے غائبانہ سامان کروائے اور پھر بڑے زور اور شان کے ساتھ مسلسل دن بھی بڑھ گیا اور لوگوں کے آنے میں کمی نہ ہوئی۔ لوگ دور دور سے جوق در جوق آتے تھے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی آواز بھی اتنی بلند تھی کہ وہ سامعین جو اسلامیہ کالج کی عمارت سے باہر کھلے میدان میں بیٹھے ہوئے تھے ان تک بھی آواز پہنچتی تھی۔ اور وہ بھی ہمہ تن گوش مضمون سن رہے تھے یہاں تک کہ ایک پتے کے گرنے کی آواز بھی نہیں آتی تھی سوائے اس تقریر کی آواز کے۔ پس خربت خیبر کا الہام تو اُس وقت بڑی شان سے پورا ہو چکا ہے۔ مزید کئی خیبر خدا نے مقدر رکھے ہوئے ہیں، انشاء اللہ فتح ہوتے رہیں گے۔

☆......☆......☆......☆

واقفین نو کے بارے میں حضور انور ایدہ اللہ کے ارشادات

☆ آئندہ صدی کی تیاری کے سلسلے میں ایک بہت ہی اہم تیاری کا تعلق واقفین نو سے ہے۔

☆ اگر ہم واقفین نو کی پرورش اور تربیت سے غافل رہے تو خدا کے حضور مجرم ٹھہریں گے۔

☆ والدین کو چاہئے کہ واقفین نو بچوں کے اوپر سب سے پہلے خود گہری نظر رکھیں

☆ بڑی سنجیدگی کے ساتھ اب ہمیں آئندہ ان واقفین نو کی تربیت کرنی ہے۔

☆ ہر واقف زندگی بچہ جو وقف نو میں شامل ہے بچپن ہی سے اس کو سچ سے محبت اور جھوٹ سے نفرت ہونی چاہئے

☆ بچپن ہی سے واقفین نو بچوں کو قانع بنانا چاہئے اور حرص و ہوا سے بے رغبتی پیدا کرنی چاہئے۔

☆ خوش مزاجی اور اس کے ساتھ تحمل یعنی کسی کی بات کو برداشت کرنا، یہ دونوں صفات واقفین نو بچوں میں بہت ضروری ہیں۔

TOWNHEAD PHARMACY

31 Townhead Kirkintilloch

Glasgow G66 3JW

☆......☆......☆......☆

FOR ALL YOUR

PHARMAECUTICALS NEEDS

Tel: 0141-211-8257

Fax: 0141-211-8258

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

ایک سفر - ایک تاریخ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مقدمہ کرم دین کے سلسلہ میں ۱۵ر جنوری ۱۹۰۳ء کو قادیان سے روانہ ہوئے اور بٹالہ وامرتسر سے ہوتے ہوئے لاہور میں پہلا قیام فرمایا جہاں پہلے روز قریباً ۴۰ر افراد نے بیعت کی سعادت حاصل کی- اللہ تعالیٰ نے اس رات حضرت اقدسؑ کو بار بار بتایا کہ میں تجھے ہر ایک پہلو سے برکتیں دکھلاؤں گا- اگلے روز کچھ مزید سعید روحیں سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئیں اور حضورؑ جہلم کیلئے روانہ ہوئے- ہر سٹیشن پر قابل دید نظارہ تھا- زیارت کے مشتاق دوڑے چلے آئے- اس سفر میں حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب شہیدؓ بھی حضورؑ کے ہمراہ تھے- جہلم میں پہنچے تو لوگوں کا سمندر استقبال کیلئے موجود تھا- حضورؑ فٹن میں سوار ہو کر سردار ہری سنگھ صاحب رئیس اعظم جہلم کی کوٹھی پر تشریف لے گئے- راستہ میں سڑکوں، مکانوں کی چھتوں اور درختوں پر لوگ ہی لوگ نظر آتے تھے- حضورؑ میں اس روز اس قدر مقناطیسی جذب تھا اور چہرہ ایسا پُر نور تھا کہ جس کی نظر آپؑ پر پڑتی وہ پھر الگ ہونے کا نام نہیں لیتا تھا-

حضرت اقدسؑ ۱۷ر جنوری ۱۹۰۳ء کو عدالت میں تشریف لے گئے جہاں دیدار کیلئے ایک جم غفیر موجود تھا- وہاں حضورؑ نے ایک پُر معارف تقریر فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے ایک سال قبل آپ کو رؤیا میں بتادیا تھا کہ ایک شخص آپؑ کی عزت کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا لیکن ناکام رہے گا- پھر عدالت میں مقدمہ پیش ہوا تو رویاء کے مصداق خارج کر دیا گیا اور حضورؑ واپس قیام گاہ پر تشریف لائے- وعظ کا سلسلہ جاری تھا- جب بیعت کا سلسلہ شروع ہوا تو گیارہ سو مردوں اور دو سو عورتوں نے بیعت کی- حضور علیہ السلام کی زیارت کر کے بیعت میں داخل ہونے والوں میں حضرت عبدالصمد صاحبؓ آف دوالمیال بھی تھے- جن کی اولاد کو بعد ازاں خدمتِ دین کی خاص سعادت عطا ہوئی- حضور علیہ السلام کے اس تاریخی سفر کی مختصر روداد اور حضرت عبدالصمد صاحبؓ کا مختصر ذکرِ خیر روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۹ر اگست کی زینت ہے-

-......☆......☆......☆......-

محترمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۰ر اگست ۹۷ء میں مکرم سید حسین احمد صاحب اپنی والدہ محترمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ کا ذکرِ خیر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ مرحومہ کی ایک بہت بڑی خوبی ہر نماز کو وقت پر ادا کرنا تھی- خواہ کوئی بھی تقریب ہو اور محفل میں بیٹھی ہوں- نماز کا وقت ہوتے ہی خاموشی سے گھر کے کسی کونے میں جاکر نماز پڑھ لیا کرتیں- آپ کو قرآن کریم سے عشق تھا چنانچہ اپنے سب بچوں کو قرآن کریم کا ترجمہ سکھایا کرتیں اور ہر پارہ کے ختم ہونے پر تحریری امتحان لیا کرتی تھیں- آپ نے قادیان کی دینیات کلاس میں اور پھر اپنے بزرگ والدین سے بخاری شریف سبقاً سبقاً پڑھی- حدیث سن کر فوراً بتادیتیں کہ بخاری کی ہے یا نہیں- حضرت مسیح موعودؑ کے علم کلام کی کوئی نہ کوئی کتاب بھی ہمیشہ زیر مطالعہ رہتی-

-......☆......☆......☆......-

محترم مقبول احمد ذبیح صاحب

محترم مقبول احمد ذبیح صاحب مربی سلسلہ ۱۹ر جنوری ۹۷ء کو ۶۶ سال کی عمر میں وفات پاگئے- آپ اپنے والدین کے اکلوتے بیٹے تھے جسے انہوں نے اس دعا کے ساتھ وقف کیا کہ خدا تعالیٰ وقف کا سلسلہ ہمیشہ ان کی نسل میں جاری رکھے- آپکے والد صاحب نے ایک رؤیا میں دیکھا کہ وہ اپنے بیٹے کو ذبح کر رہے ہیں چنانچہ اسی نسبت سے آپ نے اپنے نام کے ساتھ "ذبیح" کا لاحقہ استعمال کرنا شروع کیا- محترم ذبیح صاحب نے ۵۷ء میں جامعہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی- پھر قریباً ۱۸ سال تک متعدد افریقی ممالک میں مشنری اور مشنری انچارج کے طور پر خدمات بجالائے- اسی دوران حج بیت اللہ کی سعادت بھی حاصل کی- آپ افریقہ میں دعوتِ الی اللہ میں مصروف تھے جب آپکے والدین داغ مفارقت دے گئے-

محترم ذبیح صاحب کو براعظم افریقہ، یورپ، امریکہ اور ایشیا کے کئی ممالک میں خدمت کی توفیق ملی- ۱۹۸۸ء میں افریقی ملک ملاوی میں اسیر راہ مولیٰ بننے کی سعادت بھی ملی- آپ کا ذکر خیر روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۲ر اگست ۹۷ء میں آپکے بیٹے مکرم مجیب احمد صاحب طاہر مربی سلسلہ کے قلم سے شاملِ اشاعت ہے-

-......☆......☆......☆......-

ایمان افروز آپ بیتی

مکرم اعجاز احمد ایاز صاحب کے قلم سے محترم صوفی غلام محمد صاحب کا ایک بیان روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۸ر اگست ۹۷ء کی زینت ہے- وہ بیان کرتے ہیں کہ خاکسار سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بارے میں تحقیق کر رہا تھا کہ ایک خواب دیکھا جس کے نتیجے میں جلسہ سالانہ ۱۹۲۷ء میں شامل ہو کر بیعت کرلی- گاؤں والوں نے مجھے گمراہ قرار دیا اور کہا کہ مربی سلسلہ مکرم عبدالغفور صاحب کو اپنے پاس آنے سے منع کرو- میرے انکار کرنے پر انہوں نے بائیکاٹ کی دھمکی دی کہ نہ ماشکی پانی بھرے گا نہ حجام حجامت بنائے گا نہ تندور پر روٹی بنانے دیں گے- مربی صاحب یہ سن کر نمبردار سے مخاطب ہوئے کہ آپکے گاؤں میں کتنے چور، زانی اور بے نماز ہوں گے، وہ کہنے لگا کئی ہوں گے- مربی صاحب نے پوچھا کبھی ان کا بھی بائیکاٹ کیا ہے- کہنے لگے نہیں......

بائیکاٹ سے اگلے روز میں مٹکے اٹھاکر نہر سے پانی بھر کر لایا اور گاؤں والوں نے دیکھ کر بہت مذاق اڑایا اور خوشی کا اظہار کیا- انہوں نے صرف دو دن خوشی منائی تھی کہ تیسرے روز ماشکی نے دیکھا کہ کنواں چاروں طرف سے ملا ہوا ہے اور اس کا رسہ، بوکا وغیرہ بھی اندر دب گئے ہیں- وہ میرے پاس آیا اور کہا کہ تمہاری بددعا سے ایسا ہوا ہے- میں نے کہا یہ آپ لوگوں کی شامت اعمال ہے...... پھر گاؤں کے مردوں اور عورتوں کو ہمارے ساتھ مٹکے اٹھانے پڑے- جب گورنمنٹ کی طرف سے کنواں منظور ہوا تو ۲۵ فیصد رقم گاؤں والوں نے دینی تھی چنانچہ سرفہرست میرا نام لکھ کر چندہ وصول کیا گیا- چند دن میں ہی بائیکاٹ ختم ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے صرف ایک ہی دن میں سات بیعتیں عطا فرمائیں-

-......☆......☆......☆......-

"مونالیزا" کا خالق

لیونارڈو ایک دولتمند معزز شخص کے ہاں ۱۴۵۲ء میں اٹلی کے شہر فلارنس کے قرب میں ونچی کے مقام پر پیدا ہوا- اس زمانے میں فلارنس یورپ میں علم و فضل کا مرکز تھا چنانچہ اسکے باپ نے اسے بہترین تعلیم دلوائی- ۱۴۷۰ء کے قریب لیونارڈو ایک مشہور سنگ تراش اور مصور انڈریا ویرو شیو کا شاگرد بن گیا لیکن اس کی تصاویر کسی خارجی اثر کی بجائے اس کی اپنی قوت مشاہدہ کا کرشمہ ہیں- لیونارڈو کے بارے میں ایک مختصر مضمون مکرم رانا نعمان طاہر کے قلم سے ماہنامہ "تشحیذ الاذہان" ستمبر ۹۷ء میں شامل اشاعت ہے-

لیونارڈو محض ایک مصور ہی نہیں بلکہ ہر فن مولا تھا- سنگ تراشی، موسیقی، انشاپردازی، انجینئرنگ، فن تعمیر اور سائنسی تحقیق میں بھی اس نے کمال پیدا کیا حتی کہ اس نے ہوائی جہاز بنانے کی بھی کوشش کی- ۱۴۸۳ء میں وہ میلان جاکر ڈیوک سفورزا کے دربار سے وابستہ ہو گیا- یہاں وہ ڈیوک کے جلوسوں کا انتظام کرتا اور اسکی اراضی کی آبپاشی کیلئے مشینیں لگاتا- ۱۵۰۲ء میں اس نے بحیثیت ماہر تعمیرات ملازمت کرلی- فلارنس واپس آنے کے بعد اس نے مشہور تصویر "مونالیزا" پر چار سال صرف کئے اور اس کے بعد بھی یہی کہتا رہا کہ یہ تصویر ابھی مکمل نہیں ہوئی- ۱۵۰۶ء میں وہ فرانس کے بادشاہ لوئی دوازدہم کا درباری مصور مقرر ہوا- ۲ر مئی ۱۵۱۹ء کو اس کی وفات ہوئی-

-......☆......☆......☆......-

ماہنامہ "خالد" کا پاکستان گولڈن جوبلی نمبر

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے ماہنامہ "خالد" اگست ۹۷ء کا شمارہ بطور "گولڈن جوبلی پاکستان نمبر" شائع کیا ہے جو قریباً ۲۰۰ صفحات پر پھیلے ہوئے نہایت عمدہ تاریخی مضامین پر مشتمل ہے- ان مضامین میں جماعت احمدیہ کی وطن کیلئے خدمات، حضرت مصلح موعودؓ اور دیگر خلفاءِ عظام کی پاکستان اور مسلمانوں کی بہبود کیلئے نصائح کے علاوہ بعض احمدی محبان وطن کی شاندار قربانیوں کی خوبصورت تصویر کشی بھی کی گئی ہے-

-......☆......☆......☆......-

ایک بااصول اور بامراد راہنما

بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح اپنے روشن ضمیر، شفاف کردار اور دیانت داری کی وجہ سے ایک بااصول سیاسی راہنما کے طور پر برصغیر کے افق پر چمکے- آپکے بارے میں مکرم ناصر احمد صاحب طاہر کا ایک مضمون ماہنامہ "خالد" گولڈن جوبلی نمبر میں شامل اشاعت ہے-

☆ ایک دفعہ ایک مؤکل قانونی مشورے کیلئے آپ کے پاس آیا اور اپنے مقدمے کی ضخیم مسل پیش کی اور فی گھنٹہ فیس مقرر کرتے ہوئے دس ہزار روپیہ دیا- جب مؤکل دوبارہ آیا تو آپ نے صرف کئے گئے وقت کے مطابق ساڑھے تین ہزار روپے رکھ لئے اور باقی رقم واپس کر دی-

☆ بیگم صاحبہ (والیہ ریاست آف بھوپال) کے کاغذات و دستاویزات دیکھنے کیلئے مسٹر جناح نے پانچ سو روپے فی گھنٹہ فیس طے کی- یہ کاغذات چار پانچ صندوقوں میں بند تھے اور مؤکل کا خیال تھا کہ کاغذات دیکھنے پر کئی دن صرف ہوں گے لیکن جناح نے بیس منٹ میں ہی مقدمے کی حقیقت سمجھ کر قانونی مشورہ دے دیا اور صرف بیس منٹ کے حساب سے رقم وصول کی-

☆ ایک موکل نے جناح کی کارکردگی سے متاثر ہو کر آپ کو مقررہ فیس سے زائد رقم پیش کی لیکن آپ نے زائد رقم واپس کر کے کہا کہ صرف طے شدہ فیس لونگا-

☆ پنجاب کی ایک ریاست کے حکمران نے اپنے مقدمے کے کاغذات کے ساتھ ایک لاکھ روپیہ فیس پیش کی لیکن جناح نے کیس کے مطالعے کے بعد کاغذات اور فیس واپس بھجوادی کیونکہ مقدمہ جھوٹا تھا-

☆ مسٹر جناح پوری زندگی کسی سے مرعوب نہیں ہوئے- ۱۹۰۳ء میں ہائی کورٹ میں ایک مقدمہ میں کمرہ عدالت کھچا کھچ بھرا ہوا تھا- جناح اندر آئے تو کوئی کرسی خالی نہیں تھی- انہوں نے وکلاء کی نشستوں پر بیٹھے ہوئے بمبئی کارپوریشن کے صدر جیمز میکڈانلڈ سے کرسی خالی کرنے کیلئے کہا- مسٹر جیمز سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ کوئی انہیں کرسی خالی کرنے کیلئے کہہ سکتا ہے- انہوں نے اٹھنے سے انکار کیا تو جناح نے عدالت کے منشی سے کرسی خالی کروانے کو کہا- منشی ہچکچایا تو مسٹر جناح نے دھمکی دی کہ وہ جج سے شکایت کریں گے چنانچہ منشی نے مجبوراً مسٹر جیمز سے کرسی خالی کرنے کی درخواست کی اور جناح وہاں بیٹھ گئے-...... کچھ روز بعد مسٹر جیمز نے مسٹر جناح کو ایک ہزار روپے ماہانہ پر کارپوریشن کا وکیل مقرر کر دیا-

☆ اپریل ۴۳ء میں مرکزی اسمبلی میں معاہدہ اٹاوہ کے مشہور کیس پر بحث ہو رہی تھی- رائے شماری کے دن مسٹر جناح کو اصرار کے ساتھ ایک لاکھ روپیہ پیش کیا گیا کہ وہ بمبئی کی عدالت میں حاضر ہو کر ایک مقدمے کی پیروی کریں- لیکن آپ نے اس گرانقدر فیس کو وطن کی خدمت پر قربان کر دیا اور مقدمے کی پیروی سے معذرت کر دی-

☆ دیوان سنگھ مفتون کے اخبار 'ریاست' نے ایک ریاست کے خلاف مضمون لکھا- ریاست نے ایڈیٹر اخبار کے خلاف دعویٰ دائر کر دیا اور پیروی کیلئے مسٹر جناح سے درخواست کی- آپ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ 'میرے نزدیک ہندوستان کے پریس کی آواز کو دبانا جرم ہے'-

☆ پیرزادہ محمد ذکاء اللہ مرحوم کا بیان ہے کہ میں نے ایک مسلمان کانگرسی خوش بیان مقرر کو اس بات پر راضی کر لیا کہ وہ مسلم لیگ میں شامل ہو جائے- اس نے گزارہ کیلئے سو روپیہ طلب کیا- میں خوشی خوشی جناح صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ تمہید باندھ کر کہ ہمارے پاس آدمی بہت تھوڑے ہیں وغیرہ، مدعا بیان کیا- مسٹر جناح نے فرمایا 'یہ کام مسلمانوں کا ہے اور اسے کرنے کیلئے مسلمان کو رشوت دینا میرے نزدیک قطعاً ناجائز ہے'-

☆ قیام پاکستان کے کچھ عرصہ بعد سٹیٹ بنک کا افتتاح ہوا- قائد اعظم مہمان خصوصی تھے- آپ ٹھیک وقت پر تشریف لائے اور کاروائی شروع کرتے ہوئے فرمایا کہ تمام خالی کرسیاں اٹھالی جائیں- حکم کی تعمیل ہوئی- تقریب کے دوران آنے والے وزراء اور جناب لیاقت علی خان سارا وقت کھڑے رہے اور کسی شخص کو جرأت نہیں ہوئی کہ انہیں کرسی پیش کرے- بعد میں ان وزراء نے نہایت شرمندگی سے دیر سے آنے پر معذرت چاہی-

-......☆......☆......☆......-

روزنامہ "الفضل" یکم اکتوبر کے مطابق :

☆ مکرم مقبول احمد صاحب ظفر نے MSc ذوآلوجی میں پنجاب یونیورسٹی میں اول پوزیشن حاصل کی ہے-

☆ مکرمہ مہ رخ اعجاز صاحبہ نے BA میں پنجاب یونیورسٹی میں دوم پوزیشن حاصل کی ہے-

-......☆......☆......☆......-

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission
7/11/97 - 13/11/97

Muslim AHMADIYYA

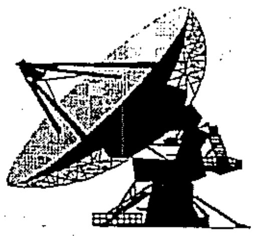

Please Note that programme and timings may Change without prior notice.
Details of Programmes are Announced After Every Six Hours.
All times are given in British Standard Time. For more information please phone or fax +44 181 874 8344

Friday 7th November 1997
6 Rajab

00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner : Yassarnal Quran
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Quiz Programme. - History of Ahmadiyyat (Part 20) (R)
02.30	Huzoor Reply To Allegations - Session 37 (14.7.94) - Part 2(R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Dutch (R)
05.00	Homoeopathy Class with Huzoor(R)
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner : Yassarnal Quran
07.00	Pushto Programme
08.00	Bazm-e-Moshaira: Mubarak Abid Sahib ke saath Aik Shaam
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Urdu Class
11.00	Computers For Everyone -Part 32
12.05	Tilawat, News
12.30	Darood Shareef and Nazm
13.00	Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV, Fazl Mosque' London, UK
14.00	Bengali Programme
15.00	Rencontre Avec Les Francophones- Huzoor's Mulaqat with French Speaking Friends
16.00	Friday Sermon By Huzoor (R)
17.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
18.05	Tilawat, Hadith
18.35	Children's Corner -Mulaqat With Huzoor
19.00	German Service: 1) Ihre Fragen 2) Willkommen in Deutschland 'Glasmuseum I'
20.00	Urdu Class
21.00	Medical Matters with Dr Mujeeb-ul-Haq Khan - "First Aid"
21.30	Friday Sermon by Huzoor (R)
22.45	Rencontre Avec Les Francophones- Huzoor's Mulaqat with French Speaking Friends

Saturday 8th November 1997
7 Rajab

00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Mulaqat With Huzoor (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	MTA USA Production:
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Computers For Everyone -Part 31
05.00	Rencontre Avec Les Francophones, Huzoor's Mulaqat with French Speaking Friends
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner -Mulaqat With Huzoor (R)
07.00	Saraiki Programme
08.00	Medical Matters with Dr Mujeeb-ul-Haq Khan - "First Aid"
09.00	Liqaa Ma'al Arab
10.00	Urdu Class
11.00	Golden Jubilee of the Independence of Pakistan - organised by Khuddamul Ahmadiyya - Part 2
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Indonesian Hour: Children's Class
14.00	Bengali Programme
15.00	Children's Mulaqat with Huzoor
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	Arabic Programme
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner: Quiz, Final Part, Crescent Grammar School VS AlAhmad Cambridge Academy, Host: Syed Mobasher Ahmad Iyaz
19.00	German Service: 1)Sport 'Basketball' 2)Der Diskussionskreis 'Info Interesse'
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Question & Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV
22.30	Children's Mulaqat with Huzoor(R)
23.30	Learning Chinese

Sunday 9th November 1997
8 Rajab

00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner: Quiz, Final Part, Crescent Grammar School VS AlAhmad Cambridge Academy, Host: Syed Mobasher Ahmad Iyaz
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Canadian Desk -'Tech Talk'
02.30	Seerat-un-Nabi, Part 2
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese
05.00	Children's Mulaqat with Huzoor -(R)
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner: Quiz, Final Part, Crescent Grammar School VS AlAhmad Cambridge Academy, Host: Syed Mobasher Ahmad Iyaz
07.00	Friday Sermon By Huzoor - Rec.7.11.97
08.00	Question & Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab -(R)
10.00	Urdu Class (R)
11.00	Around The Globe: 'Jaam Pur'
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Indonesian Hour: Seminar 15.12.94
14.00	Bengali Programme
15.00	Huzoor's Mulaqat with English speaking friends
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	Albanian Programme - 'Hyrje Ne Islam' - Introduction to Islam - Part 9
18.05	Tilawat ,Hadith
18.35	Children's Corner - Quiz, Tehrik-e-Pakistan (Part 2)
19.00	German Service: 1)Physik 2)Ein Treffen in Koln
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Quiz : on Khutbat-e-Imam
21.30	Dars-ul-Quran (No. 21) (1996) By Huzoor- Fazl Mosque , London
23.30	Learning Chinese

Monday 10th November 1997
9 Rajab

00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner: Quiz, Tehrik-e-Pakistan (Part 2)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Around The Globe: 'Jaam Pur'
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese (R)
05.00	Huzoor's Mulaqat With English Speaking friends(R)
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner: Quiz, Tehrik-e-Pakistan (Part 2)
07.00	Dars-ul-Quran (No. 21) (1996) By Huzoor, Fazl Mosque, London (R)
08.30	Quiz: on Khutbat-e-Imam
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Class (R)
11.00	Sports: All Rabwah Volleyball Tournament
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Norwegian
13.00	Indonesian Hour:
14.00	Bengali Programme
15.00	Homoeopathy Class With Huzoor
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Turkish Programme
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat With Huzoor
19.00	German Service
20.00	Urdu Class
21.00	Islamic Teachings-Rohani Khazaine
22.00	Homoeopathy Class With Huzoor
23.00	Learning Norwegian

Tuesday 11th November 1997
10 Rajab

00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat With Huzoor (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Sports: All Rabwah Volley Ball Tournament
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Norwegian (R)
05.00	Homoeopathy Class With Huzoor
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat With Huzoor (R)
07.00	Pushto Programme
08.00	Islamic Teachings-Rohani Khazaine
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Class (R)
11.00	Medical Matters: 'Blood Transfusion' (Programme 1) Guest: Dr Akram Waqar Sb, Host Dr Sohail Ahmad
11.30	Muzakarah - Reading and Teaching the Holy Quran
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning French
13.00	Indonesian Hour: Friday Sermon with Indonesian Translation - 17/3/95
14.00	Bengali Programme
15.00	Tarjumatul Quran Class (N)
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Norwegian Programme
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner :Yassarnal Quran
19.00	German Service
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
22.00	Tarjumatul Quran Class (R)
23.00	Learning French
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

Wednesday 12th November 1997
11 Rajab

00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner :Yassarnal Quran
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Medical Matters: 'Blood Transfusion' (Programme 1) Guest: Dr Akram Waqar Sb, Host Dr Sohail Ahmad
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning French
05.00	Tarjumatul Quran Class (R)
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner: Yassarnal Quran
07.00	Swahili Programme
07.30	MTA Variety
08.30	Around The Globe -Hamari Kaenat
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Class (R)
11.00	Seerat Sahaba Hadhrat Masih-i-Maud (A.S)
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Arabic
13.00	Indonesian Hour: 1) Hadith 2) Quiz
14.00	Bengali Programme
14.45	Tarjumatul Quran Class (R)
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	French Programme
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Huzoor
19.00	German Service
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Al Maidah : Chawwal ke kebab
21.45	Tarjumatul Quran Class (R)
23.00	Learning Turkish
23.30	Arabic Programme

Thursday 13th November 1997
12 Rajab

00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Huzoor (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Canadian Horizon
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Turkish (R)
04.30	Arabic Programme. - Qaseedah/Nazm
04.45	Tarjumatul Quran Class (R)
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Huzoor(R)
07.00	Sindhi Programme. -Translation of Friday Sermon - 23.2.96
08.00	Al Maidah: Chawwal ke kebab
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Class (R)
11.00	Quiz Programme: History of Ahmadiyyat - Part 21
11.30	A Page From The History of Islam - By B.A.Rafiq
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Dutch
13.00	Indonesian Hour: 1) Tilawat 2) Sirat un Nabi 3) What's Ahmadiyyat
14.00	Bengali Programme
15.00	Homoeopathy Class With Huzoor
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Russian Programme
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner : Yassarnal Quran
19.00	German Service
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Bazm-e-Moshaira: An Evening with Chaudhry Mohammad Ali - Part 1
20.00	Homoeopathy Class With Huzoor
23.00	Learning Dutch

Some Highlights

Programmes With Huzoor

Everyday :
Liqaa Ma'al Arab & Urdu Class
Monday & Thursday :
Homoeopathy Class
Tuesday & Wednesday :
Tarjumatul Quran Class
Friday :
LIVE Friday Sermon
Mulaqat with French Speaking Guests
Saturday :
Children's Class
Question & Answer Session
Sunday :
Mulaqat with English Speaking Guests
Dars-ul-Quran

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (0181) 870 8517
Fax: (0181) 870 1095

Vol. 4 Friday, November 7, 1997 No. 45

بیسویں صدی کے ایک اہل حدیث عالم کی

خطابت کے چند نمونے

دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت

دوسری قسط

ضیاء الحق کا اسلام

ضیاء اسمبلی کے ایک بل پر رائے زنی کرتے ہوئے مولوی احسان الٰہی ظہیر صاحب نے کہا:

"آج اسمبلی کے اندر اسلام کا نام لے کر وہ بل پیش کیا گیا ہے جس میں یہ کہا گیا ہے کہ ضیاء الحق اگر اسلام کے خلاف بھی بات کرے تو اس دنیا کی کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔ یہ اسلام ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ کا لایا ہوا اسلام کیا تھا؟

وہ جس کا اظہار صدیق اکبرؓ نے کیا تھا۔ لوگو! قرآن و سنت کے مطابق بات کروں تو میری مدد کرنا، قرآن و سنت سے ہٹ جاؤں تو مجھ کو پکڑ کر میرے سر کو سیدھا کر دینا۔ یہ صدیق اکبرؓ کہتا ہے اور ضیاء الحق صدیق اکبر سے بھی بڑا ہو گیا ہے معاذ اللہ اور وہ مولوی غیرت سے عاری جو اس کے باوجود اس بل کو تسلیم کرے"۔ (صفحہ ۲۳۹)

پاکستانی حکمران

ظہیر صاحب نے پاکستانی حکمرانوں کو مردہ پرستی کی ترویج کا مجرم قرار دیتے ہوئے یہاں تک کہا:

یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

ہمارے حکمرانوں نے نشہ پلا پلا کے، ان کی خودی کو مار مار کے، ان کی آزادی کو چھین چھین کے ان کو بزدل بنا دیا ہے۔ سارا شہر چالیس لاکھ آدمیوں کا بھرا ہوا، ایک ہتھوڑے والا آ گیا ہے سارے شہر والے اس طرح گھسے ہوئے جس طرح چوہے بل میں گھسے ہوتے ہیں۔ دو لوگوں نے غیرت ماری ہے۔ سن لو!

کہتا ہوں وہی بات سمجھتا ہوں جسے حق
کہ میں زہر ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند
اپنے بھی ہیں ناراض اور بیگانے بھی ہیں ناخوش

اس قوم کی حمیت و غیرت کو دو قسم کے حکمرانوں نے کچلا ہے۔ ایک ان حکمرانوں نے جنہوں نے اپنے اقتدار کی بساط بچھانے کے لئے ان کی غیرت کو مارا، ایک ان حکمرانوں نے جنہوں نے ہر ایرے غیرے موقع پہ مردہ پرستی کا رواج دے کے یہ تاثر دیا کہ ہم مردوں سے ڈرنے والی اور مردوں کو پوجنے والی قوم ہیں اور مردوں کو پوجنے والے کبھی زندوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ مردوں کا پجاری یہ وزیر غسل دے رہا ہے۔ اس وزیر کا چہرہ دیکھو جیسے ٹوٹا ہوا گھڑا ہوتا ہے۔ کہتے ہیں بڑا شریف ہے اس کے نام کا حصہ شریف ہے۔ میں نے کہا اگر اس کے نام کی وجہ سے اس کی شرافت کی گواہی دیتے ہو تو بابرا شریف نے کیا جرم کیا ہے؟ اس کے نام کا حصہ بھی تو شریف ہے؟ شرم نہیں آتی۔ یہ وزیر ہیں۔ ان مردہ پرستوں نے زندوں کی مدد کیا کرنی ہے؟ دس من عرق گلاب سے ایک قبر کو غسل دیا ہے۔ یہ حالت ہے ہمارے وزیروں کی، یہ حالت ہے ہمارے حکمرانوں کی۔ ان حکمرانوں کے دور میں اگر رعایا ہتھوڑوں سے نہیں ڈرے گی تو اور کس سے ڈرے گی؟ ڈرنا ہی چاہئے"۔ (صفحہ ۲۵۱۔۲۵۲)

نکاح توڑنے کا کاروبار

ظہیر صاحب کی زبان سے بر سبیل تذکرہ ایک دلچسپ واقعہ سنئے۔ آپ نے بریلوی علماء کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

"جتنا جی چاہے گالیاں دے لیں۔ کیا فرق پڑتا ہے؟ ہم تو یہی کہیں گے کہ ؂

کتنے شیریں ہیں تیرے لب، کہ رقیب
گالیاں کھا کے بے مزہ نہ ہوا

اور تمہارے لب تو ویسے بھی بڑے شیریں ہوتے ہیں کیونکہ پان سے رنگے ہوئے ہوتے ہیں اور پان بھی ملٹھی والا۔ ہم کو کیا ہے جو جی چاہے کہہ لو۔ ہمیں کوئی بات نہیں ہے لیکن ذرا آؤ تو سہی۔ قریب تو آؤ۔ قریب آ جاؤ دل تبدیل کر لیں۔ ذرا قریب تو آؤ۔ ان کو پتہ ہے جو قریب گیا پھر گیا۔ انہوں نے کہا جس نے مصافحہ کیا اس کا بھی نکاح ٹوٹ گیا۔ ہمارا مولوی عبدالستار ایک دن گوجرانوالہ کے چوک میں کھڑا ہو گیا۔ جو آئے اس سے مصافحہ کر لے۔ میں نے کہا مولوی عبدالستار کیا کر رہے ہو؟ کہنے لگا ان کے نکاح توڑ رہا ہوں"۔

(صفحہ ۲۷۸)

گستاخی رسول کا ایک خوفناک پہلو

ظہیر صاحب کے درج ذیل الفاظ میں بریلوی علماء کی طرف روئے سخن ہے:

"جن کی تعلیم و تربیت ہی گالی ہو وہ گالی نہ دیں تو اور کیا دیں گے۔ پڑھا ہی گالی ہے اور کچھ پڑھا ہی نہیں۔ میں نے ایک کتاب لکھی۔ اس میں میں نے لکھا کہ "حضرت صاحب" ان کے بزرگ نے لکھا ہے اپنی کتاب میں میں نے لکھا ہے۔ میں نے کہا ایک بہت بڑے بزرگ نے لکھا ہے جو غزالی دوراں ہے، رازی زماں ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ جب حضور کو دفن کرنے کے لئے اس کے صحابہ لے کے جا رہے تھے اس وقت حضور آنکھیں کھولے ہوئے باتیں کر رہے تھے۔ پتہ تو چلے ناں کہ رسول کے بارے میں، رسول کے صحابہ کے بارے میں ان کا عقیدہ کیا ہے۔

کہا جب دفن کرنے کیلئے لے جا رہے تھے رسول نے آنکھیں کھولی ہوئیں اور باتیں کر رہے تھے۔ اب دفن کرنے کے لئے کون لے جا رہا تھا؟ صدیق تھا یا فاروق، ذوالنورین تھا یا حیدر کرار، چچا عباس تھا یا چچا کا بیٹا عقیل، یا حسن و حسین تھے یا عبداللہ ابن عمر، عبدالرحمٰن ابن ابی بکر، عبداللہ ابن زبیر، طلحہ تھا یا زبیر، عبدالرحمٰن ابن عوف تھا یا ابو عبید ابن جراح، سعید ابن العاص تھا یا عمرو ابن العاص رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ اب بتلاؤ ان کے بارے میں تمہارا عقیدہ کیا ہے؟

سوچو! یہ بات مولانا سید احمد سعید کاظمی صاحب نے لکھی۔ سنو! حیاۃ النبی میں لکھا۔ میں نے کہا حضور کے بارے میں بھی تمہارا عقیدہ معلوم ہو گیا اور حضور کے صحابہ کے بارے میں بھی۔ کیا؟ تم نے وہ بات کہی جو صحابہ کی دشمنی کا اعلان کرنے والے بھی نہیں کہتے۔ انہوں نے کہا کہ حضور فوت ہوئے انہوں نے جنازہ نہیں پڑھایا۔ انہوں نے کہا کہ فوت ہی نہیں ہوئے تھے، زندہ دفن کر دیا تھا۔ پھر گستاخ ہم ہیں؟

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا نام خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

اس کا نام گستاخی ہے کہ محبت ہے؟ (صفحہ ۲۸۳)

بغداد میں بریلوی اہلحدیث علماء کی

نوک جھونک

ایک خطبہ میں انہوں نے بتایا کہ:

"میں دو برس پہلے علماء کا ایک وفد لے کر عرب ملکوں کے دورے پر گیا۔ اس میں تمام طبقات کے علماء تھے۔

بقیہ صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں

کلمہ طیبہ پڑھنے پر ۱۶ سالہ احمدی نوجوان پر توہین رسالت کا مقدمہ

احمدیہ مسجد ہمارے حوالے کی جائے .... ملّاؤں کا مطالبہ

شہداد پور سندھ میں جلوس اور ہڑتالیں۔ احمدیہ مکانوں اور دکانوں پر پتھراؤ

احمدیہ مسجد کے دروازے اور کھڑکیوں کے شیشے توڑ دیئے گئے

(پریس ڈیسک): مورخہ ۱۵ر ستمبر ۱۹۹۷ء کو ایک ۱۶ سالہ احمدی نوجوان انیس الرحمان ولد اختر علی سکنہ فتح پور ضلع سانگھڑ کے خلاف مولوی احمد میاں حمادی خطیب جامع مسجد ٹنڈو آدم کے ایک شاگرد ملاں محمود علی ساکن شہداد پور ضلع سانگھڑ سندھ نے زیر دفعات 298/B, 298/C, 295/C, 295/A اور 506/2-34 تعزیرات پاکستان ایک مقدمہ درج کروایا ہے۔

تفصیلات کے مطابق انیس الرحمان ایک دکان پر سلائی کڑھائی کا کام کرتا ہے۔ مورخہ ۱۸ر اگست ۱۹۹۷ء کو ملاں محمود علی اس کی دوکان پر آیا اور انیس سے جماعت احمدیہ کے عقائد کے بارہ میں پوچھا نیز باتوں باتوں میں انیس کو کہا کہ تمہارا کلمہ اور ہے تم 'محمد' کی بجائے 'احمد' پڑھتے ہو۔ اس پر انیس نے کلمہ سنا دیا "لا اله الا الله محمد رسول الله"۔ تین چار روز بعد یہی مولوی تین اور مولویوں کے ہمراہ دوبارہ دوکان پر آیا اور کلمہ کی بات چھیڑی۔ انیس الرحمان نے دوبارہ کلمہ سنا دیا۔

کلمہ سنتے ہی مولویوں نے شور مچا دیا کہ اس لڑکے نے کلمہ پڑھ کر ہمارے جذبات مجروح کئے ہیں اور تھانہ پہنچ کر مقدمہ درج کرنے کا مطالبہ کر دیا۔ مگر جب پولیس نے مقدمہ درج کرنے سے انکار کر دیا تو یہ لوگ علاقہ مجسٹریٹ کے پاس گئے اور اس کے حکم سے مقدمہ درج ہو گیا۔ اسی اثناء میں پولیس پر رعب ڈالنے کے لئے مولوی احمد میاں حمادی نے شہداد پور میں مدرسے کے طلباء کو لے کر جلوس نکالا۔

مقدمہ کی ایف آئی آر میں ملاں محمود علی نے لکھوایا کہ انیس الرحمان اس کی دوکان پر آیا اور کہا کہ احمدی سچے مسلمان ہیں، کلمہ پڑھا اور پھر مسجد میں آ کر ڈش انٹینا کے ذریعہ لندن سے آنے والے پروگرام کو دیکھنے کی دعوت دی۔ اس طرح ہمارے جذبات کو مجروح کیا اور ہم نے اسے دوکان سے نکال دیا۔ چار دن کے بعد انیس الرحمان دو نامعلوم افراد کو ساتھ لے کر موٹر سائیکل پر سوار میری دکان پر آئے اور مجھے دھمکیاں دیں کہ تمہیں مزہ چکھائیں گے۔ ان کے ہاتھ میں کپڑے میں لپیٹا ہوا اسلحہ بھی تھا۔

اس مقدمہ میں چونکہ تعزیرات پاکستان کی دفعات میں اسلحہ ایکٹ کے تحت بھی فرد جرم لگائی گئی ہے۔ اس لئے مقدمہ انسداد دہشت گردی کی عدالت میں ہی چلے گا اور ضمانت مشکل ہو گی۔

ملاؤں کا دوسرا مطالبہ یہ ہے کہ مکرمی خلیل صاحب کی کاٹن جننگ فیکٹری کے احاطہ کے اندر واقع مسجد ان کے حوالے کی جائے۔ شہر میں جلوس نکالے جا رہے ہیں۔ احمدیوں کے گھروں اور دوکانوں پر نیز احمدیہ مسجد پر پتھراؤ کیا جا رہا ہے۔ مسجد کے دروازے اور کھڑکیوں کے شیشے توڑ دیئے گئے۔ شہر میں مکمل ہڑتالیں کی جا رہی ہیں۔ یہ بھی مشہور کیا گیا ہے کہ احمدیوں نے قرآن مجید کے ایک نسخے کو جلا کر راکھ کر دیا ہے۔ (نعوذ باللہ) اس وجہ سے نامعلوم افراد کے خلاف قرآن پاک کی بے حرمتی کا مقدمہ بھی درج کر لیا گیا ہے۔ احباب جماعت سے گزارش ہے کہ وہ اپنے مظلوم بھائیوں کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو دشمن کے ہر شر سے محفوظ رکھے اور شریر مفسدوں کو ان کے منطقی انجام تک پہنچائے۔

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں:-

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔